234

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 14-اکتوبر 2009

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات (محکمہ جات سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں ترمیم

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 میں ترمیم کے لئے
قاعدہ 244-اے کے تحت پیش کی جانے والی تحریک

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں مجوزہ ترمیم کی تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون تحریک پیش کریں گے کہ مجوزہ ترمیم کو زیر غور لایا جائے۔

وزیر قانون یہ تحریک پیش کریں گے کہ مجوزہ ترمیم منظور کی جائے۔

(مجوزہ ترمیم کی نقل منسلکہ پرلف ہے)

آرڈیننسوں کا پیش کیا جانا

1- آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 17 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 18 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

235

3۔ آرڈیننس انضباط خریداری اتھارٹی پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 19 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس انضباط خریداری اتھارٹی پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

4۔ آرڈیننس (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 20 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

5۔ آرڈیننس کرایہ کی املاک پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 21 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس کرایہ کی املاک پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

6۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفئیر فنڈ مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 22 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفئیر فنڈ مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

7۔ آرڈیننس (ترمیم) ماہی پروری پنجاب مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 23 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) ماہی پروری پنجاب مجریہ 2007 ایوان میں پیش کریں گے۔

8۔ آرڈیننس (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007 (آرڈیننس نمبر 25 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007ایوان میں پیش کریں گے۔

9۔ آرڈیننس تاریخی مقامات کی منصوبہ بندی، ترقی اور تنظیم پنجاب مجریہ 2007
(آرڈیننس نمبر 26 بابت 2007)

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) تاریخی مقامات کی منصوبہ بندی، ترقی اور تنظیم پنجاب مجریہ 2007ایوان میں پیش کریں گے۔

10۔ آرڈیننس سستی روٹی اتھارٹی مجریہ 2009(آرڈیننس نمبر 3 بابت 2009)

ایک وزیر آرڈیننس سستی روٹی اتھارٹی مجریہ 2009ایوان میں پیش کریں گے۔

11۔ آرڈیننس پبلک۔پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر، پنجاب مجریہ 2009
(آرڈیننس نمبر 4 بابت 2009)

ایک وزیر آرڈیننس پبلک۔پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر، پنجاب مجریہ 2009ایوان میں پیش کریں گے۔

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) منزل ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب مصدرہ 2009
(مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2009)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) منزل ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب مصدرہ 2009ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا مصدرہ 2009(مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2009)

ایک وزیر مسودہ قانون ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا مصدرہ 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

بدھ،14۔اکتوبر 2009

(یوم الاربعاء،24۔شوال المکرم 1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 21 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝o

وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ فِيكُمۡ رَسُولَ ٱللَّهِۚ لَوۡ يُطِيعُكُمۡ فِى كَثِيرٍ مِّنَ ٱلۡأَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلَـٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيۡكُمُ ٱلۡإِيمَـٰنَ وَزَيَّنَهُ ۥ فِى قُلُوبِكُمۡ وَكَرَّهَ إِلَيۡكُمُ ٱلۡكُفۡرَ وَٱلۡفُسُوقَ وَٱلۡعِصۡيَانَۚ أُوْلَـٰٓٮِٕكَ هُمُ ٱلرَّٲشِدُونَo فَضۡلاً مِّنَ ٱللَّهِ وَنِعۡمَةًۚ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌo وَإِن طَآٮِٕفَتَانِ مِنَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ٱقۡتَتَلُواْ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَہُمَاۖ فَإِنۢ بَغَتۡ إِحۡدَٮٰهُمَا عَلَى ٱلۡأُخۡرَىٰ فَقَـٰتِلُواْ ٱلَّتِى تَبۡغِى حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمۡرِ ٱللَّهِۚ فَإِن فَآءَتۡ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَہُمَا بِٱلۡعَدۡلِ وَأَقۡسِطُوٓاْۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُقۡسِطِينَo إِنَّمَا ٱلۡمُؤۡمِنُونَ إِخۡوَةٌ فَأَصۡلِحُواْ بَيۡنَ أَخَوَيۡكُمۡۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُونَo يَـٰٓأَيُّہَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّن قَوۡمٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُونُواْ خَيۡرًا مِّنۡہُمۡ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسَىٰٓ أَن يَكُنَّ خَيۡرًا مِّنۡہُنَّۖ وَلَا تَلۡمِزُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَلَا تَنَابَزُواْ بِٱلۡأَلۡقَـٰبِۖ بِئۡسَ ٱلِٱسۡمُ ٱلۡفُسُوقُ بَعۡدَ ٱلۡإِيمَـٰنِۚ وَمَن لَّمۡ يَتُبۡ فَأُوْلَـٰٓٮِٕكَ هُمُ ٱلظَّـٰلِمُونَo

سُوۡرَةُ الحُجرَات آیات 7 تا 11

اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر موجود ہیں اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیںO یعنی اللہ کے فضل اور احسان سے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہےO اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کی طرف رجوع کر لے پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کروا دو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہےO مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائےO مومنو کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے مومن بھائی کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ایمان لانے کے بعد برا نام رکھنا گناہ ہے اور جو توبہ نہ کرے وہ ظالم ہےO

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی

نعت رسول مقبول ﷺ

اللھم صلے علیٰ سیدنا ومولانا محمد
وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم
دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
نصیبوں کو جگاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
دلوں سے غم مٹاتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے محمد ﷺ نام ایسا ہے

سوالات (محکمہ جات سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج محکمہ ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل میں نے یہاں پوائنٹ آف آرڈر پر حکومت سے گزارش کی تھی، رانا صاحب نے بھی مہربانی فرمائی تھی اور کہا تھا کہ ہم contract ملازمین کو permanent کرنے کے لئے کچھ کرتے ہیں۔ میں حکومت، جناب وزیراعلیٰ صاحب، جناب وزیر قانون اور راجہ ریاض صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے تمام contract ملازمین کو permanent کر کے ان کے سروں پر لٹکتی ہوئی تلوار کو ہٹایا ہے۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔

چودھری سرفراز افضل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! کل اپوزیشن کی طرف سے اسمبلی کے باہر آپ پر جو الزامات کی بوچھاڑ کی گئی میں اس کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ کل میڈیا کے سامنے یہ تاثر دیا گیا کہ شاید آپ اس کرسی پر بیٹھ کر حکومتی جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں اور آپ نے حکومتی جماعت کو ان کی قرارداد لانے کے لئے اجازت دی ہے جو کہ سراسر غلط تھا۔ اس کے بعد یہ بھی تاثر دیا گیا کہ شاید ایوان میں بیٹھی حکومتی جماعتیں پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اس کی coalition جماعتیں کیری لوگر بل کی حمایت میں ہیں اس لئے کیری لوگر بل کے خلاف قرارداد لانے کے لئے ان کو منع کیا گیا جبکہ تاریخ گواہ ہے اور آپ نے بھی دیکھا کہ جب قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو پاکستان مسلم لیگ (ن) پہلی واحد جماعت تھی جس نے کیری لوگر بل کی مخالفت کی اور اس کے خلاف قرارداد پیش کی۔ کل میڈیا کے سامنے اپوزیشن لیڈر نے آپ پر جو الزامات کی بوچھاڑ کی میں اس کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! شاید میں اس بارے میں کوئی بات نہ کرتا کیونکہ یہ بات گزر گئی تھی تو گزر گئی تھی لیکن اب ہمارے معزز رکن نے یہ بات اٹھائی ہے تو پھر میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ مل کر کیری لوگر بل کے خلاف resolution لے کر آئیں۔ اس کو مسلم لیگ (ن) اور ہم مشترکہ لے کر آتے ہیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ میری آپ کی توسط سے یہ offer ہے کہ جو مسلم لیگ (ن) کے ممبر نے یہ بات کی ہے میرے ساتھ یہ اس resolution کے joint mover بنیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ بہت سے ایسے افراد ہیں کہ جنہوں نے کیری لوگر بل کو پڑھا نہیں ہے وہ لوگ صرف تنقید برائے تنقید کے خواہشمند ہیں۔ لغاری صاحب بھی میرا خیال ہے کہ ان لوگوں میں سے ہیں، چونکہ یہ بات یہاں پر کی گئی ہے تو پھر ہم بھی یہاں اس کے دفاع کے لئے بیٹھے ہیں اور پھر یہ بات بہت دور تک جائے گی۔ پھر ہزاروں ایکڑ زمین پر لغاریوں نے جو ناجائز قبضے کئے اور جو ہزاروں ایکڑ اراضی الاٹ کراوئی ہے وہ بھی یہاں پر آئیں گے۔ لغاری نے جو پیپلز پارٹی کے ساتھ غداری کی ہے وہ بھی یہاں پر آئے گی۔ پھر یہ بات وہاں تک جائے گی کہ آپ یہاں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے بلکہ آپ اس ہاؤس میں بیٹھنے کے قابل نہیں رہیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ یہ کیری لوگر بل انگریزی میں پڑھ کر سنادیں یا اس کو سمجھادیں۔ یہ مہربانی کر کے اسمبلی کو جلسہ گاہ نہ بنائیں، اسمبلی کو اسمبلی ہی رہنے دیں۔ یہاں ہم ایک مہذب طریقے سے debate کریں اور یہ ذاتی attack، ذاتی الزامات، انہوں نے پہلے بھی ایک دفعہ میرے اوپر ذاتی attack اور ذاتی الزامات لگائے تھے پھر ان کو معذرت کرنا پڑی تھی۔ یہ تہمتیں اور الزامات لگانے کا میدان نہیں ہے بلکہ یہ forum پنجاب حکومت کی policies، پنجاب حکومت کو guide کرنے اور پنجاب حکومت کو مشورے دینے کا ہے۔ مہربانی کر کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کروائیں اور کیری لوگر بل پر ایک دن debate کے لئے رکھیں۔ میرا راجہ صاحب کو چیلنج ہے کہ وہ مجھے انگریزی میں سارا بل پڑھ کر بتادیں۔ میں ان کو کاپی بھی مہیا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! Personal باتیں جو ہیں یہ ٹھیک نہیں ہیں، آپ تو ماشاء اللہ بڑے پرانے پارلیمنٹرین ہیں ان باتوں کو چھوڑ کر باقی باتیں کرنا مناسب ہوتی ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ساجدہ میر صاحبہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ابھی اپوزیشن کی طرف سے کیری لوگر کے حوالے سے جو اعتراضات آئے ہیں یا تو کہیں کہ ہم نے روکھی سوکھی کھانی ہے گرانٹ نہیں لینی تو پھر بات چلتی ہے اور ہم بھی ان کے ساتھ فاقے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے اور اس پر debate بھی چاہیں تو ہم کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن کل انہوں نے N.F.C Award کو بھی تنقید کیا اور میں سمجھتی ہوں کہ یہاں غربت زیادہ ہے اور غربت کے حوالے سے اگر اس ایوارڈ کا فیصلہ ہو رہا ہے تو اس پر حرج کیا ہے اور حکومت پنجاب اپنے موقف سے ہٹی نہیں ہے، ان کو اس کی گہرائی کا پتا نہیں ہے۔ اگر debate کرنی ہے تو کریں ہم تیار ہیں لیکن آپ فاقے مرنے کے لئے تیار ہیں تو کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہراج صاحب!

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! محترمہ نے جو کیری لوگر بل کے حوالے سے بات کی ہے میں گزارش کروں گا کہ ہمارے خون کی قیمت کوئی نہیں ہے اور اگر یہ بات کرتے ہیں کہ ہم روکھا سوکھا کھالیں گے تو ہماری اپنی خود مختاری پر چیلنج ہونے سے بہتر ہے کہ ہم روکھا سوکھا کھائیں اور بھوکے مر جائیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ساری باتیں national level پر ہو چکی ہیں، میرے خیال میں اب اس کو رہنے دیں اور مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جیسے ہراج صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم روکھا سوکھا کھالیں گے تو یہ پچھلے پانچ سال امریکہ میں رہ کر ڈالر اکٹھے کرتے رہے ہیں اس وقت افریقہ رہ لینا تھا۔ اگر روکھا سوکھا کھانے کا زیادہ شوق ہے۔۔۔

MR. SPEAKER: No personal, no personal, don't be personal please. (Interreptions)
Order, please Order, please

بہت مہربانی! آپ دونوں طرف سے تشریف رکھئے گا اور اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ جی، حسن مرتضیٰ صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مجھے پڑھ تو لینے دیں؟۔۔۔

جناب سپیکر: سوال آپ کا ہے تو آپ پڑھ کر کیوں نہیں آئے، آپ کو نمبر کا بھی پتا نہیں ؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پڑھ تو رہا تھا۔ سوال نمبر 37(اے) ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر پڑھ دیجئے گا؟

سید حسن مرتضیٰ: میں نے پڑھ دیا ہے کہ سوال نمبر 37(اے) ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے یہ کب پڑھا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ابھی پڑھا ہے۔

جناب سپیکر: پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، جناب سپیکر! پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

تحصیل چنیوٹ، 2003 تا حال محکمہ تعلیم میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*37(اے): سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک تحصیل چنیوٹ محکمہ تعلیم میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ہے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتا اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) یکم جنوری 2003 سے آج تک تحصیل چنیوٹ محکمہ تعلیم میں جن افراد کو معذور کوٹا کے تحت بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، مستقل پتا اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اگر جز(ب) میں بھرتی کردہ افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ کی تفصیل میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ بنانے والے افسران واہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبٰی شجاع الرحمٰن):

(الف) تحصیل چنیوٹ محکمہ تعلیم میں 2003 سے آج تک ڈی ای او (ایس ای) آفس نے 300 اور ڈی ای او (ڈبلیو ای ای) آفس نے 329 افراد کو بھرتی کیا (ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتا اور ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل چنیوٹ محکمہ تعلیم میں 2003 سے آج تک جن افراد کو معذور کوٹے کے تحت بھرتی کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتا اور ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) جز(ب) میں معذور افراد کو گورنمنٹ کی مرتب کردہ پالیسی کے مطابق کل اسامیوں کا 2 فیصد کوٹا نکال کر ان کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ میرٹ کی تفصیل، میرٹ کا طریقہ کار اور میرٹ بنانے والے افسران واہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ جو تفصیل ایوان کے میز پر رکھی گئی ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 2004 میں ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹر 101 مرد اور 138 خواتین بھرتی کی گئیں اور اس کا 20 فیصد کوٹا انہوں نے disable person کے لئے رکھا ہے۔ اس 101 کا 20 فیصد کوٹا 2004 میں مرد 4 ہیں اور خواتین کوئی بھی نہیں ہے یعنی 2 فیصد بنتا ہے۔ میری یہاں یہ گزارش ہے کہ ---

جناب سپیکر: آپ مہربانی فرما کر میری طرف مخاطب ہوں، آپ ادھر بات نہ کریں اور میرے ساتھ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ بات کر رہے تھے تو آپ انہیں بھی منع فرمائیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کی بات نہ سنیں اور مجھ سے بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں، رانا صاحب کی نہ سنیں کیونکہ floor آپ نے مجھے دیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ privilege مجھے ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بالکل ہے اور اس کے بعد ہی میں نے بات کی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر جو انہوں نے disable کوٹا مختص کیا ہے جو افسران ہیں ان کے من پسند افراد بھرتی ہیں اگر آپ دیکھیں کہ کسی کا ناخن ٹوٹا ہوا ہو گا تو وہ disable ہو گا۔ یہاں تک ہے کہ اگر کسی کے سر پر بال کم ہیں تو اسے بھی disable کوٹا پر نوکری دے دیتے ہیں۔ (قہقہے)

میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ کوئی یہ ضروری نہیں ہے کہ اس ملک میں بیوروکریٹس ہی ایماندار ہیں یا وہی بہتر طریقے سے یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ میری یہاں منسٹر موصوف سے گزارش ہے کہ انہوں نے یہ جو disable بھرتی کئے ہیں۔ انہیں آپ یہاں بلا کر دیکھ لیں کہ وہ disable ہیں یا نہیں ہیں۔ اب میرے ضلع میں بھرتیاں ہوئی ہیں، 12 اسامیاں تھیں میرے پاس ان کی تفصیل موجود ہے۔ اس افسر نے ایک اپنا بیٹا بھرتی کیا ہے، دو سگے بھتیجے بھرتی کئے ہیں، ایک اپنے ذاتی ملازم کا بیٹا بھرتی کیا ہے، ایک اپنے بیٹے کا کلاس فیلو بھرتی کیا ہے اور ایک فیصل آباد کے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ افسر کا بیٹا بھرتی کیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر یہی میرٹ ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ پنجاب کے عوام کے ساتھ انتہائی زیادتی ہے اور یہ جو جواب دیا گیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ آپ کل کا ٹائم دے دیں، افسران موجود ہیں آپ انہیں کہیں کہ جو disable ہیں ان بندوں کو بلا لیں، آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ وہ کتنے disable ہیں اور جو حقیقتاً disable لوگ ہیں انہیں کوئی بھرتی نہیں کرتا۔ میں خود اس منسٹر کے پاس گیا۔۔۔

جناب سپیکر: سوہنا صاحب! آپ انہیں disturb نہ کریں، بات کرنے دیں اچھی باتیں کر رہے ہیں۔ دیکھیں! ان کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ جی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب کے پاس میں خود گیا اور میں نے انہیں کہا کہ بارہ اسامیوں میں سے سات اس بندے نے اپنے گھر میں دے دی ہیں، انہوں نے ایک سیکرٹری کو میری وہ complaint پکڑا دی، غالباً کوئی پاشا صاحب سیکرٹری فنانس تھے اور کہا کہ انکوائری کرو۔ میں پاشا صاحب کے پاس ایک ہفتہ بعد گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ قانوناً تو کوئی جرم نہیں ہے لیکن اخلاقاً انہوں نے بُرا

کیا ہے، میں نے کہا کہ عجیب بات ہے۔ کلاس فور کے بھرتی کئے ہیں جس میں کوئی سند ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز نہیں ہے صرف انٹرویو ہے وہ بھی نام نہاد ہوتا ہے۔ آپ کو پتا ہے جس طرح کے یہ انٹرویو لیتے ہیں اور انہوں نے اپنے لوگ بھرتی کر لئے اور کوئی نہیں مانا، اس کے بعد میں ایک اور وزیر صاحب کے پاس چلا گیا، میں نے انہیں کہا کہ آپ کے محکمہ میں یہ ہو رہا ہے آپ مہربانی کریں، اس نے اپنے کمرے میں جیمر لگایا ہوا ہے اور موبائل چلنے نہیں دیتا۔ اگر ہم عوامی لوگ اپنے کمروں میں جیمر لگا کر بیٹھ جائیں تو کس طرح یہ حکومت چلے گی؟ جن کا وزیر اعلیٰ جسے ہم نے ووٹ دیئے ہیں وہ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے سوتا نہیں ہے، صبح اگر اٹک میں ہوتا ہے تو شام کو رحیم یار خان میں ہوتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کی کابینہ کے وزیر اپنے دفتروں میں جیمر لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ موبائل نہیں چلنے دینا۔ میں نے انہیں کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ لگائیں جیمر، یہاں آپ کے جیمرز ہوں گے، حلقے میں عوام بھی جیمرز لگا دے گی اور یہ سیٹیں repeat نہیں ہوں گی۔

وزیر خوراک (ملک ندیم کامران): آپ وزیر کا نام بتائیں؟

سید حسن مرتضیٰ: نام لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جس کا جیمر ہے اس کو پتا چل جائے گا، میں کیوں لوں نام؟ مٹھی بھر وزیر ہیں، آپ خود ڈھونڈ لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آئندہ ایسی شکایت نہیں ملے گی۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر اس وزیر نے خود اٹھ کر وضاحت نہ کی تو پھر میں ضمنی میں اس کا نام بھی لے لوں گا، بہتر ہے کہ وہ خود اٹھ کر وضاحت کرے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ان کے سوال کا جواب دینے سے پہلے میں یہاں پر بات کرنا چاہوں گا کہ جو چیف منسٹر پنجاب نے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ لوگوں کو مستقل کیا ہے اس میں محکمہ تعلیم کے ہمارے ٹیچر حضرات ہیں اور دوسرا اسٹاف ہے وہ سب سے زیادہ facilitate ہوئے ہیں جن میں 1 لاکھ 9 ہزار 6 سو 33 لوگ محکمہ تعلیم۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ بیٹھیں، آپ کو اس بات سے کیا تکلیف ہوئی ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال کا جواب نہیں ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: وہ جواب دے رہے ہیں اور یہ ایجوکیشن سے متعلقہ ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر سوال کے جواب میں سیاسی تقریریں کرنی ہیں تو بس۔۔۔

جناب سپیکر: وہ بات کر رہے ہیں انہیں بات کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ یہ لوگ خود تو یہ کام نہیں کر سکے جو ہماری حکومت اور ہمارے چیف منسٹر پنجاب نے کیا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر سیاسی تقریریں کرنی ہیں تو پھر وقفہ سوالات ختم کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ پریشان نہ ہوں، میں سیاسی تقریریں نہیں کرنے دے رہا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ سیاسی تقریریں نہیں ہیں۔ یہ کام خود نہیں کر سکے۔ It is a big achievement in the Punjab. ہم نے لوگوں کو regularize کیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سیاسی تقریر کر رہے ہیں۔ ان سے کہیں کہ اصل سوال کا جواب دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، یہ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ یہ میرا حق ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے محترم جناب حسن مرتضیٰ صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی سابق تحصیل چنیوٹ جو کہ اب ضلع بن گیا ہے اس میں 07-2003 تک کل 712 اسامیاں تھیں اور اس میں ہمارے پاس نو لوگ disable quota میں آئے تھے اس میں سے ایک صاحب میرٹ پر چلے گئے تھے اور ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز میں چار مرد حضرات 2004 میں بھرتی ہوئے اور سینئر ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز میں تین مرد حضرات 2006 میں بھرتی ہوئے اور ایلیمنٹری سکول ایجوکیٹرز خواتین میں ایک بھرتی ہوئی اور overall اس وقت یہ ڈسٹرکٹ جھنگ تھا کیونکہ چنیوٹ ڈسٹرکٹ ابھی recently بنا ہے تو اس وقت total disable quota میں 24 لوگ بھرتی ہوئے تھے جس میں 17 males and 7 females تھیں اور تحصیل چنیوٹ میں وہی جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ 7 males and 2

اور احمد پور 9 males and 2 females سے females بھرتی ہوئے۔ اس کے علاوہ جھنگ سے 9 males and 2 females اور احمد پور سیال تحصیل جوان کی ہے اس میں اس وقت 1 male and 1 female ہے۔ جس طرح یہ فرما رہے ہیں اور جو figures میرے پاس ہیں اس کے مطابق اس وقت disable quota میں آٹھ لوگ درکار ہیں۔ مگر ابھی تک ہمارے پاس ٹیچرز کے حوالے سے disable recruitment میں چار applications receive ہوئی ہیں۔ جہاں تک انہوں نے lower staff کے quota متعلق بات کی ہے تو میں ان کو on the floor of the House کہتا ہوں کہ جو disable quota کا criteria بنا ہوا ہے اس کی کاپی بھی ہم نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ یہ 2 percent quota ہوتا ہے اگر اس کی خلاف ورزی کہیں بھی ہوئی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے ایک بات کی ہے کہ ایک ہی شخص نے اپنے گھر کے تمام افراد disable quota میں بھرتی کئے ہیں۔ وہ آپ سے ان کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ ان کو بُلا کر دیکھیں تو سہی، آپ ان کی بات سُنیں۔ ان کے ساتھ ٹائم رکھ لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، یہ بہت ہی بُرا فعل ہے اور اگر اس نے اس طرح کیا ہے تو یہ اس کی discretion میں نہیں ہے کہ وہ اس طرح کرے۔ ہم فوری طور پر اس کو take up کر لیتے ہیں اور کل میں ان کو اس پر exact figures دے دوں گا۔ یہ ضمنی سوال تھا انہوں نے مجھے جس طرح اس کے بارے میں بتایا ہے اگر ایک فرد نے اس طرح کیا ہے تو اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ شاہ صاحب آپ کے ساتھ یہ ٹائم طے کرتے ہیں۔ وہ کل کی بات کر رہے ہیں کہ میں کل بُلاؤں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ مہربانی فرما کر ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس کی کمیٹی تو اس پر موجود ہے، ایجوکیشن کمیٹی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ، لاء منسٹر صاحب، مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب اور بے شک کوئی ایک آدھ وزیر شامل ہو جائیں اور ایک کمیٹی بنا دیں، میں بیسوں والی کمیٹی کی بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: وزیر مکمل ہیں، آدھا وزیر کوئی نہیں ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: وہ ابھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: ان کی بات سن لیں، انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہوا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری عرض کا مقصد یہ ہے کہ یہ کوئی اتنا لمبا کام نہیں ہے کل یا پرسوں کا ٹائم رکھ لیں ان لوگوں کو بُلا لیتے ہیں وہ یہاں آ کر بات کر لیں گے۔ ایک آدھ گھنٹے کی تو بات ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں اس پر آپ کی ruling چاہوں گا کہ جب اس ہاؤس میں کوئی بھی محکمہ یا کوئی بھی آفیسر غلط جواب دیتا ہے تو اس ہاؤس کے Rules of Procedure کے تحت ممبر کی privilege کے ساتھ اس کے خلاف ایکشن ہوتا ہے کیا آپ وہ ایکشن لیں گے؟ حسن مرتضیٰ صاحب نے جو بات کی ہے کہ انہوں نے جواب غلط دیا ہے، اقربا پروری کی ہے اس لئے انہوں نے آپ کے ساتھ کمیٹی کی بات کی ہے۔ اس ہاؤس کی ہمیشہ سے یہ tradition رہی ہے جب ایک ممبر یہاں پر بات کرتا ہے تو presumption یہ ہوتی ہے کہ اس کی بات کو من وعن مانا جاتا ہے۔ اس وقت جب آپ انکوائری کرائیں اگر اس کی بات غلط ہو تو اس ممبر کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ جب انہوں نے اتنے وثوق کے ساتھ کہا کہ اتنی اقربا پروری کی گئی ہے اور ان کو جو disable نہیں تھے disable بنا کر بھرتی کیا گیا تو اس لئے میں نے یہ بات آپ سے کی ہے۔ آپ Rules of Procedure دیکھ لیں، انہوں نے آپ سے بھی کہا ہے کہ .You are the custodian of the House آپ خود بلا کر دیکھ لیں اور اس کے بعد جو ایکشن ہو وہ اس پورے ہاؤس کو بتا دیا جائے کہ اس آفیسر کے خلاف کیا ہوا ہے، کس نے یہ زیادتی کی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے کمیٹی کی بات کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری بات سُن لیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب کی بات سُن لیں۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ حسن مرتضیٰ صاحب نے اس ہاؤس میں بہت serious allegation لگایا ہے جبکہ موجودہ حکومت پنجاب اور چیف ایگزیکٹو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے میرٹ کو ensure کیا ہے اور اس ہاؤس میں بیٹھے ہر ممبر کی contribution ہے کیونکہ اگر ان ممبران کا co-operate نہ ہو تو میاں محمد شہباز شریف بھی میرٹ کو ensure نہیں کر سکتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کسی آفیسر نے یہ حرکت کی ہے جس کا انہوں نے یہاں پر ذکر کیا ہے تو اس کو نظر انداز کرنا نہ صرف وزیراعلیٰ پنجاب سے بلکہ اس پورے ہاؤس سے زیادتی ہوگی۔ آپ صرف کل کا وقت دے دیں۔ انہوں نے جو بات کی ہے وہ ریکارڈنگ پر آگئی ہے وہاں سے بھی ہم لے سکتے ہیں اور اس کے علاوہ یہ in writing ہماری مدد کر دیں اور اس آفیسر کو بھی دے دیں۔ جس طرح سے انہوں نے کہا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو رکھا ہے، بھتیجے کو رکھا ہے پھر انہوں نے کہا کہ ایک اکاؤنٹس افسر کے بیٹے کو رکھا ہے۔ اگر یہ بات درست ہوئی تو ان کے خلاف مثالی کارروائی ہو گی جس طرح اس سے پہلے جب constables کی بھرتی ہوئی تھی تو ایک constable کا صرف ڈومیسائل ،ایک ڈی ایس پی نے اپنے ضلع میں بھرتی کروانے کے لئے غلط بنوایا تھا۔ وہ ڈی ایس پی، اس ڈسٹرکٹ میں بھرتی کرنے والے بورڈ کا جو انچارج ہے وہ، ڈی پی او اور ڈی آئی جی تمام کے تمام نوکری سے باہر ہو گئے تھے اسی طرح کا stern action ان کے بھی خلاف ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں ہم یہاں پر آپ کے سامنے اس رپورٹ کو بھی پیش کریں گے۔ اس معزز ہاؤس کو بھی اعتماد میں لیں گے اور دوسری میری گزارش یہ ہے کہ حسن مرتضیٰ صاحب نے ایک اور بات کی کہ جی منسٹر صاحبان، ایک منسٹر صاحب ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے ابہام پیدا کرنا ایک انتہائی نامناسب رویہ ہے۔ جب بعد میں، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نام بتائیں تو انھوں نے کہا کہ اگر وہ تردید نہیں کریں گے تو پھر میں نام بتاؤں گا۔ میں نے کہا کہ مجھے تو بتائیں تو انھوں نے کہا کہ حاجی اسحاق صاحب۔ میں کہوں گا کہ حاجی اسحاق صاحب اس بات کی وضاحت کریں اور اگر شاہ صاحب نے غلط الزام لگایا ہے تو میں آپ سے کہوں گا کہ آپ ان سے معذرت کروائیں اور اگر حاجی اسحاق صاحب نے دفتر میں jammers لگائے ہیں تو ہم بھی اور آپ بھی حاجی اسحاق صاحب سے گزارش کریں کہ وہ jammers remove کر دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کا بڑا مشکور ہوں کہ انھوں نے یہ مہربانی فرمائی اور ensure کروایا کہ ہم اس معاملے کی تحقیق کر کے پرسوں ایوان میں بتائیں گے۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ میں ان کی معاونت کروں تو میں انہیں وہ شکایت تحریری طور پر دے دیتا ہوں اور ساتھ اپنا resign

بھی دے دیتا ہوں۔اگر میری بات غلط ثابت ہو تو رانا صاحب پرسوں میرا resign آپ کو submit کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔آپ اتنی دور تک نہ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔میں on the floor of the House بات کر رہا ہوں۔میں ایک ذمہ دار شخص ہوں۔میں کسی پر الزام نہیں لگا رہا۔

جناب سپیکر: آپ عوام کے نمائندے ہیں۔آپ سے resignation کون مانگ سکتا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس کے باوجود میں resign دیتا ہوں اور اگر وہ بندہ غلط ثابت ہو تو جیسے انھوں نے فرمایا ہے ویسی ہی کارروائی اس کے خلاف ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: بہت شکریہ۔باقی وہ jammers اتار دیں گے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب jammer نہیں ہے، ایسے کوئی jammer نہیں لگوا سکتا۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے بالکل یہ بجا بات ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پورے صوبے میں بڑے واضح الفاظ میں میرٹ کی ہدایت دی ہوئی ہے، اگر کسی جگہ اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو حکومت اس پر بڑا serious action لے گی اور میں حسن مرتضیٰ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ کل اس معاملے پر رپورٹ منگوائی جائے گی اور serious action لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاؤس کی معزز خواتین نے پرسوں فنڈز کے لئے واک آؤٹ کیا تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس بات کا اس سوال کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): میں ایک چیز کی وضاحت کر رہا ہوں۔انھوں نے ابھی پھر کہا ہے کہ حکومت کا آج کا وعدہ تھا۔میں نے سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب سے بات کی ہے اور میں ہاؤس کی معزز خواتین ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے 80/80 لاکھ کے جو فنڈز تھے وہ بعض کے release ہوئے ہیں اور بعض کے نہیں ہوئے۔ہم نے اس پر serious action لیا ہے اور تمام خواتین کے فنڈز فوری طور پر جاری کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں۔اگر کسی معزز خاتون کے فنڈز جاری نہ ہوں چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتی ہو تو وہ میرے ساتھ رابطہ کرلے۔

جناب سپیکر: خوشی کا اظہار نہیں ہوا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! بات دوسری طرف نکل گئی۔آپ افسران کے بارے میں تو کہہ رہے ہیں لیکن جب سے اسمبلی شروع ہوئی ہے ہم تڑی تو بار بار لگا رہے ہیں لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔جب یہاں پر وزرائے کرام غلط جواب دیتے ہیں اور غلط بات کرتے ہیں تو اس بارے میں بھی کچھ مہربانی کریں۔اس چیز پر پرانے سپیکرز کی rulings ہیں کہ جب کوئی وزیر ہاؤس کو misguide کرنے کے لئے جواب دے اس پر breach of privilege بنتا ہے۔ اس پر میری Assurance Motions جمع ہیں وہ take up نہیں کی گئیں۔میری تحریک استحقاق بھی ہے لیکن وہ بھی take up نہیں کی گئی۔وزراء کو بھی صاف گوئی اور درست جواب دینے کا اسی طرح پابند ہونا چاہئے جیسے آپ افسروں کے لئے کہہ رہے ہیں۔ لہذا آپ مہربانی فرما کر اس پر کوئی رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات درست ہے کہ on the floor of the House جو بات ہوتی ہے وہ correct ہوتی ہے، وہ صحیح بات ہوتی ہے، دیانتداری کی بات ہوتی ہے اور اس میں بد دیانتی نہیں کی جا سکتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سن لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): جناب سپیکر! شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: ان کے لئے کیا سزا تجویز کی ہے؟

جناب سپیکر: کن کے لئے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جو وزراء غلط بیانی کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): یہ سارے ہی غلط بیانی کرتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میں ثبوت فراہم کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: رپورٹ تو آ جانے دیں۔ دیکھتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ ان کا دفاع نہ کریں۔

جناب سپیکر: میں دفاع نہیں کرتا آپ پہلے اوپر دیکھ لیں پھر میرے ساتھ بات کر لینا۔ جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): جناب سپیکر! ابھی راجہ صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ فنڈز release ہو جائیں گے۔ پونے دو سال تو یہی کہتے کہتے ہو گئے ہیں کہ ہو جائیں گے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کب ہوں گے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

یکم تاریخ کو کہا گیا تھا کہ تین دن کے بعد فنڈز جاری ہو جائیں گے۔ تین دن کے بعد remind کرایا تو کہتے ہیں کہ وہ فنڈز release ہو جائیں گے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ فنڈز کب release ہوں گے۔ مجھے صرف تاریخ چاہئے؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر کسی کا انفرادی طور پر کوئی مسئلہ ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): جناب سپیکر! اگر میرے فنڈز جاری نہ ہوئے تو میں باہر بھوک ہڑتال کر دوں گی۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر کسی کا کوئی مسئلہ ہے تو ہم ذاتی طور پر ان کا مسئلہ حل کرانے کے لئے تیار ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ہمارے فنڈز release کرانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب یہاں موجود ہیں مجھے پورا یقین ہے کہ یہ ہماری مدد کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو دن میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا اور ہم سب شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ترقی خواتین (محترمہ صغیرہ اسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order. Please have a seat.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرے خیال میں اب آپ کو مطمئن ہونا چاہئے۔ کیا اس میں آپ کا کوئی اور ضمنی سوال بھی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ابھی تو میرے سوال کا جواب آیا ہی نہیں؟

جناب سپیکر:انھوں نے آپ کو جواب دے دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:اچھا کمیٹی بن گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ دونوں صاحبان ہیں اور آپ معاونت کریں گے۔سینئر منسٹر صاحب کو بھی اس کمیٹی میں رکھ لیں۔تینوں پرسوں رپورٹ دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بات کی تو سارے معزز ایوان نے ڈیسک بجائے اور جب منسٹر صاحب نے وہی بات کی تو اس وقت بھی سارے ہاؤس نے ڈیسک بجائے۔اب پتا نہیں دونوں میں سے سچا کون ہے؟اور یہ کس کے لئے دل سے ڈیسک بجا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، اب اگلا سوال۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!میں حسن مرتضیٰ صاحب کو یہ بتانا چاہوں گا کہ 04-2003 میں(ق)لیگ کی حکومت تھی اور یہ بھرتیاں اسی دور میں ہوئی ہیں لیکن آپ کو پتا ہے کہ ہماری حکومت اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی پالیسی ہے اور ہمارے دور میں ابھی تک اس طرح کا کوئی معاملہ نہیں ہوا۔رانا ثناء اللہ صاحب نے ابھی ہاؤس کو ایک ڈی پی او کا واقعہ بتایا ہے۔میں یہی کہوں گا کہ اگر حسن مرتضیٰ صاحب چاہتے ہیں تو کمیٹی بنا دیں نہیں تو انھوں نے ابھی ہاؤس میں جو بتایا ہے میں وہ بھی ان سے تحریری طور پر لے لیتا ہوں اور متعلقہ افسران نے جو معاملات کئے ہیں ان کے خلاف جو سخت سے سخت کارروائی ہوگی محکمہ تعلیم وہ کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: مجھے یقین ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!کمیٹی بنانے کی بجائے یہ معاملہ ایجوکیشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں اور تین دن کے اندر رپورٹ لے لیں۔

جناب سپیکر: تین دن میں رپورٹ مکمل نہیں ہو سکتی۔یہ ہمیں پرسوں جواب دے رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ اسمبلی کو empower کریں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں۔آپ کس کا اختیار استعمال کر رہے ہیں آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں ان سے تین دن کے اندر اندر جواب لے رہا ہوں اور انھوں نے ہاؤس کو جواب دینا ہے۔اگلا سوال میجر عبدالرحمٰن رانا صاحب کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: سوال نمبر 927 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ تعلیم کے لئے 08-2007 میں مختص بجٹ کی تفصیلات

*927: میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تعلیم کو 08-2007 میں کتنا بجٹ ملا؟

(ب) محکمہ تعلیم نے اس میں سے کتنا خرچ کیا اور کتنی رقم surrunder کی؟

(ج) اگر کوئی رقم surrunder ہوئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اس بجٹ کی رقم خرچ کرنے کی کس کس کی ذمہ داری تھی؟

(ہ) آئندہ بجٹ کی پوری رقم خرچ کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کو مالی سال 08۔2007 میں 21754568000 روپے کا بجٹ ملا اس رقم میں سے ہائر ایجوکیشن کو 7086308000 روپے غیر ترقیاتی اور 9936000000 روپے ترقیاتی بجٹ کی مد میں ملے۔

(ب) محکمہ ہائر ایجوکیشن نے غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں کوئی رقم surrunder نہیں کی جبکہ ترقیاتی بجٹ میں 824 ملین روپے محکمہ تعمیرات و مواصلات نے surrunder کئے۔

(ج) اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ محکمہ تعمیرات جو رقم اس مالی سال کے دوران خرچ نہ کر سکا وہ surrunder کرنا پڑی۔

2۔ محکمہ تعلیم کے منصوبے میں کچھ نئی سکیمیں شامل تھیں، تاہم تکنیکی مشکلات کی وجہ سے ان سکیموں کو عملی شکل میں نہ ڈھالا جا سکا۔

3۔ چند ہی نئی سکیمیں زمین کی عدم دستیابی اور بعض قانونی تنازعات کی وجہ سے شروع نہ کی جا سکیں جنکی مختص رقوم surrunder کرنا پڑیں۔کیونکہ الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق نئی سکیموں کو منظور کرنے پر پابندی عائد رہی۔

(د) یہ رقم خرچ کرنا محکمہ تعمیرات و مواصلات کی ذمہ داری تھی۔

(ہ) آئندہ بجٹ کی پوری رقم خرچ کرنے کے لئے ہر مہینے review میٹنگ بلائی جاتی ہے جس کی دو میٹنگز ہو چکی ہیں جس میں تمام D.E.Os اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے موجود ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے سے پہلے جواب پر کچھ observation دینا چاہتا ہوں۔

MR. SPEAKER: Order please.

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ سوال 28۔جون 2008 کو اسمبلی کے اندر submit ہوا تھا۔یہاں سے 26۔جولائی 2008 کو بھیجا گیا اور محکمے سے 10۔اکتوبر 2009 کو جواب آیا یہ مہینے گن لئے جائیں۔ نمبر (2) میں نے سوال کے اندر محکمہ تعلیم کے متعلق پوچھا تھا لیکن جواب سے مجھے یہ تاثر مل رہا ہے کہ یہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق ہے اس کے اندر سکول ایجوکیشن کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ نمبر (3) جہاں تک مجھے علم ہے اس کے مطابق ہماری کیبنٹ کے اندر وزیر تعلیم ہے لیکن کوئی وزیر ہائر ایجوکیشن نہیں ہے اور میری چوتھی observation یہ ہے کہ (الف) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کو مالی سال 08-2007 میں 21۔ارب 75 کروڑ 45 لاکھ 68 ہزار روپے کا بجٹ ملا اس رقم میں سے 7 کروڑ اور کچھ اور غیر ترقیاتی بجٹ 9۔ارب 93 کروڑ روپے ہے اگر اس کو جمع کیا جائے تو یہ 17۔ارب روپیہ بنتا ہے۔محکمہ دو لائنوں میں 4۔ارب روپیہ غائب کر گیا ہے۔وہ کدھر ہے؟ مجھے اس حساب کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر! اب یہ چار observations دینے کا میرا مقصد یہ ہے کہ یہ department کا ایک non-serious attitude ہے۔سوال کا جواب آنے میں وقفہ، ان کے اعداد و شمار کی گنتی کرنے کا جو حساب کتاب ہے، وزیر ہائر ایجوکیشن کے nomenclature کو ہی بدل دیا گیا۔ان چیزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اسمبلی کے معاملات کو کتنا serious لیتے ہیں۔ میں بار بار اس ہاؤس میں کھڑا ہو کر یہ کہہ

چکا ہوں کہ جب تک ہاؤس کو in-power نہیں کیا جائے گا، جب تک ان کے tools کو اچھی طرح استعمال نہیں کیا جائے گا جو کہ Standing Committees and Parliamentary Secretaries ہیں تو پھر اس طرح کے جوابات آتے رہیں گے [*******]۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں۔[*******] It does not look nice میں اسے کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں یہ الفاظ استعمال کرنے کی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کل میں ٹی وی کے سامنے بیٹھا C-42 کے اوپر اسمبلی کے متعلق ایک پروگرام دیکھ رہا تھا اس کی وجہ سے میرے منہ سے یہ لفظ نکل گیا ہے۔ کاش! سارے ممبر وہ پروگرام دیکھیں اور وہاں پر دیئے گئے comments سنیں کہ وہ اسمبلی کے متعلق کیا کہہ رہے تھے۔

جناب سپیکر: جس کسی نے بھی اس قسم کے comments دیئے ہیں وہ غلط ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: چلیں، ٹھیک ہے۔ خدا کرے کہ وہ غلط ہوں اور ہم صحیح ہوں۔ میں اگلا ضمنی سوال کرتا ہوں۔ انھوں نے کہا ہے کہ جو رقم surrunder ہوئی ہے وہ 8۔ارب 24 کروڑ روپے ہے۔ ان کے مطابق 9,936,000000 روپے ترقیاتی بجٹ تھا اور اس میں سے 8۔ارب 24 کروڑ روپے surrunder کئے گئے یعنی تقریباً سارے کا سارا بجٹ surrunder ہوا ہے اور اس کا الزام محکمہ تعمیرات و مواصلات پر دے دیا گیا ہے۔ یہ بجٹ تو محکمہ تعلیم کو allocate ہوتا ہے، خرچ بھی انہوں نے کرنا ہے۔ جب تک ہم اپنی ذمہ داری قبول نہیں کریں گے تو اس وقت تک اصلاح ممکن نہیں۔ وزیر صاحب اس کا جواب دیں کہ محکمہ تعمیرات و مواصلات کس طرح اس کا ذمہ دار ہو گیا؟ یہ پیسے کس قانون کے تحت محکمہ تعمیرات و مواصلات نے surrunder کئے ہیں؟ اس کا جواب آ جائے تو پھر میں اگلا سوال کروں گا۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کر دی ہے۔ سب سے پہلے تو میں کہنا چاہوں گا کہ انھوں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ محکمہ تعلیم کو 2007-08 میں کتنا بجٹ ملا اور اس میں سے کتنا surrunder کیا گیا؟ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ محکمہ کی طرف سے اس کا جو جواب دیا گیا ہے وہ مکمل نہیں آیا۔ اس کے ساتھ school side کا جواب

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بھی آنا چاہئے تھا۔ہائر ایجوکیشن سے relatedیہاں پر جو جواب دیا گیا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ میجر صاحب نے اس میں درست calculation نہیں کی ہے کیونکہ جو رقم surrunder کی گئی ہے وہ 824 ملین ہے جو کہ تقریباً82 کروڑ روپے بنتے ہیں جبکہ میجر صاحب 8۔ارب روپے کہہ گئے ہیں۔2007-08 کے لئے محکمہ تعلیم ہائر ایجوکیشن کو جو ترقیاتی بجٹ ملا اس میں 92 فیصد بجٹ utilize ہوا ہے۔

جناب سپیکر!ہمارے محکمہ میں جو constructions ہوتی ہیں وہ محکمہ تعمیرات و مواصلات کے through کروائی جاتی ہیں کیونکہ ان کے پاس سارے resources ہیں۔اس construction کے بجٹ میں سے 824 ملین روپے محکمہ C&W نے surrunder کئے ہیں۔

جناب محمد یار ہراج:پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!ابھی وزیر صاحب نے correction کی بات کی ہے تو اس حوالے سے میں تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہوں گا۔اصل میں یہ بجٹ شاید ہائر ایجوکیشن کا بھی نہیں ہے بلکہ پورے محکمہ تعلیم کا ہے۔یہ بجٹ نہ school side کا ہے اور نہ ہی ہائر ایجوکیشن کا ہے۔اس جواب میں جو لکھا ہے وہ بھی غلط ہے اور وزیر صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ بھی غلط ہے۔پورے محکمہ تعلیم کا بجٹ تقریباً22۔ارب روپے ہے تو ان کی وضاحت بھی غلط ہے اور محکمہ کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی غلط ہے۔میں صرف یہی گزارش کروں گا کہ ہاؤس میں صحیح اعداد و شمار دیئے جائیں اور اس بات کو ensure کیا جائے کہ ایسی غلطی دوبارہ نہ ہو۔

جناب سپیکر:جی،بالکل ان چیزوں کا خیال رکھا جائے،جو جوابات آتے ہیں وہ سوالات کے مطابق ہونے چاہئیں۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):جناب سپیکر!آئندہ سے محکمہ کو سختی سے ہدایت کی جائے گی کہ اس معزز ہاؤس میں بالکل صحیح اعداد و شمار پیش کئے جائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!یہاں جواب میں کہا گیا ہے کہ محکمہ تعلیم کے منصوبے میں کچھ نئی سکیمیں شامل تھیں تاہم تکنیکی مشکلات کی وجہ سے ان سکیموں کو عملی شکل میں نہ ڈھالا جا سکا۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کون سی مشکلات تھیں؟میرے علم کے مطابق بجٹ میں پیسے allocate ہونے سے پہلے feasibility report تیار کی جاتی ہے اور اس feasibility report کے اندر تمام technical مسئلے حل کئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ چند نئی سکیمیں زمین کی عدم دستیابی اور بعض قانونی تنازعات کی وجہ سے شروع نہ کی جا سکیں جن کی مختص

رقوم کو surrunder کرنا پڑا کیونکہ الیکشن کمیشن کی ہدایت کے مطابق نئی سکیموں کو منظور کرنے پر پابندی عائد رہی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کی پابندی کتنی دیر رہی؟ میرے علم کے مطابق الیکشن ختم ہونے پر وہ پابندی بھی ختم ہو گئی تھی۔ انھوں نے اس پابندی کو آڑ بنا لیا ہے۔ مجھے ان دونوں سوالوں کا جواب چاہئے۔ اگر بجٹ کی کتاب اٹھائی جائے تو معلوم ہو گا کہ محکمہ تعلیم کو 22۔ارب روپے allocate ہوئے تھے جن میں سے 14۔ارب خرچ ہوئے اور 8۔ارب روپے surrunder کئے گئے ہیں۔ منسٹر صاحب اس بات کو بھی چیک کر لیں۔ اور میرے پہلے دونوں سوالات کے جواب بھی دے دیں، اس کے بعد پھر میں اگلا سوال کروں گا۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! 8۔ارب روپے surrunder نہیں ہوئے، اس میں school side کے figures نہیں ہیں۔ میجر صاحب نے چونکہ overall محکمہ تعلیم کے حوالے سے سوال کیا تھا۔ یہاں جواب میں دیا گیا ہے کہ 08-2007 میں 9,936,000000/ روپے ترقیاتی بجٹ تھا۔ اس میں پچھلی حکومت اور care taker set up بھی شامل ہے اور پھر درمیان میں الیکشن بھی آ گئے۔ ان کو معلوم ہو گا کہ الیکشن کا process لمبا ہو گیا تھا، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی شہادت کی وجہ سے الیکشن کچھ delay ہو گئے تھے جس کی وجہ سے تقریباً پانچ سے چھ ماہ تک سکیمیں رُکی رہی تھیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔ اعجاز احمد خان صاحب! اپنے ساتھی کو ذرا اٹھائیں۔ رائے صاحب! یہ بتائیں کہ یہاں ہاؤس میں کیا بات چل رہی ہے، منسٹر صاحب کیا بات کر رہے ہیں؟ رائے صاحب! میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ اس وقت منسٹر صاحب کیا بات کر رہے ہیں؟ very sorry، افسوس ہی کر سکتے ہیں۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! ہم پوری توجہ سے سن رہے ہیں لیکن جب جوابات ایسے ہوں، جب figures درست نہ ہوں تو ہم کیا کریں؟ آپ وہ ایک گورکھ دھندے والی بات نہ کریں۔ ہر جواب اور ہر سوال پر پوری توجہ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ شکریہ

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں معزز رکن سے یہ کہوں گا کہ وہ بغور سنیں کیونکہ جو یہاں پر figures دی جا رہی ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں، غلط نہیں ہیں۔ دوسرا جو زمین کی دستیابی کے حوالے سے بات کی گئی ہے اس بارے میں کہوں گا کہ ہم کالجوں کی government land پر

construction کرتے ہیں یا کوئی ہمیں land donate کرے تو وہاں پر construction کی جاتی ہے اور کچھ land ایسی ہوتی ہے کہ جس کو ہم approve کرتے ہیں کہ یہاں پر کالج بنایا جائے اور اس بارے میں درمیان میں کچھ litigations آ جاتی ہیں تو اس کی وجہ سے بھی کچھ پراجیکٹ کے complete ہونے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا تیسرا اور آخری supplementary سوال یہ ہے، میں ڈیپارٹمنٹ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس سوال کی spirit کو سمجھا اور اگلے سال کے لئے انہوں نے لائحہ عمل اختیار کیا کہ پورا بجٹ خرچ ہو کیونکہ مجھے ان کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ بجٹ کی پوری رقم خرچ کرنے کے لئے ہر مہینے review meeting بلائی جاتی ہے جس کی دو meetings ہو چکی ہیں۔ کیا میں یہ جان سکتا ہوں کہ اس لائحہ عمل کو اختیار کرنے سے 09-2008 میں بجٹ کے خرچ میں کیا بہتری آئی؟

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ جب اسمبلی میں آیا تو اس وقت تک Review Committee کی دو meetings ہوئی تھیں مگر اب میرے ساتھ 3 میٹنگ ہو چکی ہیں۔ جب ہم جواب بھیج چکے تھے تو اس کے بعد بھی ایک میٹنگ اور ہوئی ہے تو اس وقت تین میٹنگ ہو چکی ہیں اس وقت کام کی رفتار تسلی بخش ہے اور محکمہ ہائر ایجوکیشن نے 10-2009 کے لئے 8762 ملین روپے غیر ترقیاتی اور 6125 ملین روپے ترقیاتی بجٹ کی مد میں رکھے ہیں۔ تمام غیر ترقیاتی بجٹ ہر سال میں خرچ ہو جاتا ہے جبکہ ترقیاتی بجٹ میں سے اس وقت تک 3271.4 ملین روپے جاری ہوئے ہیں جن میں سے 251.024 ملین اس وقت تک خرچ ہوئے ہیں جبکہ اس میں سے کوئی رقم surrender نہیں ہوئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا سوال 09-2008 سے متعلقہ تھا، وہاں پر meetings پوری ہو چکی ہیں، بجٹ ختم ہو چکا ہے، اس کے متعلق میرا سوال ہے کہ کیا خرچ ہوا اور کیا surrender ہوا؟

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے 09-2008 کے figures دیئے ہیں اس میں 6125 ملین ترقیاتی بجٹ ہے جس میں سے اس وقت 3271 ملین خرچ ہو چکا ہے اور 251 ملین ابھی بقایا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، سارے بولیں، سارے ہی بولیں۔ سب کو میں نے اجازت دے دی ہے، سب بولیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میجر صاحب کا یہ بہت اچھا سوال تھا اور انہیں جواب بھی صحیح نہیں دیا جا رہا۔ پہلے 08-2007 کا ذکر تھا جس میں وزیر صاحب نے correct figures کئے ہیں اور اس میں انہوں نے پوچھا تھا کہ اگلے سال ان کو بہتر کرنے کے لئے کیا steps لئے گئے ہیں تو میرے خیال میں منسٹر صاحب ایک سال اور skip کر گئے ہیں۔ 08-2007 میں budget utilization 25 percent تھی جو کہ انہوں نے ابھی بتایا ہے میں بھی ساتھ ساتھ نوٹ کر رہا تھا اور 09-2008 مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہوتا ہے وہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ آئندہ پچھلے سال سے بہتر ہو گا تو وہ سال جو اس سال کے بعد آیا اس کا بجٹ already white paper میں اعداد و شمار publish ہو چکے ہیں اس میں ان کی 16.4 billions utilization ہونی چاہئے تھی اور وہ صرف 9.6 billions تھی جس میں انہوں نے کہا کہ 25 percent utilization ہوئی ہے اور وہ بری تھی اور اس کو بہتر کرنے کے لئے آئندہ سال یہ meetings ہوں گی اور اس کا actual use result 58 percnet budget ہوا یعنی پہلے 75 percent use ہوا تھا اور اس کی بہتری کے بعد 58 percent use ہوا اور اب جو figures بتا رہے ہیں وہ اس سے بھی اگلے سال کے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ منسٹر صاحب سے جو سوال پوچھا جائے اس کے مطابق جواب دیں۔ 08-2007 کے بعد 09-2008 آیا اور حکومت پنجاب کے شائع کردہ White paper کے تیسرے صفحہ کے مطابق تقریباً 42 فیصد پیسا حکومت پنجاب نے استعمال نہیں کیا تو پلیز اپنے correct figures کر کے آئیے اور میں پھر گزارش کروں گا کہ اگر منسٹر over burdens ہیں کہ ایک ایک منسٹر کے پاس پانچ پانچ منسٹریاں ہیں ان کے پاس میرے خیال میں ماشاء اللہ کافی منسٹریاں ہیں تو اس اسمبلی کا نظام بہتر کرنا ہم سب کے فائدے میں ہے، میں اس میں party politics میں نہیں جانا چاہتا۔ جس طرح میجر صاحب نے بات کی کہ لوگ ہم پر ہنستے ہیں کہ یہ اسمبلی کر کیا رہی ہے اور اگر ہم اپنی کارکردگی بہتر نہیں کریں گے تو پھر ہمارے یہاں آنے کا کوئی جواز پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! آپ نے پہلے بھی اس کا نوٹس لیا ہے میں گزارش کروں گا، ان کو کہیں کہ اپنے figures درست کر کے آئیں اور اگر یہ prepared نہیں ہوتے تو ایک دن آگے extend کر دیں کہ وہ تیاری کر رہے ہیں، ابھی مکمل طور پر نہیں پڑھ سکے۔ سوال موصول ہونے کے ڈیڑھ سال بعد اگر وہ تیاری نہیں کر پائے اور انہیں اگر دو دن اور چاہئیں تو ہماری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ شکریہ

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے راولپنڈی میں بھی اسی طرح کیا گیا۔

22 Teaching and 28 Non-Teaching posts of Women Degree College for Women Rehmat Abad, Rawalpindi, dated 29-01-2009.

جناب سپیکر: نہیں، کوئی supplementary question ہے تو وہ کریں۔

چودھری سرفراز افضل: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ یہاں پر ہمارے سامنے جو اعداد و شمار پیش کئے جا رہے ہیں، جو اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر جا رہے ہیں، جو پیسا approve ہو چکا ہے، letters approve ہو چکے ہیں تو ان کے فنڈز کیوں نہیں جاری کئے گئے؟

جناب سپیکر: بات سنیں، بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

میں کہتا ہوں بات سنیں۔ آپ supplementary question کیجئے، تقریر کی اجازت نہیں ہو گی Thank you very much. (قطع کلامیاں)

بیٹھ جائیں۔ میں کہتا ہوں آپ بیٹھ جائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اگر ممکن ہے تو اس سوال کو pending کر دیا جائے اور ڈیپارٹمنٹ کو ٹائم دیا جائے کہ اس کا ٹھیک جواب submit کر دیں۔

جناب سپیکر: جواب تو pending نہیں ہو گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! لیکن پھر ٹائم دیجئے کہ اس کا جواب ٹھیک آئے تاکہ اس کے مطابق پھر supplementary questions کئے جائیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب! اس سوال کا correct جواب لے کر انہیں satisfy کریں۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم ہو گا۔ یہ جو figures چاہ رہے ہیں یہ exact figures بالکل ان کو مل جائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! آپ نے کیا فیصلہ دیا؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس کی تفصیلات لے کر آپ سے رابطہ کر کے آپ کو بتائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! یہ مناسب نہیں ہوگا۔ یہ تفصیلات ہاؤس میں دی جائیں تاکہ سب دوست اس سے آگاہ ہو سکیں اگر ممکن ہو سکے تو میری گزارش کو قبول کر لیجئے کہ ہاؤس میں جواب آئے تو بہتر ہوگا تاکہ دوستوں کو اعتراض نہ ہو۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جیسے آپ حکم صادر فرمائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا جواب کب تک دے دیں گے؟

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! کل اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کل جواب لے لیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ بہت important issues ہیں۔ ابھی یہاں پر جتنے بھی questions پیش ہوئے ہیں honourable minister صاحب صرف یہ کہہ کر فارغ ہو جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ Question Hour ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ Question Hour سے related ہی ہے۔

جناب سپیکر: اگر تو آپ نے اسی طرح بات کرنی ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: پلیز، آپ بات سنیں۔ یہ سرکاری document ہے اس کو اتنا lightly نہ لیا جائے کہ اس کو یہ کہہ کر فارغ کر دیا جائے کہ محکمے کی طرف سے غلط جواب آیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ Constitution کی violation ہو رہی ہے، آپ پلیز اسے seriously لیجئے، میں یہ document آپ کی نذر کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ "خادم اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر" یہ constitution کی کتاب میرے ہاتھ میں ہے میں اسے گھر سے نہیں لے کر آئی ہوں یہ Constitution of the Islamic Republic of Pakistan کے page 71 پر chapter 3 ہے، 'The Provincial Government'

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ پڑھ لیں، آپ اپنے لئے پڑھ لیں، ٹھیک ہے۔ حسن مرتضیٰ صاحب! آپ question Number بولیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ! اس کو درست کر رہے ہیں، کوئی بات نہیں۔ بھئی! ان کی تسلی کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا نام لکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: سوال نمبر 141

محکمہ تعلیم چنیوٹ کے 2007 میں ٹرانسفر کئے گئے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیل

*141: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ سال 2007 میں محکمہ تعلیم میں کتنے ملازمین کو ٹرانسفر کیا گیا، ٹرانسفر آرڈرز، تاریخ اور ڈیوٹی پر حاضر ہونے کی تاریخ فرداً فرداً بتائیں؟

وزیر سکول ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

محکمہ تعلیم ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ میں سال 2007 میں تبادلہ جات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مردانہ معلمین / جونیئر کلرک مردانہ تحصیل چنیوٹ 47

(لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

2۔ زنانہ معلمات تحصیل چنیوٹ کی 22

(لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انھوں نے تو یہ کہہ دیا کہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ میرے پاس تفصیل کی یہ کاپی موجود ہے۔ میں ہاؤس میں آکر کیا اس ساری تفصیل کو پڑھ سکتا ہوں۔ اس میں یہ چاہے گانے لکھ دیں، چاہے شاعری لکھ دیں یا کوئی افسانہ لکھ دیں۔ اسے یہاں کیسے پڑھا جا سکتا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ آپ اپنے یہ الفاظ واپس لیں کہ اس میں گانے لکھے ہوئے ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری کاپی پڑھی نہیں جا سکتی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن ممبران کے سوالات سے متعلقہ تفصیل ہو تو انھیں کم از کم ایک دن پہلے سوالات کے ساتھ یہ تفصیل ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: متعلقہ ممبر صاحب کو بھی چاہئے کہ وہ آکر چیک کریں کہ میرے جوابات آ گئے ہیں یا نہیں آئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جب ہاؤس میں دوسرے کے سوالات تقسیم کئے جاتے ہیں تو تفصیل بھی اس ممبر کو مہیا کر دی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وقت ضائع نہ کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں وقت ضائع نہیں کر رہا۔ میری گزارش یہ ہے کہ دوران ban تبادلے ہوئے ہیں۔ اگر یہ تبادلے کرنے ہی تھے تو ban کیوں لگایا جاتا ہے، اس کی کیا ضرورت ہوتی ہے، ban لگا دیا جاتا ہے اور تبادلے متواتر ہوتے رہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: آپ نشاندہی کریں۔ آپ particular case بتائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے تو اپنا ضمنی سوال کیا ہے کہ ban کیوں لگایا جاتا ہے، کیا صرف ان لوگوں کے لئے ban لگایا جاتا ہے کہ جو وزیر اعلیٰ ہاؤس تک approach کر سکتے ہیں وہ تبادلے کروا لیں اور جن کی approach نہیں ہے وہ تبادلے نہ کروا سکیں؟

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ انتظامی طور پر تو ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے کہ ban کے دوران جتنے بھی تبادلے ہوتے ہیں وہ وزیر اعلیٰ کی approval کے بعد کئے جاتے ہیں۔ یہ جس وقت کی بات کر رہے ہیں اس وقت نہ صرف محکمہ تعلیم میں ban تھا بلکہ overall ban لگا ہوا تھا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ایجوکیشن سے متعلق ہے کہ جونیئر ماڈل سکول، وحدت کالونی سے کچھ طالبعلموں نے 08-2007 میں جماعت پنجم کے وظیفے کا امتحان دیا تھا۔ جس میں سید عون اور محمد حنیف نے وظیفے کا امتحان پاس کیا جس پر حکومت نے اعلان کر کے ان کے آرڈرز جاری کر دیئے لیکن دو سال ہو گئے ہیں ان بچوں کو وظیفہ نہیں مل سکا جبکہ حکومت پنجاب پوزیشن ہولڈروں کو تفریح کرانے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کر رہی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ دہرا معیار ہے۔ مجھے اس کا وزیر تعلیم سے جواب چاہئے کہ یہ کب تک ان بچوں کو وظیفہ دے دیں گے؟

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ آرڈرز کی کاپی مجھے دے دیں۔ میں انکوائری کروا لوں گا کہ وظیفہ کیوں نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اولڈ کیمپس کی مرمت کا مسئلہ

*1001: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور Old Campus میں مرمت کا کام آخری بار کب کروایا گیا تھا؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا یونیورسٹی کے Old Campus کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی مرمت وغیرہ کا کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور اولڈ کیمپس میں مرمت کا کام آخری بار 14۔اکتوبر 2008 کو شروع ہوا اور 13۔اپریل 2009 کو ختم ہوا۔

(ب) اسلامیہ یونیورسٹی کے اولڈ کیمپس کو کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ آئندہ مرمت کا کام مالی سال 10-2009 میں ضرورت کے مطابق کیا جائے گا۔

صوبہ پنجاب میں گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں میں پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹرز کی تفصیلات

*291: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں میں پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹر بنائے گئے ہیں؟

(ب) لاہور میں جن گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں میں پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹرز بنائے گئے ہیں،ان کے نام، پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹرز کے نام،ان کے مالکان کے نام مع رہائشی پتاجات اور جو مختلف کورسز کی فیس وصول کی جاتی ہے ہر ادارے کے مطابق علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے ایوان کوآگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں میں پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹرز بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے کوئی نوٹیفکیشن جاری کیا تھاتواس کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے؟

(د) کیایہ بھی درست ہے مذکورہ پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹرز چلانے والے افراد 90 فیصد آمدن خود لیتے ہیں اور 5 فیصد ادارے کے حصہ میں آتی ہے؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹرز کی انتظامیہ گورنمنٹ کے سکولوں اور کالجوں کی انتظامیہ سے ملی بھگت کرکے طلبہ وطالبات کو زبردستی ان کمپیوٹر سنٹرز میں داخلہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے؟

(و) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیاحکومت ان پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹرز کے مالکان کے خلاف کوئی ایکشن لینے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات سے ایوان کوآگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائرایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ کمپیوٹر کی تعلیم دینے کے لئے C.P.P اور I.T پراجیکٹ کے تحت تعلیمی اداروں میں کمپیوٹرلیب قائم کرنیکی اجازت دی گئی تھی ان معاہدوں کی تجدید نہ ہوئی جس کی بنیاد پر یہ Labs ختم کردی گئی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) C.P.P کے تحت سکولوں میں جو پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹر قائم کئے گئے تھے وہ تمام 2005 سے بند کردیئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اب کوئی پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹر کسی سکول میں کام نہیں کررہا۔

(ج) کمپیوٹر labs قائم کرنیکی اجازت دینے کے ضمن میں گورنمنٹ کی طرف سے جاری کردہ چٹھی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے C.P.P معاہدہ کی روشنی میں پرائیویٹ کمپیوٹر سنٹر چلانے والے افراد 90 فیصد آمدنی خود لیتے تھے اور 10 فیصد ادارے کے حصے میں آتی تھی۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔

(و) تفصیلی جواب ضمن (ب) میں دیا جا چکا ہے پرائیویٹ اداروں کی طرف سے پبلک اداروں میں قائم کمپیوٹر labs تقریباً بند ہو چکی ہیں کیونکہ گورنمنٹ خود اب کمپیوٹر labs قائم کر رہی ہے چونکہ کوئی شکایت زیر کارروائی نہ ہے اس لئے ایکشن لینے کی بات غیر متعلقہ ہے۔

پی پی۔269 بہاولپور میں گرلز / بوائز ڈگری کالجز بنانے کا مسئلہ

*1032: **ملک جہاں زیب وارن:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔269 بہاولپور میں کوئی گرلز / بوائز ڈگری کالج نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس حلقہ کی عوام کی خاطر بوائز اور گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔269 بہاولپور میں تین بڑی آبادیوں میں سے ہتھیجی اور ڈھور کوٹ محکمہ ہائیر ایجوکیشن کے نئے کالجز کے قیام کے لئے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق feasible نہ ہے، تاہم مبارک پور میں کالج کے قیام کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اور محکمہ کے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

حکومت پنجاب کے تعلیمی ادارے، این جی اوز کو سپرد کرنے کا معاملہ

*316: **محترمہ عارفہ خالد پرویز:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کے تعلیمی ادارے این جی اوز کے سپرد کئے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کس پالیسی اور کن قواعد وضوابط کے تحت مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) حکومت پنجاب شعبہ تعلیم اپنے زیر انتظام چلنے والے اداروں کا انتظام خود سنبھالے ہوئے ہے۔ البتہ پنجاب کے ضلع لاہور میں چند N.G.Os نے تعلیمی اداروں کے ماحول اور تعلیمی

معیار میں بہتری لانے میں مدد دینے کے لئے متعلقہ ضلعی حکومت سے ایک معاہدے کے بعد چند اداروں کو adopt کیا ہے۔

(ب) شعبہ تعلیم کا انتظام ضلعی سطح پر متعلقہ ضلعی حکومتوں کو devolve کیا گیا ہے متعلقہ ضلعی حکومت N.G.O کی مدد سے ان اداروں میں بہتری لانے کے لئے مقررہ شرائط پر ان اداروں کو N.G.Os سے adopt کرواسکتی ہے۔ یہ ادارے بدستور متعلقہ ضلعی حکومت کے زیر کنٹرول رہتے ہیں تاہم تدریسی عمل کی نگرانی adopt کرنے والی N.G.O کرتی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں بیرون ملک سکالرشپ سے متعلقہ تفصیلات

*1041: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نے اپنے بجٹ بابت سال 2008-09 میں بیرون ملک سکالرشپ کے لئے رقم دو کروڑ سے چار کروڑ کر دی ہے؟

(ب) بیرون ملک سکالرشپ کے حصول کا طریق کار اور میرٹ بیان فرمائیں؟

(ج) سال 2007-08 میں مذکورہ سکالرشپ پر بیرون ملک جانے والے طلبا کے نام، متعلقہ مضامین، ممالک اور سٹڈی کا دورانیہ بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) بیرون ملک سکالرشپ کے حصول کے لئے ٹیچرز /آفیسر کا انتخاب یونیورسٹی کی قائم کردہ اعلیٰ سطحی کمیٹی قانون وضوابط کے تحت میرٹ پر کرتی ہے۔ قانون وضوابط منسلکہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 08۔2007 میں مذکورہ سکالرشپ پر بیرون ملک جانے والے طلبا کے نام، متعلقہ مضامین، ممالک اور سٹڈی کے دورانیہ کی تفصیل منسلکہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شالامار ٹاؤن جی ٹی روڈ پر رجسٹرڈ وغیر رجسٹرڈ سکولز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*404: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شالامار ٹاؤن، سنگھ پورہ، باغبانپورہ، جی ٹی روڈ سے متصل لاہور میں کتنے پرائیویٹ سکولز ہیں جو غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) کیا حکومت غیر رجسٹرڈ سکولز کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) جن پرائیویٹ سکولز میں چھٹی سے دسویں کلاسز تک لڑکے اور لڑکیاں اکٹھی پڑھتی ہیں محکمہ ان کی انسپکشن کرتا ہے جن آفیسرز نے انسپکشن کی ان کے نام وعہدہ سے آگاہ کریں؟

(د) سنگھ پورہ اور باغبانپورہ میں پرائیویٹ سکولز میں تعینات تمام ٹیچرز کی تعداد مع عہدہ فراہم کی جائے، ان غیر رجسٹرڈ اور پرائیویٹ سکولز میں کام کرنیوالی ٹیچرز کو کس حساب سے تنخواہ دی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) شالامار ٹاؤن، سنگھ پورہ، باغبانپورہ، جی ٹی روڈ سے متصل لاہور میں کل 14 سکول غیر رجسٹرڈ تھے جن میں سے 7 سکولز رجسٹرڈ ہو چکے ہیں۔ رجسٹریشن سکول کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ 3 سکولز کی رجسٹریشن کے لئے درخواستیں جمع ہو چکی ہیں اور 4 سکولز بند ہو چکے ہیں۔ سروے رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن ہو چکی ہے صرف تین سکولوں کے کیس زیر غور ہیں اور انہیں مکمل ہونے پر ان کی رجسٹریشن کر دی جائے گی اندریں حالات قانونی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ rules کے مطابق پانچویں جماعت تک مخلوط تعلیم کی اجازت ہے جبکہ 6^{th} تا 10^{th} جماعت تک مخلوط تعلیم کی اجازت نہیں ہے۔ جو آفیسران سکولز کی انسپکشن کرتے ہیں ان ممبران کمیٹی کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کل 41 رجسٹرڈ سکولز ہیں جن میں تقریباً 410 ٹیچرز تعینات ہیں۔

عہدہ	ہیڈماسٹر/ہیڈمسٹریس	B.Ed	FA/CT	Matric/PTC	U.T	ٹوٹل
تعداد	41	80	120	105	64	410
تنخواہ	4000۔8000	3000۔4000	2500۔3000	2000۔2500	1500۔2000	

گورنمنٹ ڈگری کالج بھلوال کے مسائل

*1094: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج بھلوال ضلع سرگودھا کی تعمیر کے لئے سابق حکومت کے دور میں ضلعی حکومت نے رقم مختص کی تھی اگر ہاں تو کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) کیا نئی عمارت کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے، اگر نہیں ہوئی تو کتنے فیصد کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے تعمیر کے لئے ٹھیکہ کس کو دیا گیا ٹھیکہ دار کا نام کیا ہے کیا ٹھیکہ دینے سے قبل ٹینڈر طلب کئے گئے؟

(ج) کیا نئی عمارت میں لیبارٹری کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے اگر ہاں تو عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے اگر لیبارٹری کی تعمیر مکمل نہیں ہوئی اور نہ ہی عملہ تعینات کیا گیا ہے، تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج بھلوال ضلع سرگودھا کی عمارت 1967 میں تعمیر ہوئی تاہم مالی سال 05-2004 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا نے کالج ہذا میں سائنس لیبارٹریز اور ملٹی پرپز ہال کی تعمیر کے لئے ایک سکیم منظور کی جس کا تخمینہ لاگت 15220200 روپے تھا۔ تاہم اس منصوبے کے لئے 32293000 روپے جاری ہوئے اور مالی سال 06-2005 تک خرچ ہو گئے۔

(ب) پرانے ہال کو گرانے کا کام مکمل ہو چکا ہے تاہم نئے ہال کی عمارت کی تعمیر کا کام ابھی تک شروع نہ کیا گیا ہے۔ سائنس لیبارٹریز کی دائیں طرف کی تعمیر کا کام 50 فیصد تک مکمل ہے۔ تعمیر کے لئے ٹھیکہ شبر رضا نقوی کو دیا گیا جو کہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ٹھیکیدار تھا۔ ٹھیکہ سے قبل باقاعدہ ٹینڈر طلب کئے گئے۔

(ج) لیبارٹریز کی تعمیر کا کام نامکمل ہے ابھی تک صرف دائیں طرف کی تعمیر کا کام چھت تک مکمل ہوا ہے چونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سرگودھا نے سکیم کے لئے فنڈز 06-2005 میں روک لئے تھے اس لئے باقی ماندہ تعمیری کام مکمل نہ ہو سکا۔ کالج میں سائنس ٹیچرز کی کل تعداد تین ہے یہ تینوں اساتذہ لیکچرار ہیں اور ان کے مضامین فزکس، کیمسٹری اور بائیولوجی ہیں۔ مزید برآں نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد پانچ ہے جن میں سے تین (3) لیکچرار اسسٹنٹ اور (2) لیبارٹری اٹنڈنٹس ہیں۔

پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی جانب سے اپنی مرضی سے فیسیں بڑھانے کا مسئلہ

*446: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان اپنی مرضی سے جب چاہیں فیسوں میں اضافہ کر لیتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر ان کی فیسوں کے حوالے سے کوئی چیک نہ ہے، اگر چیک ہے تو تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جز (الف) کا جواب درست ہے تو کیا حکومت کوئی ایسا اقدام اٹھانا چاہتی ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی ادارے حکومت کی منشأ کے بغیر فیسیں نہ بڑھا سکیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان ٹیوشن فیس کا تعین از خود کرتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اُس میں اضافہ بھی کرتے رہتے ہیں۔

(ب) فی الحال حکومت کی طرف سے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے مالکان پر فیسوں کے تعین کرنے یا ان میں اضافہ کرنے کے بارے میں کوئی پابندی نہ ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے پرائیویٹ سکولوں کے رجسٹریشن قوانین پر نظر ثانی کے لئے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے، جو ایسے تمام امور کا جائزہ لے رہی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب ایسے قابل عمل اور مؤثر طریقہ کو رائج کرنے پر غور کر رہی ہے جو نجی شعبہ میں قائم سکولوں کے مالکان کے لئے بھی قابل قبول ہو اور جس سے طلباء طالبات کے والدین بھی مطمئن ہو جائیں جو کہ مندرجہ بالا ٹاسک فورس کے ریفرنس میں آتا ہے۔

جنڈیالی بنگلہ (میاں چنوں) گرلز و بوائز کالجز بنانے کا مسئلہ

*1122: رانا بابر حسین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنڈیالی بنگلہ کے 25 کلو میٹر دونوں اطراف کوئی گرلز و بوائز کالج / ہائر سیکنڈری سکولز نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بچوں اور بچیوں کو مڈل اور ہائی سکول کلاسز کے بعد 25 سے 30 کلو میٹر تک سفر کر کے میاں چنوں یا وہاڑی کے کالجز میں داخلہ لینا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت جنڈیالی بنگلہ کے مقام پر بوائز و گرلز کالجز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جنڈیالی بنگلہ کے مقام پر گرلز اور بوائز کالج کی تعمیر کے لئے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (کالجز) کو محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے ہدایات جاری کی جاچکی ہیں کہ وہ اس کی feasibility report تیار کرے۔ نیز بورڈ آف ریونیو کو درخواست کی گئی ہے کہ جنڈیالی بنگلہ کے مقام پر زمین مہیا کرے، زمین کی دستیابی کی صورت میں کالج کے قیام کے لئے مزید اقدامات کا آغاز کر دیا جائے گا۔

گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول میاں چنوں کا قیام و دیگر تفصیلات

*727: رانا بابر حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول میاں چنوں کب قائم ہوا تھا؟

(ب) اس وقت اس سکول میں بچوں کی تعداد کلاس وار فراہم کی جائے نیز ہر کلاس کے کتنے سیکشن ہیں؟

(ج) اس سکول کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے نیز 2001 سے آج تک اس سکول میں کتنے کمرے کتنی رقم سے تعمیر کئے گئے؟

(د) کیا موجودہ عمارت سکول میں زیر تعلیم بچیوں کی تعداد کے مطابق کافی ہے؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت اس سکول کی تمام ضروریات کے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع خانیوال تحصیل میاں چنوں کا گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول 1953 میں قائم ہوا تھا۔

(ب) طالبات کی کلاس وار تعداد کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سکول ہذا کی عمارت 35 کمروں پر مشتمل ہے اور 2001 سے آج تک 3 عدد کمرے تعمیر کئے گئے ہیں جن کی لاگت مبلغ 1.693 ملین ہے۔

(د) عمارت کافی نہ ہے۔

(ہ) سکول کی ضروریات پورا کرنے کے لئے Accelerated Programmer کے تحت فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

راولپنڈی شہر کے گرلز / بوائز کالجز میں تبادلوں اور خالی اسامیوں سے متعلقہ معلومات

*1183: چودھری محمد ایاز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی شہر میں گرلز و بوائز کالجز کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) 18۔فروری 2008 سے 15۔جون 2008 تک ان کالجوں میں جن کے تبادلے ہوئے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور کالج کی تفصیل بتائیں نیز کتنے تبادلہ جات ملازمین کی اپنی درخواست پر ہوئے اور کتنے محکمہ کے افسران کی مرضی سے ہوئے؟

(ج) ان کالجوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ کالج وار فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) راولپنڈی شہر میں لڑکوں کے چار کالج ہیں اور لڑکیوں کے 18 کالجز ہیں جن کی تفصیل (Appendix-I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 18۔فروری 2008 سے 15۔جون 2008 تک ان کالجوں میں تبادلے عہدہ، گریڈ اور کالج کی تفصیل (Appendix-II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز کتنے تبادلہ جات ملازمین کی اپنی درخواست پر ہوئے اور کتنے محکمہ کے افسران کی مرضی سے ہوئے ان کی تفصیل بھی (Appendix-II) میں درج ہے۔

(ج) ان کالجوں میں عہدہ، گریڈ اور کالج وائز خالی اسامیوں کی تفصیل (Appendix-III) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جلال پور پیروالہ ملتان ڈی ڈی ای (ایف) کے دفتر میں قائم مانٹیرنگ سیل کی کارکردگی

*812: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جلالپور پیروالا ضلع ملتان میں سکولوں کی چیکنگ کے لئے کل کتنی مانیٹرنگ ٹیمیں بنائی گئی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مانیٹرنگ پر مامور اہلکاران غیر حاضر اساتذہ اور دیگر عملہ کے متعلق بذریعہ مانیٹرنگ سیل ڈی ڈی ای او ایف کے دفتر میں رپورٹ کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تمام اساتذہ کی مکمل تنخواہ ان کے اکاؤنٹ میں آتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غیر حاضر پائے جانے والے اساتذہ اور دیگر عملہ سے ڈی ڈی ای او ایف دفتر کے اہلکاران وافسران نقد 350 روپے فی غیر حاضری پے ریفنڈ کروانے کے نام پر بغیر رسید کے وصول کرتے ہیں اگر ہاں تو کس قانون اور ضابطے کے تحت 350 روپے نقد وصول کئے جاتے ہیں، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) جنوری 2005 سے جون 2008 تک جو لوگ غیر حاضر پائے گئے ان سے کتنی رقم pay refund کی مد میں وصول کی گئی اور کتنی رقم حکومتی خزانے میں جمع کروائی گئی ہے غیر حاضر پانے جانے والے اساتذہ اور دیگر عملہ کے نام ان سے وصول کی جانے والی رقم اور غیر حاضری کی تاریخ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تحصیل جلال پور پیروالا میں 4 اہلکاران مانیٹرنگ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کو مختلف areas ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر کی طرف سے تفویض کئے جاتے ہیں اور باہمی طور پر تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ مانیٹرنگ اہلکاران اپنی رپورٹ ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ افسر کے ذریعے وزیر اعلیٰ مانیٹرنگ سیل کو ارسال کرتے ہیں۔ جہاں سے یہ رپورٹ EDO(Education) کو بھیجی جاتی ہے پھر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر کے ذریعے متعلقہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر کو برائے ضروری کارروائی بھجوادی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تمام اساتذہ کی مکمل تنخواہ ان کے اکاؤنٹ میں آتی ہے۔

(د) غیر حاضر پائے گئے اساتذہ اور اہلکاران ایلیمنٹری ایجوکیشن کو باقاعدہ شوکاز نوٹس دینے کے بعد قواعد کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ غیر حاضر ثابت ہونے پر چالان نمبر 32-A کے

ذریعے غیر حاضری والے دنوں کی بنیادی تنخواہ کے برابر رقم نیشنل بنک / خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے جس کا تمام ریکارڈ موجود ہے۔

(ہ) جنوری 2005 تا جون 2008 غیر حاضر پائے جانے والے اساتذہ ودیگر عملہ سے کل 22652 روپے بذریعہ چالان نمبر 32 حکومتی خزانہ میں جمع کروائے گئے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ پنجاب کے گرلز و بوائز کالجز میں لائبریرین کی خالی اسامیوں کو پر کرنے کا مسئلہ

*1290: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے 452 گرلز و بوائز کالجز میں لائبریرین کی 269 اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1997 کے بعد صوبہ کے کسی بھی کالج میں کوئی بھی لائبریرین بھرتی نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس ملک میں لائبریریز کھلی رہتی ہیں وہ ملک ترقی کرتے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب کالجز میں لائبریرین کی خالی اسامیوں پر کب تک لائبریرین بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے 425 گرلز و بوائز کالجز میں لائبریرین کی تقریباً 215 اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) درست ہے

(ج) درست ہے۔

(د) لائبریرین کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن برائے P.P.S.C تیار کی جارہی ہے جو جلد پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی جائے گی تاکہ تمام خالی اسامیاں پر کی جا سکیں۔

ڈی ڈی ای او (ایف) جلال پور پیر والہ ملتان کے دفتر میں اساتذہ سے فنڈز وصولی کی شکایات

*813: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلالپور پیر والا ضلع ملتان کے ڈی ڈی ای او (ایف) آفس میں تمام خواتین اساتذہ سے درج ذیل فنڈ وصول کیا جاتا ہے ؟

1۔ بجٹ فنڈ 50روپے سالانہ
2۔ پے سلپ فنڈ 10روپے ماہانہ
3۔ تنخواہ کلیئر کروانے کا فنڈ 50روپے ماہانہ
4۔ آفس فرنیچر فنڈ 50روپے سالانہ
5۔ آفس کو چونا کروانے کا فنڈ 50روپے سالانہ

(ب) اگر درج بالا فنڈ وصول کئے جاتے ہیں تو کس قانون اور ضابطے کے مطابق، اگر کسی ضابطے کے تحت نہیں تو ایسے کلرک اور دیگر عملہ جو اس میں ملوث ہے، ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے، اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) دفتر ڈپٹی ڈی ای او زنانہ جلال پور پیر والا میں خواتین اساتذہ سے کسی قسم کا کوئی فنڈ وصول نہیں کیا جاتا۔

1۔ 50روپے سالانہ بجٹ فنڈ وصول نہیں کئے جاتے
2۔ پے سلپ فنڈ 10 روپے ماہانہ وصول نہیں کیا جاتا
3۔ تمام اساتذہ و دیگر عملہ کی تنخواہ AG آفس میں کمپیوٹرائزڈ ہے ان کے اکاؤنٹ میں جاتی ہے
4۔ آفس فرنیچر فنڈ وصول نہیں کیا جاتا
5۔ آفس کو چونا کروانے کا فنڈ وصول نہیں کیا جاتا

(ب) کوئی کلرک یا دیگر عملہ کسی قانون اور ضابطے کے مطابق کسی قسم کا کوئی فنڈ اساتذہ سے وصول نہیں کر سکتا اور نہ ہی کبھی کسی اہلکار یا افسر نے کوئی فنڈ خواتین اساتذہ و دیگر عملہ سے وصول کیا ہے اگر کوئی فنڈ وصول کیا جاتا تو ملوث اہلکار کے خلاف قانون و ضابطہ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی۔

کنٹریکٹ پر بھرتی لیکچرارز کی تنخواہ و سالانہ ترقی کا مسئلہ

*1303: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے لیکچرارز کو بی ایس 17 کی بنیادی تنخواہ جو کہ 6210 روپے تھی پر حکومت نے گورنر کی منظوری سے رکھا تھا اور ان کی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سال اضافی تنخواہ میں 465 روپے کا اضافہ کر دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین کو پینشن، جی پی فنڈ اور دیگر سہولتیں نہیں دی جاتیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ لیکچرارز کو نئے پے سکیل کے مطابق تنخواہ اور سالانہ ترقی دینے کے لئے تیار ہے، اگر ہاں تو کب سے اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ ایجوکیشن نے گورنر صاحب کی منظوری سے تمام لیکچرار جو 2002 اور 2005 کے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو بنیادی سکیل 17 میں حاصل ہونے والی مراعات کا حامل قرار دیا ہے اور ہر سال ہونے والی انکریمنٹ کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے، کنٹریکٹ بھرتی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) کنٹریکٹ لیکچرار کو بنیادی پے سکیل 17 کے مطابق حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً دی گئی مراعات حاصل ہیں۔

صوبہ پنجاب کی تعلیمی پالیسی و دیگر تفصیلات

*870: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت پنجاب کی تعلیمی پالیسی کیا ہے؟

(ب) پنجاب کی تعلیمی پالیسی کب بنائی گئی اور کس نے بنائی؟

(ج) حکومت پنجاب طبقاتی نظام تعلیم کو بدلنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور اس کے تعلیمی اہداف کیا ہیں اور کن کن علاقوں میں ترجیحاً کام کیا جا رہا ہے؟

(د) صوبہ پنجاب کے فرسودہ نظام تعلیم کو کب تک تبدیل کر کے مساوی اور بامقصد تعلیم کا ٹارگٹ پورا کیا جائیگا؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ تعلیم کے شعبہ کو سکولز، کالجز، سپیشل ایجوکیشن اور لٹریسی جیسے شعبوں میں تقسیم کرنے سے بہتری آنے کی بجائے، انحطاط کا شکار ہو گیا ہے؟

(و) ضلع پاکپتن کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں رجسٹرڈ یا غیر رجسٹرڈ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں ان پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی فیس کیا ہے، اس کی تفصیل مع نام ادارہ سے آگاہ فرمائیں، ان میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد کیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) تعلیمی پالیسی وفاقی حکومت بناتی ہے۔صوبہ پنجاب وفاقی حکومت کی طرف سے مرتب کردہ تعلیمی پالیسی پر عمل کرتا ہے۔تاہم حکومت پنجاب کی موجودہ تعلیمی پالیسی کوالٹی ایجوکیشن ہے جس کے تحت تعلیم کے شعبہ سے متعلقہ تمام امور کا جائزہ لینا اور تعلیمی معیار میں بہتری اور تمام ایسے بچوں کو جو اس وقت سکول سے باہر ہیں ان کو سکولوں میں لانا شامل ہے۔

(ب) وفاقی حکومت کی طرف سے تعلیمی پالیسی 1998 سے 2010 ترتیب دی گئی ہے جس پر صوبہ پنجاب میں عمل کیا جا رہا ہے تاہم اس تعلیمی پالیسی کو مرتب کرنے میں صوبہ پنجاب نے اہم اور مؤثر کردار ادا کیا۔

(ج) حکومت پنجاب طبقاتی نظام تعلیم کے خلاف ہے اور یکساں نظام تعلیم رائج کرنے کی خواہاں ہے۔تاہم اس پر بتدریج ہی عمل کیا جا سکتا ہے تاکہ یہ لاکھوں طلباء طالبات جو مختلف نظام تعلیم کے تحت تعلیم حاصل کر رہے ہیں تبدیلی سے متاثر نہ ہوں تعلیمی نظام میں بہتری کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔عوامی نمائندگان کی سربراہی میں ایلیمنٹری تعلیم اور دیگر شعبوں میں اصلاحات تجویز کرنے کے لئے ٹاسک فورسز قائم کر دی گئی ہیں جو نظام تعلیم میں اصلاحات تجویز کرنے کے لئے حکومت کو سفارشات پیش کریں گے۔

(د) پورے تعلیمی نظام کو فرسودہ کہنا درست نہ ہو گا۔تاہم تعلیمی نظام کو جدید تقاضوں کے مطابق لانے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جا رہے ہیں جبکہ تعلیمی شعبہ میں بھی یہ on going process ہے۔

(ہ) حکومت نے کام کے زیادہ پھیلاؤ اور بہت زیادہ حجم کے پیش نظر اور کارکردگی بڑھانے کے لئے اسے مختلف شعبوں میں تقسیم کیا ہے۔حکومت کے اس اقدام سے مختلف شعبوں کی کارکردگی میں بہتری پیدا ہوئی ہے۔

(و) ضلع پاکپتن میں اس وقت کل پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی تعداد 222 ہے جس میں سے 192 پرائیویٹ تعلیمی ادارے رجسٹرڈ ہیں اور 30 غیر رجسٹرڈ ہیں۔پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی طرف سے وصول کی جانیوالی فیسوں کی تفصیل اور ان کے نام ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سیالکوٹ، بجوات میں گرلز کالج کے قیام کا معاملہ

*947: محترمہ محمودہ چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ کا علاقہ بجوات جو تقریباً 86 دیہات پر مشتمل ہے اور آج تک وہاں گرلز کالج کا قیام عمل میں نہیں آیا؟

(ب) کیا حکومت پنجاب گرلز کالج کے قیام کے سلسلے میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) 1996 میں علاقہ بجوات کے ایک رہائشی نے 40 کنال رقبہ برائے تعمیر گرلز کالج پھوکلیان بطور عطیہ دیا رقبہ محکمہ تعلیم کے نام منتقل ہو چکا ہے۔وفاقی حکومت نے حکومت پنجاب کو بذریعہ لیٹر نمبر PM,s sect U.O. No. (JS(P)/Misc/NA-III/7819/796/DS(NP-1) بوساطت ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان وفاقی وزیر برائے خاندانی منصوبہ بندی حکومت پاکستان برائے تعمیر محترمہ بے نظیر بھٹو شہید خواتین ڈگری کالج کے قیام کے لئے 50:50 حصہ داری کی بنیاد پر رقم فراہم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔اس ضمن میں ضلعی آفیسر تعلیم (کالجز) کے دفتر نے زمین کے کاغذات مع چٹھی نمبر 800 بتاریخ 28-03-09 محکمہ بلڈنگ کو بھجوائے ہیں تاکہ rough cost estimate) تیار ہو جسے بعد ازاں PC-1 کی شکل میں محکمہ اعلیٰ تعلیم کے (criteria) کے مطابق تیار کر کے منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

ڈی ای او سیالکوٹ آفس میں درجہ چہارم کے ملازمین کی بھرتی کی تفصیلات

*975: جناب لیاقت علی گھمن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ تعلیم میں دسمبر 2007 تا حال کس کس دورانیہ کے لئے ملازمتوں پر پابندی رہی اور کب ختم ہوئی، پابندی لگنے اور ختم ہونے کے احکامات فراہم کریں؟

(ب) ڈی ای او (ایس ای) سیالکوٹ کے توسط سے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران درجہ چہارم کے ملازمین کن کن تاریخوں کو بھرتی کئے گئے، نام، ولدیت سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران جن ملازمین درجہ چہارم کو نکالا گیا ان کے نام، ولدیت اور نکالے جانے کی تاریخ وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بوگس ریکارڈ کے مطابق جن ملازمین کو نکال دیا گیا، درحقیقت وہ کام کرتے رہے ہیں اور تنخواہیں بھی خزانے سے نکلتی رہی ہیں؟

(ہ) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس فراڈ کے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ تعلیم میں بحوالہ چٹھی نمبر SO(SE-IV)234-/2007 بتاریخ 07-01-2008 کو ملازمتوں پر پابندی لگی اور SOR-IV(S&GAD)10-1/2003 بتاریخ 03-02-2009 پابندی ہٹالی گئی۔ نوٹیفکیشن ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) 87 ملازمین درجہ چہارم بھرتی کئے گئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بھرتی شدہ ملازمین میں سے کسی ملازم کو نہیں نکالا گیا۔

(د) جز(ج) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) جز(ج) کے جواب کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

ستمبر 2007 سے تا حال ڈی ای او آفس سیالکوٹ میں بھرتی کی تفصیلات

*976: جناب لیاقت علی گھمن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دسمبر 2007 تا حال ڈی ای او (ایس ای) سیالکوٹ کے توسط سے بھرتی ہونے والے درجہ چہارم کے ملازمین کے نام، ولدیت، ڈومیسائل اور پتاجات فراہم کریں؟
(ب) اگر مذکورہ بھرتی سے قبل قواعد کے مطابق اخبار میں مشتہر کیا گیا تو اس کی نقل اگر مشتہر نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ امیدواروں کی درخواستوں کی وصولی کا اندراج دوران بین بھرتی کرنے کے لئے روزمرہ کے ڈاک رجسٹرڈ میں نہیں کیا گیا؟
(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو درخواستوں کی وصولی کے لئے علیٰحدہ رجسٹر بنانے کی وجوہات بیان فرمائیں؟
(ہ) کیا حکومت اس بے قاعدگی پر ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) 87 ملازمین درجہ چہارم کے نام، ولدیت، ڈومیسائل اور پتاجات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) بھرتی سے قبل قواعد کے مطابق اخبار میں اشتہار دیا گیا۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) امیدواروں کی درخواستوں کی وصولی کا اندراج متعلقہ رجسٹر میں ہی کیا گیا ہے۔
(د) درخواستوں کی وصولی کے لئے علیٰحدہ رجسٹر نہ بنایا گیا ہے۔
(ہ) اگر بے قاعدگی کا کوئی مرتکب پایا گیا تو ان کے خلاف ضرور کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

نیا سکول کھولنے کے لئے دو کنال اراضی کی شرط نرم کرنے کا معاملہ

*1019: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت نئے سکول کھولنے کے لئے کم از کم دو کنال زمین ہونا لازمی ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے بڑے شہروں میں اراضی کی قیمت لاکھوں روپے فی کنال ہونے کی وجہ سے حکومت کو نئے سکول کھولنے میں کافی مشکلات کا سامنا ہے؟
(ج) کیا حکومت اس پالیسی میں نرمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) نئے پرائمری سکول کے اجراء کے لئے پہلے کم از کم دو کنال رقبہ کی کمیونٹی کی طرف سے مفت فراہمی کی شرط تھی۔ حکومت نے اب رقبہ کی تعداد میں کمی کر دی ہے۔ نئی پالیسی کے مطابق شہری علاقوں کے لئے کمیونٹی کو دس مرلہ سے ایک کنال تک مفت رقبہ فراہم کرنا ہوگا۔ جبکہ دیہاتی علاقوں کے لئے ایک کنال رقبہ مفت فراہم کرنا ہوگا۔ بشرطیکہ ایک کلومیٹر radius کے اندر دوسرا سرکاری سکول قائم نہ ہو۔

(ب) نئے سکول کے اجراء کے لئے حکومت نے مطلوبہ رقبہ میں کمی کر دی ہے۔ جس کی تفصیل اوپر ضمن الف میں بیان کر دی گئی ہے اگر کمیونٹی نئے سکول کا اجراء چاہتی ہے تو اسے مطلوبہ رقبہ فراہم کرنا ہوگا۔ تاہم ناگزیر حالات میں تعمیر کے منصوبہ میں زمین بازاری قیمت پر ایکوائر کی جا سکتی ہے۔

(ج) جواب اوپر دے دیا گیا ہے۔

پنجاب کے سکولز میں اساتذہ کی موجودہ و مطلوبہ تعداد کی تفصیلات

*1022: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز میں اساتذہ کی تعداد کم ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت اساتذہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ 34054 اساتذہ بھرتی کر رہی ہے، جو دو ماہ تک مکمل ہو جائے گی۔ پالیسی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول غازی آباد لاہور کینٹ کے مسائل

*1039: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ علاقہ غازی آباد لاہور کینٹ میں واحد گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں داخل بچیوں کی تعداد2500 سے زیادہ ہے، کلاس وار تعداد بتائی جائے اور سکول میں فرنیچر بھی بچیوں کی تعداد کے لحاظ سے کم ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد سے کہیں کم سٹاف کام کر رہا ہے کیا حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقے کے واحد سکول میں اب تک کوئی بھی سائنس ٹیچر نہ ہے، جس کی وجہ سے بچیوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ آرٹس مضامین رکھیں یا پرائیویٹ سائنس ٹیچر معاوضے پر بلایا جاتا ہے جس کا خرچہ بچیوں سے وصول کیا جاتا ہے، کیا حکومت مذکورہ مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ سکول کی کل تعداد 1729 طالبات پر مشتمل ہے کلاس وار مندرجہ ذیل ہے۔

Class	I	II	III	IV	V	VI	VII	VIII	IX	X	Total
Enrollment	224	107	149	121	136	239	177	167	253	156	1729

فرنیچر کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس مالی سال میں اس سکول کے لئے پانچ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ کیونکہ منظور شدہ اسامیوں کے مطابق سٹاف پورا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ سکول میں سائنس ٹیچر موجود ہے اور سائنس کی تعلیم باقاعدگی سے دی جا رہی ہے۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول برتھ شرقی میانی ضلع سرگودھا کے مسائل

*1073: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گاؤں برتھ شرقی میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں طالبات کی تعداد کلاس وار کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا صرف دو کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں باتھ روم تو ہیں مگر وہ ناقابل استعمال ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں میں بجلی موجود ہے مگر سکول ہذا میں بجلی نہیں ہے؟
(ہ) کیاحکومت پنجاب ایجوکیشن سیکٹرز ریفارمز پروگرام کے تحت سکول ہذا کے مذکورہ مسائل حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں توکب تک،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) طالبات کی تعداد کلاس وار مندرجہ ذیل ہے۔

ادنیٰ	اعلیٰ	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	میزان
22	11	10	09	05	06	63

(ب) جی ہاں! سکول ہذا میں 2 کمرے ہیں۔
(ج) سکول ہذا میں 2 لیٹرین موجود ہیں اور قابل استعمال ہیں۔
(د) جی ہاں! گاؤں میں بجلی ہے سکول ہذا میں بجلی نہ ہے۔
(ہ) تحصیل بھلوال ایجوکیشن آفس نے missing facilities کے ضمن میں مذکورہ سکول کی بجلی کی ڈیمانڈ کی ہے۔ بجلی کی فراہمی کے لئے بیس ہزار روپے مختص کردیئے گئے ہیں پراسیس مکمل کرنے پر بجلی کا بندوبست کردیاجائیگا۔

گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول برتھ مشرقی میانی ضلع سرگودھا کے مسائل

*1076: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول گاؤں برتھ شرقی میانی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں طالبعلموں کی تعداد کلاس وائز کتنی ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا صرف دو کمروں پر مشتمل ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں باتھ روم تو ہیں مگر وہ ناقابل استعمال ہیں؟
(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں میں بجلی موجود ہے مگر سکول ہذا میں بجلی نہیں ہے؟
(ہ) کیاحکومت پنجاب ایجوکیشن سیکٹرز ریفارمز پروگرام کے تحت سکول ہذا کے مذکورہ مسائل حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں توکب تک،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولزایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) بوائز پرائمری سکول کی تعداد کلاس وار مندرجہ ذیل ہے۔

ادنیٰ	اعلیٰ	دوئم	سوئم	چہارم	پنجم	میزان
14	16	06	05	05	02	48

(ب) جی ہاں! سکول ہذا میں 2 کمرے ہیں۔

(ج) جی نہیں! سکول ہذا میں 2 باتھ روم موجود ہیں اور قابل استعمال ہیں۔

(د) گاؤں میں بجلی ہے لیکن سکول میں نہ ہے تاہم ہیڈ ماسٹر نے بجلی کنکشن کے لئے واپڈا کو درخواست دے رکھی ہے۔

(ہ) اس سکول میں صرف بجلی موجود نہ ہے متعلقہ ہیڈ ماسٹر نے ڈیمانڈ نوٹس کے لئے درخواست دے رکھی ہے جونہی ڈیمانڈ نوٹس موصول ہوگا سکول کونسل کے ذریعے سکول ہذا میں بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

ضلع سرگودھا میں اپ گریڈ کئے گئے سکولوں کی تفصیل

*1099: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 2002 تا 2006 کتنے سکول اپ گریڈ کئے گئے، سکول کا نام اور مکمل تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) کیا اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی عمارات مکمل ہو گئی ہیں اگر ہوئی ہیں تو ہر سکول کی عمارت پر کتنی لاگت آئی ہے اور کیا تعمیر سے قبل ٹینڈر طلب کئے گئے تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا اپ گریڈ ہونے والے سکولوں میں عملہ تعینات کر دیا گیا ہے، سکول وائز عملہ کی تعداد مع نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(د) اگر اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی عمارات مکمل نہیں ہوئیں تو کب تک مکمل ہو جائیں گی اور اب تک عمارتیں مکمل نہ ہونے میں کیا رکاوٹیں ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 2002 تا 2006، 156 سکولز اپ گریڈ کرنے کی منظوری دی گئی ہے ان سکولوں کے نام اور مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اپ گریڈ ہونے والے 156 سکولوں میں سے 92 سکولوں کی عمارات مکمل ہو گئی ہیں۔ ہر سکول کی عمارت پر آنے والی لاگت اور ٹینڈر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان میں سے 78 مدارس میں عملہ تعینات ہو چکا ہے اور 14 مدارس کی SNE منظوری کے مراحل میں ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن 64 مدارس کی عمارات نا مکمل ہیں ان کے فنڈز دستیاب ہیں اور DDSC کے ذریعے تخمینہ لاگت Revised کرنے کے بعد تعمیر کا کام جاری ہے۔ انشاء اللہ یہ عمارات جلد مکمل ہو جائیں گی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری سکولز میں دو شفٹوں میں تعلیم کی فراہمی کی تفصیلات

*1104: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری سکولز میں طلباء و طالبات کو دو شفٹوں کے ذریعے تعلیم فراہم کی جاتی ہے جن کے اوقات صبح اور دوپہر کے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکنڈ شفٹ کے طلباء وطالبات کو کافی دیر تک سکول میں بیٹھنا پڑتا ہے کیونکہ این جی اوز نے اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے لئے سرکاری سکولوں پر قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرائیویٹ این جی اوز سرکاری فرنیچر، بجلی اور عمارت استعمال کر کے پرائیویٹ طلباءوطالبات کو وظیفے کے نام پر مختلف ریفریشر کورسز کرواتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ این جی اوز کی طرف سے ریفریشر کورسز کروانے کے لئے اعلیٰ حکام سے کوئی اجازت نہ لی گئی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا حکم نامہ جاری ہوا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان نام نہاد این جی اوز کے خلاف کوئی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب کے چند اضلاع میں سیکنڈ شفٹ سکولوں کا اجراء کیا گیا ہے ان سکولوں میں طلباء وطالبات کو صبح اور دوپہر کے اوقات میں زیور تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے صبح کے وقت فرسٹ شفٹ سکول اور دوپہر کے وقت سیکنڈ شفٹ سکول اسی عمارت میں قائم ہیں جن میں الگ الگ شفٹوں میں طلباء وطالبات تعلیم حاصل کرتے ہیں دونوں شفٹوں کے الگ الگ اوقات مقرر ہیں ان سکولوں میں این جی اوز کا عمل دخل نہ ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے حکومت کے منظور شدہ پروگرام (C.P.P) کے تحت باقاعدہ منظوری کے بعد دوپہر کے سکولوں کے اجراء کی منظوری دی گئی ہے یہ ادارے سرکاری سکولوں کی عمارت اور فرنیچر وغیرہ سکولوں کے بند ہونے کے بعد استعمال کرتے ہیں بعض اضلاع میں N.G.Os اور دیگر پرائیویٹ اداروں نے سکولوں کو ضلعی حکومت کے ساتھ تحریری معاہدہ کے نتیجہ میں adopt کیا ہے۔ دو N.G.Os Intel Corporation اور C.A.R.E دوران تعطیلات موسم گرما بالترتیب اساتذہ کو کمپیوٹر کے استعمال کی ترتیب اور پیشہ ورانہ تربیت دیتے ہیں۔

(د) درست نہ ہے جزہذا کا جواب ضمن (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(ہ) جزہذا کا جواب ضمن (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

لاہور میں شیلٹر لیس سکولز کی تعداد ودیگر تفصیلات

*1108: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں شیلٹر لیس سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ سکول کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان شیلٹر لیس سکولوں کو عمارت فراہم کرنے یا ان کے عملہ کو دیگر تعلیمی اداروں میں کھپانے میں کیا رکاوٹیں ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) کل 25 سکولز ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں سے کچھ سکولز مختلف سکولز میں شفٹ کئے گئے ہیں، جبکہ سٹاف کو دوسرے سکولوں میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ کمشنر اور ڈی سی او لاہور کی ہدایت کے مطابق ان سکولوں کو عمارت / زمین مہیا کرنے کے لئے درج ذیل طریق کار وضع کیا گیا ہے۔

1۔ سرکاری زمین کی صورت میں صرف بلڈنگ کے لئے A.D.P میں سے بلڈنگ کی فراہمی

2۔ سرکاری جگہ کی عدم دستیابی کی صورت میں نزدیکی بوائز یا گرلز سکول میں بلاک تعمیر کر کے سکول کو عمارت کی فراہمی

3۔ کمیونٹی کی طرف سے زمین کے عطیہ کی صورت میں A.D.P میں بلڈنگ کی تعمیر
4۔ زمین کی خرید کر کے A.D.P میں بلڈنگ کی تعمیر

درج بالا طریق کار کے مطابق سروے مکمل کر کے اس سال کی 10۔2009 A.D.P میں سکیمیں بنادی گئی ہیں اور اس سال تمام شیلٹر لیس سکولوں کی جگہ اور بلڈنگ مہیا کر دی جائے گی۔

گورنمنٹ ہائی سکول ملیار ضلع جہلم کے مسائل

*1148: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کی بلڈنگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مذکورہ سکول کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے 2002 سے 2008 تک جو بھی فنڈز منظور ہوئے اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ملیار میں سائنس ٹیچر نہیں ہے کیا حکومت سائنس ٹیچر سکول میں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں میٹھے پانی کا انتظام نہیں ہے کیا حکومت سکول میں میٹھے پانی کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔ 1992 کے سیلاب میں سکول کی عمارت کو نقصان پہنچا۔ سکول کے کل گیارہ کمروں میں سے نو کمرے مرمت طلب ہیں۔ اس وقت ایک ہال، دو کمروں اور سائنس لیبارٹری کو کلاس روم کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

(ب) سکول ہذا میں سائنس لیب کی تعمیر کے لئے 2004 میں 680000 روپے کے فنڈز جاری ہوئے اور مورخہ 05۔01۔21 کو کام مکمل ہوا۔ سال 09۔2008 سکول میں سہولیات کی فراہمی فیز IV پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام میں شامل کر کے 6.650 ملین کا تخمینہ لگا کر DDC کی میٹنگ میں مورخہ 2009۔6۔08 منظوری ہو چکی ہے۔ administrative approval جاری ہونے پر جلدی کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) یکم مئی2009 سے ایک کوالیفائیڈ سائنس ٹیچر ہائر کر لیا گیا ہے۔ جسے فروغ تعلیم فنڈ سے تنخواہ دی جائیگی۔ یہ تقرری عارضی طور پر کی گئی ہے گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق نئی تقرریاں جلد مستقل طور پر ہو جائیں گی۔

(د) سکول کے علاقہ میں زیر زمین پانی کڑوا ہے کچھ فاصلہ پر میٹھے پانی کی سپلائی لائن گزر رہی ہے، وہاں سے نئی پائپ لائن بچھا کر میٹھے پانی کا انتظام کر لیا گیا ہے۔

پی پی۔9راولپنڈی کے تعلیمی اداروں، بلڈنگز اور فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1181: چودھری محمد ایاز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔9راولپنڈی، گرلز/بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کون کون سے اپنی بلڈنگ میں اور کون کون سے کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ سکولوں کو آخری گرانٹ کب اور کتنی فی سکول کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی تھی؟

(د) کتنے سکول بغیر عمارات کے کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت، پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت بغیر عمارات کے سکولوں کی عمارات تعمیر کرنے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پی پی۔9 راولپنڈی میں واقع گرلز/بوائز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فہرست (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فہرست (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ایسا کوئی سکول نہیں ہے۔ تمام سکول سرکاری یا کرایہ کی عمارت میں چل رہے ہیں۔

(ہ) بغیر عمارت کے کوئی سکول کام نہیں کر رہا ہے۔ البتہ جو سکول کرائے کی عمارت میں کام کر رہے ہیں زمین کی فراہمی پر ان سکولوں کی سرکاری عمارات تعمیر کی جاسکتی ہیں۔

ولید پبلک سکول مرید کے کلاس دہم کے طلباء کے داخلوں کا مسئلہ

*1193: محترمہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ولید پبلک سکول کالا خطائی تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ میں واقع ہے اور اس سکول کی کلاس دہم کے (لڑکے اور لڑکیاں) جن کی تعداد تقریباً 45 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال 08-2007 میں صرف 20 بچوں کا داخلہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کو بھیجا گیا اور تقریباً 25 بچوں کا داخلہ نہیں بھیجا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کلاس دہم کے سارے بچوں سے داخلہ فیس وصول کر لی گئی تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن بچوں کا داخلہ نہیں بھیجا گیا ان کا تعلیمی سال ضائع ہو گیا؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے پرائیویٹ سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) کالا خطائی تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ میں ولید پبلک سکول نام کا کوئی ادارہ نہ ہے جبکہ مطابق ریکارڈ رانا ولید ماڈل سکول کالا خطائی ہے جو بطور مڈل / ایلیمنٹری سکول رجسٹرڈ ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ رانا ولید پبلک سکول ماڈل ایلیمنٹری سکول کالا خطائی ضلع شیخوپورہ مڈل تک رجسٹرڈ ہے۔ 25 پرائیویٹ طلباء نے جو کہ رانا ولید اکیڈمی میں زیر تعلیم تھے پرائیویٹ طور پر داخلہ فارم کی فیس بنک میں جمع کروائی تھی لیکن فارم بروقت جمع نہ ہونے کی وجہ سے پرائیویٹ طلباء امتحان نہ دے سکے۔

(ج) جز (ب) کے جواب کی روشنی میں مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(د) جز (ب) کے جواب کی روشنی میں مزید تفصیل کی ضرورت نہ ہے۔

(ہ) ای ڈی او ایجوکیشن شیخوپورہ نے رانا ولید ماڈل ایلیمنٹری سکول کالا خطائی شیخوپورہ سے دفتری نمبری 1836/G-I/09 مورخہ 21-04-2009 کو بچوں کے نہم و دہم کے داخلہ کے بارے میں وضاحت طلب کی جس کے جواب میں متعلقہ پرنسپل نے بتایا ہے کہ وہ رانا ولید اکیڈمی کے تحت نہم و دہم کے پرائیویٹ طلباء کو پڑھاتے ہیں بچے اپنا داخلہ خود ہی بھیجنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں ادارہ نے صرف ان کی فارم بھیجنے میں مدد کی تھی۔

2002تا2007میں پڑھا لکھا پنجاب کے لئے فنڈز کا استعمال

*1240: محترمہ طیبہ ضمیر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال2002تا2007حکومت نے "پڑھا لکھا پنجاب" کے لئے فنڈز مختص کیا تھا تو سال وار فنڈز کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فنڈز کو بے جا اشتہاری مہم پر خرچ کیا گیا ہے جس سے اصل مقصد فوت ہو گیا؟

(ج) اشتہاری مہم پر ہونے والے خرچہ کی تفصیل بتائی جائے نیز مفت کتابوں اور سکول کی یونیفارم پر سال وار کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) اب تک کتنے طلباء وطالبات اس سکیم کے تحت مستفید ہوئے؟

(ہ) کیا حکومت پڑھا لکھا پنجاب فنڈز میں پائی جانے والی بے ضابطگیوں اور فنڈز کے خرد برد کرنے والوں کے لئے کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ایجوکیشن ریفارم پروگرام کا آغاز سال2002میں نہیں بلکہ سال04۔2003میں حکومت پنجاب اور عالمی بنک کے مالی تعاون سے ہوا تھا۔ سال04۔2003تا سال08۔2007تک کے لئے حکومت نے پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت کل35888.10ملین روپے مختص کئے تھے ان میں22543.16ملین ترقیاتی اور 13344.94ملین روپے غیر ترقیاتی فنڈز کی ذیل میں آتے ہیں۔ تفصیل گوشوارہ(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس پروگرام میں تقریباً15کروڑ روپے سالانہ تشہیر/آگاہی مہم کے لئے مختص کئے گئے جس کا مقصد عوام الناس کو تعلیم کی اہمیت اور حکومت کی طرف سے فراہم کردہ سہولتوں سے آگاہی دینا تھا۔ تین سال کے دوران یہ رقم تقریباً444303494کروڑ روپے تشہیر/آگاہی مہم پر خرچ کی گئی۔ تشہیر/آگاہی مہم ایک کمیٹی کے زیر نگرانی چلائی گئی جو کہ سیاسی تشہیر کا موجب بھی بنی۔

(ج) سال04۔2003 سے لے کر سال08۔2007 تک تشہیری/آگاہی مہم کی مد میں44 کروڑ43 لاکھ3ہزار494روپے خرچ کئے گئے۔ سال04۔2003 سے لے کر سال

2007-08 تک اس مہم پر اٹھنے والے اخراجات اور مختص کردہ فنڈ کی تفصیل گوشوارہ(Annex B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت صوبہ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں داخل شدہ طلبا و طالبات کے لئے مفت درستی کتب کی فراہمی کا آغاز سال 2004 میں کیا گیا ہے۔ پہلے سال یعنی 2004 میں کچی سے پانچویں جماعت تک تمام طلبا و طالبات کو مفت درسی کتب فراہم کی گئیں۔ دوسرے سال یعنی 2005 میں کچی سے آٹھویں جماعت تک اور اس کے بعد اگلے سال سے کچی سے دسویں جماعت تک زیر تعلیم تمام طلبا و طالبات کو مفت درسی کتب کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ سال 2004 سے لے کر سال 2008 تک اس سہولت سے استفادہ کرنے والے بچوں کی کل تعداد 59859987 ہے۔ جس کی تفصیل گوشوارہ(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ پنجاب ایجوکیشن ریفارم پروگرام کے تحت بچوں کو سکول یونیفارم مہیا نہیں کی جاتی۔

(د) سال 2004 سے لے کر سال 2008 تک اس سہولت سے استفادہ کرنے والے بچوں کی کل تعداد 58859987 ہے۔ جس کی تفصیل(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) P.E.S.R.P کے تحت فنڈز کا استعمال مکمل قواعد و ضوابط کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہر سال آڈٹ کیا جاتا ہے اور فنڈز کے استعمال میں کسی قسم کی بے ضابطگی یا خورد برد نہیں ہوئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

گورنمنٹ پرائمری سکول بستی مورن رحیم یار خان کی اپ گریڈیشن

89: مخدوم سید احمد محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول بستی مورن تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کافی عرصہ سے پرائمری سکول چلا آرہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول سے کئی کئی کلو میٹر دور تک کوئی مڈل اور ہائی سکول نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول اپ گریڈیشن کے معیار پر پورا اترتا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول کے نزدیک تین کلو میٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ ماڈل سکول صادق آباد، گورنمنٹ ہائی سکول اجمل باغ صادق آباد، پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر 145پی اور گورنمنٹ ہائی سکول چندرامی واقع ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ سکول اپ گریڈیشن کے معیار پر پورا نہ اترتا ہے۔

(د) مذکورہ سکول کے طلبا کی تعداد اپ گریڈیشن کے معیار سے بہت کم ہے اس کے نزدیک ترین مڈل اور ہائی سکول پہلے سے موجود ہیں۔ لہذا مذکورہ سکول اپ گریڈیشن کے لئے موزوں نہ ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! غلط جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر کوئی ruling جلد از جلد دے دیں کیونکہ پچھلے ڈیڑھ سال سے متواتر غلط جوابات آ رہے ہیں اور آپ ہر دفعہ کہتے ہیں کہ سختی سے نمٹا جائے گا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب محمد محسن خان لغاری کی تحریک استحقاق نمبر 39 ہے۔ جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 25-6-2009 کو پنجاب کا پانی کم ملنے کے معاملے پر بیان دیتے ہوئے سینئر وزیر راجہ ریاض احمد نے فرمایا کہ میں یہ ensure کرتا ہوں کہ پنجاب کا ایک کیوسک پانی بھی کاٹا گیا تو میں ہاؤس میں استعفیٰ دے دوں گا۔ وزیر موصوف نے یہ بھی فرمایا تھا کہ پنجاب کا پورا پانی آج بھی مل رہا ہے اور کل بھی مل رہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ تھوڑا صبر کریں۔ سینئر منسٹر صاحب یہاں تشریف فرما نہیں ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا میں بولوں یا ان کا انتظار کرنا ہے؟

جناب سپیکر: بہتر تو یہی ہے کہ وہ آ جائیں اور آپ پھر بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اتنے دن انتظار کر لیا ہے تو مزید انتظار بھی کر لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے تحریک استحقاق کے بارے میں پرسوں گزارش کی تھی۔ آپ نے آج اس پر ہاؤس کو کچھ بتانا تھا۔ میں آپ کی توجہ صرف اس لئے چاہتا ہوں کہ تحاریک استحقاق اسی طرح آتی رہیں گی۔ آپ نے پرسوں بڑی مہربانی فرمائی تھی اور تحریک استحقاق کے بارے میں فرمایا تھا کہ میں اس کو چیمبر میں discuss کروں گا۔ کل وزیر قانون بھی تشریف لائے اور وہ معاملہ discuss کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں اور آپ کو پتا ہے کہ شخصیات ادارے بناتی ہیں۔ یہ پورا ہاؤس آپ کو بہت sovereign دیکھنا چاہتا ہے۔ میرا تحریک استحقاق کے حوالے سے کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے۔ میری کوئی تحریک استحقاق ہے اور نہ انشاء اللہ ہو گی لیکن میں آپ کو بہت powerful دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ صرف سیکشن 74 پڑھ لیں۔ وزیر قانون صاحب نے اس پر اپنے جن تحفظات کا اظہار کیا ہے میں اس سے agree کرتا ہوں۔ وزیر قانون صاحب کی سوچ بالکل positive ہے، فرض کریں کہ اگر writs 100 آتی ہیں اور alimony میں 80 فیصد writs خارج ہو جاتی ہیں تو 20 فیصد کو تو ریلیف ملتا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جو معزز ممبر آپ کو fax کے ذریعے یا کسی طرح اطلاع دے۔ میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں کہ آپ کو اختیار ہے۔

جناب سپیکر: آپ نہ پڑھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کے اندر جو لفظ "may" ہے وہ آپ کو پہاڑ سے زیادہ بڑے اختیارات دیتا ہے۔ آپ اس ہاؤس کی sovereignty کے لئے اسے کیوں استعمال نہیں کرنا چاہتے؟ یہ تمام ممبران اسی طرح تحاریک استحقاق دیتے رہیں گے اور کچھ نہیں بنے گا۔ میں آپ کو آج ایک اور بات بتاتا ہوں کہ تحریک استحقاق کے اوپر بات کرنے کے بعد مجھے ان دوستوں نے بھی فون پر کہا کہ علاؤالدین ہم تمھارا کام تو کرتے ہی ہیں تم نے ساری بیوروکریسی کو کہا ہے۔ اللہ ان کو سلامت رکھے

میرا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے لیکن جب میں اپنے بھائی اور خواتین اراکین کے واقعات سنتا ہوں تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ آپ please ایسا کر دیں کہ جب آپ کے پاس کوئی تحریک استحقاق آئے تو آپ 24 گھنٹے کے اندر اندر اس کی کاپی متعلقہ آفیسر جس کے خلاف تحریک استحقاق آئی ہو، کو بھجوائیں کیونکہ پتا نہیں استحقاق کمیٹی کب ہوگی، نہیں ہوگی یا کیا کرے گی؟ خدارا! آپ اس ہاؤس کو sovereign بنائیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اپنی طاقت کو استعمال کریں، اس کا احساس کریں اور اس پر ruling دیں۔ میں آج آپ کو ایک اور بات بتا دوں کہ اگر آپ نے اپنے اس ہاؤس کا ساتھ نہ دیا تو تاریخ میں لکھا جائے گا۔ یہاں کبھی سر چھوٹو رام تھا جہاں پر آج میرے جیسا ناچیز بندہ آیا ہے اور آپ جیسے لوگ آئے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ایم این ایز اپنے لئے پلاٹس کا کوٹا مانگ سکتے ہیں تو ایم پی ایز کیوں نہیں مانگ سکتے؟ خدا کی قسم! مجھے پلاٹ نہیں چاہئے، میرے پاس لاہور میں بہت گھر ہیں لیکن اس ہاؤس کے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کا لاہور میں کوئی گھر نہیں ہے لہذا ان کو یہاں گھر بنانے کے لئے lease پر زمینیں ملنی چاہیئں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہاں بہت سے ممبر ایسے بھی ہیں جو پلاٹوں کے پیسے بھی نہیں دے سکیں گے اس لئے non transferable lands دی جائیں تاکہ وہ اپنا گھر بنا لیں۔ اس کے لئے زمینیں کہاں سے آئیں گی، میں بتا سکتا ہوں کہ زمینیں کہاں پر میسر ہیں اور مفت میسر ہیں۔ اس کے لئے ایم این ایز بات کر سکتے ہیں لیکن ہم نہیں کر سکتے۔ میں نے پرسوں اپنے بھائی راجہ ریاض صاحب سے بات کرنے کی کوشش کی تھی کہ دس ہزار حاجی آپ اور بھیج رہے ہیں، ہمیں پانچ پانچ حاجی کا کوٹا دے دیں مفت نہیں پیسوں سے دے دیں لیکن راجہ ریاض صاحب جلدی میں تھے، چلے گئے۔ خدا کے لئے ہاؤس کو sovereign بنائیں۔ میں اپنے ایسے بھائیوں کو جانتا ہوں جن کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہیں کہ وہ اپنا گھر بنا سکیں، کیا ان کا لاہور میں گھر بنانے کا حق نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑے اختیارات دیئے ہیں اور میں آپ کو powerful دیکھنا چاہتا ہوں اسی لئے میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: قوانین اور قواعد و ضوابط جس چیز کی مجھے اجازت دیتے ہیں وہ میں یقیناً کروں گا لیکن ان کے باہر میں نہیں جا سکتا۔

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! لغاری صاحب نے تحریک استحقاق پیش کی تو اُس دوران سینئر وزیر راجہ ریاض صاحب کے حوالے سے آپ نے استفسار کیا تو میں نے گزارش کی کہ وہ ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے ہیں لیکن جب وہ ہاؤس کے اندر تشریف لائے تو اُن کے ایک بازو پر کوٹ تھا۔ میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں لیکن اس ایوان کا احترام سب شخصیات سے بلند و بالا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کوٹ پہن لیا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! یہ dressing room نہیں ہے، ایک ایوان ہے اور ہمارا یہ role model ہے جس سے ہم نے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ آپ کی observation اس پر آئے کہ اس ہاؤس کے اندر کوئی بھی معزز رکن اپنے wearing apron کو تبدیل نہ کرے۔ اگر اس کو اس انداز میں کریں گے تو اس ہاؤس کا تقدس مجروح ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کیا ہوا تھا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اٹھ اٹھ کر ہم اس طرح criticize کریں۔ میں نے تو رانا صاحب کو کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ اپنی جیب سے کنگھی نکالتے ہیں اور اپنی مونچھوں پر کنگھی کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ کوئی dressing room نہیں ہے۔ واقعی آپ کو ان سب کو دیکھنا چاہئے، equal rules سب کے لئے ہوتے ہیں صرف راجہ ریاض صاحب کے لئے نہیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اصل میں بات یہ ہے کہ راجہ صاحب کے متعلقہ بات تھی۔ جب ان کو پتا چلا کہ ہاؤس میں ان کے متعلقہ بات ہو رہی ہے تو پھر وہ تیزی سے آئے۔ اگر اس میں تھوڑی غلطی ہو گئی ہے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ اب تحریک استحقاق کا وقت ہے۔ جی، لغاری صاحب! راجہ صاحب تشریف لے آئے ہیں اور رانا صاحب بھی بیٹھے ہیں، آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! راجہ صاحب کا یہاں پر کپڑے بدلتے ہوئے آنا بھی ایسا ہے کہ وہ اس ایوان کو serious نہیں لیتے، غلط بیانیاں کرتے ہیں، ذاتی attack کرتے ہیں، ذاتی بدتمیزیاں کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: No, No بدتمیزی کا لفظ آپ استعمال نہیں کر سکتے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وہ نہیں کرتے؟ آپ اس بات کے منصف ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں کرتے۔ اگر کوئی بات کرتا ہے تو میں اس کا نوٹس لیتا ہوں۔ آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

پنجاب کے نہری پانی کے حصہ میں کمی کے سلسلے میں غلط اعداد و شمار کی فراہمی

جناب محمد محسن خان لغاری: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 25-6-2009 کو پنجاب کو پانی کم ملنے کے معاملے پر بیان دیتے ہوئے سینئر وزیر راجہ ریاض احمد نے فرمایا کہ میں یہ ensure کرتا ہوں کہ پنجاب کا ایک کیوسک پانی بھی اگر کاٹا گیا تو میں ہاؤس سے استعفیٰ دے دوں گا۔ وزیر موصوف نے یہ بھی فرمایا تھا کہ پنجاب کو پورا پانی آج بھی مل رہا ہے اور کل بھی مل رہا تھا اور انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ پانی کی کمی اگلے دو دنوں میں پوری ہو جائے گی۔ لہذا کسی قرارداد کی ضرورت نہیں ہے تو اعداد و شمار لف ہیں جو جنوبی پنجاب کے پانی کی کٹوتی کا ثبوت ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سینئر وزیر نے ایوان میں دانستہ طور پر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ جہاں تک ایک وزیر کے خلاف تحریک استحقاق منظور ہونے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں، میں آپ کی توجہ Punjab Assembly Decisions of the Chair 1947 to 1999 کے صفحہ نمبر 260 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں Ruling No. 234, 235 and 236 جس میں دانستہ طور پر غلط بیانی اور ہاؤس کو گمراہ کرنے کی صورت میں گزشتہ معزز سپیکر صاحبان نے اس کو استحقاق کے مجروح ہونے کی وجہ قرار دیا ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے جو جواب موصول ہوا ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ زیر بحث تحریک استحقاق کے سلسلے میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اِرسا پنجاب کے پانی کا حصہ دریاؤں میں موجود پانی کی دستیابی میں سے متعین کرتا ہے۔ اس سال جون کے مہینے میں دریائے سندھ اور کابل میں پانی کا بہاؤ بہت کم رہا اور 20 جون کو تربیلا ڈیم بھی خالی ہو گیا۔ چنانچہ اِرسا نے 20۔ جون 2009 کو پانی کی کمی کا جائزہ لیتے ہوئے صوبہ سندھ اور پنجاب کے لئے مندرجہ ذیل حصے متعین کئے۔ اس کی ساری تعداد کیوسکس میں دی گئی ہے جس میں پنجاب 39 ہزار 7 سو ہے، مقررہ حصہ 27 ہزار ہے اور اس کی ratio 32 فیصد ہے۔ اسی طرح سے ایک لاکھ 70 ہزار میں سے ایک لاکھ 16 ہزار ہے اور اس کی ratio بھی 32 فیصد ہے۔ پانی کی 32 فیصد کمی کو مناسب طریقے سے پنجاب کی نہروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ دریائے سندھ اور کابل میں پانی کی صورتحال 26۔ جون 2009 سے بہتر ہونا شروع ہو گئی ہے اور جنوبی پنجاب کی تمام نہریں آہستہ آہستہ 2۔ جولائی 2009 تک full supply یا ضروریات کے مطابق بڑھا دی گئی ہیں۔ چنانچہ ارسا نے دریائے سندھ اور دریائے کابل کے دستیاب پانی میں سے صوبہ پنجاب کا صحیح حصہ مقرر کیا اور اس میں ایک کیوسک کی بھی کمی نہیں کی گئی۔ لہٰذا اس حوالے سے سینئر وزیر/وزیر آبپاشی راجہ ریاض احمد صاحب کا بیان بالکل درست تھا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے اپنی تحریک کے ساتھ جو اعداد و شمار لگائے تھے اس میں محترمہ شازیہ مری کا بیان بھی تھا جو انہوں نے کراچی میں اِرسا کی میٹنگ کے بعد دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ تونسہ پنجند لنک کینال کا پانی کم اور اگر ضرورت پڑے تو بند کر کے سندھ کا پانی بڑھا دیا جائے گا۔ جب میں نے یہ تحریک استحقاق جمع کرائی تھی تو اس وقت یہ سارے ثبوت ساتھ لگائے تھے۔ تونسہ بیراج سے نکلنے والی تین نہریں ڈیرہ غازی خان کینال، مظفر گڑھ کینال اور تونسہ پنجند لنک کینال ہیں۔ تونسہ پنجند لنک کینال کے 14 ہزار کیوسک میں سے کاٹ کر 2 ہزار 900 کیوسک کر دیا، یہ اُس وقت کی بات ہے جب میں نے یہ بات اٹھائی تھی۔ 14 ہزار سے 2 ہزار کی کمی کیا منصفانہ ہوئی ہے؟ وزیر صاحب نے باقاعدہ صاف لفظوں میں یہ کہا تھا کہ اگر ایک بھی کیوسک کم ہوا تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔ میں نے اپنی تحریک استحقاق کے ساتھ اسمبلی کی کارروائی کا ریکارڈ بھی لگایا تھا۔ جناب وزیر موصوف نے اُس دن بھی مجھ پر بہت سارے بہتان لگائے تھے۔ یہ جواب نہ دینے اور بات کو گول مول کر کے اس ہاؤس کو جلسہ گاہ بنا کر avoid کرنے والی بات ہے۔ آپ بار بار یہ دیکھ رہے ہیں اور اس بات کے شاہد ہیں کہ اسمبلی کے

اندر غلط جواب آ رہے ہیں۔ پچھلے پونے دو سال سے مستقل غلط جواب آ رہے ہیں اور ہر جواب پر بحث ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: جی راجہ صاحب! ذرا تحمل سے۔۔۔(قہقہے)

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ پنجاب اور سندھ کا 32/32 فیصد حصہ ہے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ کراچی میں ارسا کی جو میٹنگ ہوئی ہے اس میں پنجاب کا پانی کاٹ کر سندھ کو دیا گیا ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ پنجاب کا پانی کاٹ کر سندھ کو نہیں دیا گیا۔ ارسا میں پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کا نمائندہ ہے۔ اس کے علاوہ وفاق کا بھی ایک نمائندہ ہے۔ یہ پانچ آدمی بیٹھتے ہیں ان میں سے ایک چیئرمین ہوتا ہے اور پنجاب کا جو نمائندہ ہے وہ پنجاب کا دفاع کرتا ہے۔ میں نے اس دن بھی یہ کہا تھا کہ پنجاب کے نمائندے کے ذمہ یہ بات ہے کہ کسی جگہ پر ارسا ہمارے ساتھ زیادتی نہ کرے۔ ہمارا جو پنجاب کا ممبر ہے اس نے آج سے پانچ دن پہلے مجھے آکر کہا کہ ایک میٹنگ منگل والے دن ہونی ہے اور چانس ہے کہ چیئرمین ارسا جو کہ ریٹائر ہو رہا ہے ہو سکتا ہے کہ سارے ممبر زمل کر پنجاب کے ساتھ زیادتی کریں۔ چونکہ ہر میٹنگ میں ہمارا پنجاب کا نمائندہ ہوتا ہے اور وہ پنجاب کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔ میں نے اسی وقت وزیر اعظم صاحب کو لیٹر لکھا۔ وزیر اعظم صاحب کو فون کیا کہ ارسا کا چیئرمین ریٹائر ہو رہا ہے اس کو پابند کیا جائے کہ وہ ریٹائر ہونے سے پہلے کوئی فیصلہ نہ کرے۔ نیا چیئرمین جب آئے گا وہ اس پر میٹنگ کرے اور آپ سے منظوری لے اس کے بعد آپ اس معاملے کو دیکھیں۔ ہم ہر وقت اتنی احتیاط کرتے ہیں کہ پنجاب کے حصے کا ایک کیوسک پانی بھی ارسا کے rules سے باہر نہ جائے۔ میں نے اس دن بھی یقین دہانی کرائی تھی اور آج بھی کروا رہا ہوں کہ ارسا کے شیڈول کے مطابق پنجاب کا جو پانی ہے وہ پنجاب کو مل رہا ہے۔ جس دن نہیں ملے گا میں آپ کے ساتھ کھڑا ہو کر اس ہاؤس میں یہ بات کروں گا کہ پنجاب کا پانی آج کسی نے زبردستی لیا ہے۔ جب سے میں نے چارج لیا ہے آج تک ایک دن بھی پنجاب کا پانی ارسا کے شیڈول کے خلاف نہیں ہوا بلکہ شیڈول کے مطابق چل رہا ہے۔ جس دن نہیں چلے گا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس دن میں یہاں پر کہوں گا کہ پنجاب کا پانی کسی نے زبردستی لیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ شازیہ مری صاحبہ نے جو بیان دیا تھا۔ میں نے انہیں فون کیا کہ آپ نے یہ بیان کس حوالے سے دیا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا کہ میرے بیان کو جس طرح میں نے بات کی تھی میڈیا میں اس طرح نہیں چھپی۔ میں آپ سے معذرت چاہتی ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر

آپ کا بیان حقیقت پر مبنی ہے تو ہماری اس پر reservations ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس طرح بیان نہیں دیا۔ میں باہر نکلی تو میڈیا نے بات پوچھی۔ اگر وزیر آبپاشی بیان دیتا تو پھر تو بات تھی۔ یہ بیان شازیہ صاحبہ نے دیا ہے اور وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس حوالے سے اس طرح بات نہیں کی بات اور کی تھی چھپ اور گئی۔ اس میں میڈیا نے یہ تاثر ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ شاید پنجاب کا پانی کاٹ کر سندھ کو دیا گیا ہے۔ میں نے اس کی اس دن بھی تردید کی تھی، میں آج بھی تردید کرتا ہوں اور میں اپنے بھائی لغاری صاحب اور معزز اپوزیشن کے دیگر اراکین کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب کا پانی ہم کہیں نہیں جانے دیں گے۔ پنجاب کا حصہ ہمارے ہوتے ہوئے ایک کیوسک پانی بھی کوئی نہیں لے جا سکتا اور اگر کسی نے لینے کی کوشش کی تو اس میں کوئی اپوزیشن نہیں، کوئی حکومت نہیں ہم سب کا فرض بنتا ہے، اس پورے ہاؤس کا فرض بنتا ہے کہ ہم پنجاب کا دفاع کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم پنجاب کا دفاع کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جس میٹنگ کے حوالے سے میں نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا اس میں ارسا کا پنجاب کا نمائندہ موجود نہیں تھا۔ آپ پرانا ریکارڈ چیک کر لیں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس میٹنگ میں پنجاب کا نمائندہ موجود نہیں تھا۔ جہاں تک محترمہ شازیہ مری کے بیان کی بات کر رہے ہیں تو Associated Press of Pakistan جو کہ حکومت پاکستان کی آفیشل نیوز ایجنسی ہے یہ اس کی خبر ہے اور محترمہ شازیہ مری حکومت سندھ کی آفیشل ترجمان ہیں۔ یہی بات اگر اس طرح تھی تو راجہ ریاض صاحب اس دن یہی کچھ کہہ دیتے۔ اس دن تو انہوں نے میرے اوپر کیا کیا الزام لگائے۔ آپ اس چیز کے گواہ ہیں۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ It is not what he said but how he said it ان کے کہنے کا انداز، ان کی بدتمیزی والا ٹون، ان کی مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کہ اس کی میں تذلیل کر لوں گا اور بات گھوم پھر جائے گی۔ میری اس کے خلاف تحریک استحقاق ہے اور ان کی غلط بیانی بھی ہے۔ میں نے ثبوت بھی لگائے ہیں۔ آپ جج کی حیثیت رکھتے ہیں، مہربانی کر کے میرے ثبوتوں کو لیں، اگر میرے ثبوت جھوٹے ہیں تو مجھے سزا دیں، اگر میرے ثبوت صحیح ہیں تو مہربانی کر کے اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کریں۔ میں نے ثبوت لگائے ہیں، یہ ثبوت بھی لگائیں کہ وہاں پر ارسا پنجاب کے نمائندے نے یہ کہا ہے۔ کمیٹی میں ثبوت کے ساتھ ثبوت ٹکرائے گا تو پتا چل جائے گا۔ باقی انصاف میں آپ پر چھوڑتا ہوں، میں نے تو ثبوت دیئے ہیں یہ بھی ثبوت دیں کہ وہاں پر ارسا کا ممبر

تھااس نے یہ کہا۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ بات پرانی ہے کیونکہ اسمبلی کا اجلاس اتنے اتنے دن نہیں ہوتا۔ وہاں پر ارسا کا نمائندہ نہیں تھا اور صدر زرداری صاحب نے میٹنگ بلا کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ جناب! آپ منصف بنیں اور انصاف کا تقاضا پورا کریں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! مجھے انتہائی دکھ ہے کہ میرے بھائی کو اگر میری کسی بات سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ [*********] میری زبان سے رک نہیں سکتا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ان سے معذرت چاہتا ہوں اور میں ان کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب کا حصہ کسی نے پہلے کاٹا ہے نہ کسی نے زبردستی پانی لیا ہے، مجھے دکھ اس بات کا لگتا ہے کہ زرداری صاحب پر خوامخواہ comment کیا جاتا ہے، وہ ہمارے اس ملک کے صدر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ جو اس ہاؤس کا ممبر نہیں ہے اس کو comment نہ کریں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں معزز صدر پاکستان کی بات کر رہا ہوں۔ یہ جب ان سے بات کو منسوب کرتے ہیں۔۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ آپ تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وہ اس ملک کے صدر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: صدر رہے ہیں، اب نہیں ہیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آصف علی زرداری صاحب صدر ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ لغاری صاحب کی بات کر رہے تھے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سینئر وزیر/ وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): نہیں۔ جناب سپیکر! میں زرداری صاحب کی بات کر رہا ہوں کہ وہ صدر ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی، آپ بھی پیپلز پارٹی میں رہے ہیں۔ یہ چاروں صوبوں کی جماعت ہے اور ہم پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کو ایک نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کسی محلے یا شہر کی جماعت نہیں ہے۔ ہمارے لئے چاروں صوبے ایک حیثیت رکھتے ہیں اور یہ پیپلز پارٹی کا کوئی کارکن، جناب آصف علی زرداری تو ہمارے شریک چیئرمین ہیں ہمارا کوئی کارکن بھی یہ نہیں سوچ سکتا کہ ہم کسی صوبے کے ساتھ زیادتی کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ پنجاب ہمارا ہے آج بھی پنجاب سے پیپلز پارٹی کے 108 منتخب نمائندے یہاں اس ہاؤس میں موجود ہیں اور پنجاب کے ساتھ زیادتی کا پیپلز پارٹی تصور بھی نہیں کر سکتی۔ ہم پنجاب کے دفاع کے لئے یہاں پر موجود ہیں یہ ہماری آئینی، قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے جو ہم پوری کرنے کے لئے دن رات محنت کر رہے ہیں، تیار ہیں اور میں اس معزز ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب کا جب issue آئے گا تو پنجاب سے ہم تمام منتخب نمائندے اس پر احتجاج کریں گے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! ہم نے پیپلز پارٹی کی صفائی مانگی تھی کہ وہ چاروں صوبوں کی جماعت ہے یا ملک کی جماعت ہے اور نہ ہی ہم نے اس بحث میں پڑنے کی بات کی تھی کہ لغاری صاحب کے خاندان کے کچھ افراد پیپلز پارٹی میں رہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: وہ معذرت ہو گئی۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ۔

جناب سپیکر: : جی۔

جناب محمد یار ہراج: اگر وزیر صاحب نے معذرت کرنی تھی تو جس طرح انہوں نے بات کی تھی۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ اگر میری بات سے ان کو کوئی مسئلہ ہوا تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ اس کے بعد پھر یہ شروع ہو گئے [*******]۔۔۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ حذف ہو گئے۔ اس کے بعد معذرت پھر آئی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! ہم نوٹ یہ کرانا چاہتے ہیں کہ آپ جیسے چاہیں اس مسئلے کو حل کریں۔ اس قسم کے ذاتی attacks جس طرح انہوں نے اس دن ذاتی attack کیا تھا اور جس طرح اس ایوان میں ہو جاتے ہیں تو ہمیں ان سے گریز کرنا چاہئے۔ آپ اس ایوان اور ہم سب کی عزت کے custodian ہیں۔ آپ watch out کریں اور آپ کرتے بھی ہیں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اس مسئلے کو حل کریں اسے مزید طول نہ دیں۔ ہم نے پیپلز پارٹی کی صفائی نہیں مانگی تھی بلکہ ہم نے صرف ان کے رویے اور غلط بیانی کی بات کی تھی۔ آپ جیسے حل کرنا چاہیں وہ آپ کی صوابدید ہے۔ ہم صرف پوائنٹ آؤٹ یہ کرنا چاہ رہے ہیں کہ کوئی ممبر خواہ وہ حکومت کا ہو یا اپوزیشن کا کسی پر بھی ذاتی attacks نہیں ہونے چاہئیں اور اسے جھوٹا نہیں کہنا چاہئے اور کچھ نہیں کہنا چاہئے اور انہوں نے اس دن انہیں [***] کہا تھا۔

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ حذف کروا دیئے تھے۔

جناب احمد یار ہراج: جناب سپیکر! انہیں آپ تنبیہ کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

جناب احمد یار ہراج: جناب سپیکر! ان میں مجھے بھی شامل کر لیں اور میں بھی موجود ہوں۔

جناب سپیکر: کسی بھی معزز ممبر کی تضحیک قابل برداشت نہیں ہے۔ فی الحال میں اس کی رولنگ reserve رکھتا ہوں۔ آپ اجلاس ختم ہونے کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لائیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سارے ثبوت تو پھر ضائع گئے ناں؟

جناب سپیکر: آپ میرے پاس تشریف لائیں تو میں پھر آپ کو بتاؤں گا۔ میں نے جو بات کی ہے وہ آپ کو سمجھ آنی چاہئے۔ میں رولنگ reserve رکھ رہا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ اس کو pending کر لیں پھر۔

جناب سپیکر: رولنگ reserve رکھ رہا ہوں۔ آپ اس بات کو سمجھیں۔

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب شیر علی خان: محسن لغاری صاحب کی تحریک کے جواب میں راناثناء اللہ صاحب نے یہاں ایک document پڑھا کہ تربیلا خالی ہو گیا ہے۔ یہ ذرا اس کی وضاحت کر دیں کیونکہ یہ پھر غلط بیانی یا غلط informaiton دی جا رہی ہے۔ تربیلا کیسے خالی ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: کمی ہو گئی ہو گی، خالی نہیں ہوا ہو گا۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ وہ dead level تک آ گیا ہے، خالی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: چلیں correction کر لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سینیٹرز اور ایم این ایز کی طرح ایم پی ایز کو بھی حج کوٹا دینے کا مطالبہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جیسے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران کو پانچ پانچ حاجیوں کا کوٹا ملتا ہے تو ہمارا بھی یہ مطالبہ ہے اور ہمارا بھی یہ حق بنتا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ممبران کو یہ دلوایا جائے۔ آپ ہمارے custodian ہیں اور آپ نے ہی ہماری جنگ لڑنی ہے، ایسے ہی ہمارا یہ پرزور مطالبہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اگر میرے پاس یہ اختیارات ہیں تو میں انہیں استعمال کرتا ہوں لیکن میرے پاس یہ اختیارات نہیں ہیں تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس اسمبلی میں جو نووارد ہیں ان کا بھی یہ حق بنتا ہے کہ آپ انہیں لاہور میں پلاٹ دلوائیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پچھلے سال سینئر وزیر نے یہ commitment کی تھی کہ پانچ پانچ حاجیوں کا یہ کوٹا دلوائیں گے اور میری اس پر Assurance Motion جمع ہے جسے آپ متعلقہ کمیٹی کے سپرد نہیں کر رہے۔ پچھلے سال کی سینئر وزیر کی یہ commitment ہے اور میری

Assurance Motion بھی جمع ہے۔آپ وہاں پر سینئر وزیر کا دفاع کر رہے ہیں۔آپ وہاں پر بھی انہیں protect کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد وارث کلو: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح مولانا صاحب نے کہا ہے تو آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔آپ نے اس اسمبلی کے total استحقاق کی حفاظت کرنی ہے۔یہ دو issues پچھلے سال سے چل رہے ہیں کہ پچھلی دفعہ جب ایم این ایز اور سینیٹرز کو 10/10 اور 15/15 پرائیویٹ حج کا کوٹا دیا گیا تھا تو آپ کو یاد ہو گا۔"یادش بخیر" یہاں وزیر موصوف نے statement دی تھی کہ اگلے سال اگر ہم یہ کوٹا اوپر دیں گے تو پنجاب اسمبلی میں بھی دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ریکارڈ کی بات ہے اور آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ وزیر صاحب کی بھی سن لیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میری دو تین باتیں ہیں پہلے آپ وہ سن لیں۔بات یہ ہے کہ ہماری پنجاب اسمبلی کے ساتھ آپ کے ہوتے ہوئے یہ سوتیلے پن والا سلوک ہو رہا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ جب وہاں تمام ایم این ایز کو پلاٹس دیئے جا رہے ہیں تو یہاں پر سارے لوگ ایسے ہی نہیں بیٹھے کہ جن کے ادھر گھر ہوں۔اگر یہاں ملٹری والوں کو گاؤں کے گاؤں دیئے جا سکتے ہیں تو جگہ دستیاب ہے ہمارے جتنے لوگ ہیں انہیں لیز پر دے دیں کیونکہ لاہور میں ملٹری نے پورے گاؤں کے گاؤں لے لئے ہیں۔اگر پلاٹس ایم این ایز کو ملیں گے تو آپ ایم پی ایز کو بھی لے کر دیں گے۔اس کے علاوہ یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ ایم این ایز اور سینیٹرز کو یہ کہا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ کا کیا مطلب ہوتا ہے۔آپ constituency دیکھیں کہ پارلیمنٹ میں کیا ہوتا ہے؟ سینیٹ، قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیاں مل کر پارلیمنٹ بنتی ہے اور جب پارلیمنٹ کے آدھے لوگ blue پاسپورٹ لے رہے ہیں، حج کوٹا لے رہے ہیں، پلاٹس لے رہے ہیں تو پنجاب اسمبلی کو اس طرح کی محرومیوں کا شکار کیوں کیا گیا ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ ہمارے custodian ہیں اور آپ نے یہ شفقت اور مہربانی کرنی ہے۔ان تینوں چیزوں سے متعلق لکھ کر ایک قرارداد آئے گی جسے آپ endorse کریں گے اور وہاں جائے گی کیونکہ اگر وہ لوگ عیش کر سکتے ہیں اور سارے مزے لے رہے ہیں تو ہمیں بھی دیں۔حقیقت یہ ہے کہ یہ

ہمارا استحقاق اور right ہے۔ آپ ہمارا یہ حق ہمیں لے کر دیں گے۔ ابھی وزیر صاحب بیٹھے ہیں تو ان سے پوچھیں کہ انہوں نے یہاں statement دی تھی یا نہیں کہ اگلے سال میں دلواؤں گا؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! کلو صاحب میرے بھائی ہیں اور انہوں نے جذبات میں بڑی اچھی تقریر کی ہے۔ انہوں نے جو information لی ہے۔ پہلی بات یہ بتادوں کہ کسی ایم این اے کو پلاٹ نہیں دیئے جا رہے۔ یہ کوئی ثبوت لے آئیں جو جرمانہ آپ مجھے کریں گے میں وہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ کسی ایم این اے کو پلاٹ نہیں دیئے جا رہے۔ جہاں تک حج کوٹا کا تعلق ہے تو میں نے بالکل یہ کہا تھا کہ اگلے سال اگر ایم این ایز کو کوٹا ملے گا تو پنجاب اسمبلی کے ایم پی ایز کو بھی وفاقی حکومت سے لے کر ہم دیں گے۔ اس کے بعد میری خورشید شاہ صاحب اور وزیر مذہبی امور جو آج کل بیمار ہیں، ان کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ میں نے انہیں کہا کہ میں اس سلسلے میں میٹنگ کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے مجھے خود call کیا اور خورشید شاہ صاحب نے وہ میٹنگ head کی اور اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ آئندہ سال یہ جو حج کا سال ہے، کسی ایم این اے، کسی سینیٹر یا کسی ایم پی اے کا کوٹا نہیں ہوگا اور اس کوٹے کو ختم کر دینا ہے تاکہ کسی کو یہ اعتراض نہ ہو کہ وہ لے رہا ہے اور وہ نہیں لے رہا۔ جن لوگوں نے درخواستیں دیں قرعہ اندازی کے ذریعے ان کو ملے۔ یہ اگر ایم این ایز کو ملے تو میں assurance دیتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے ممبران کو بھی ملیں گے اور اگر ایم این ایز کو نہیں ملتے تو پھر ہمیں کیسے مل سکتے ہیں؟ پلاٹ اور حج کوٹا ایم این ایز کو نہیں ملے گا۔ اگر ایم این ایز کو حج کوٹا ملا تو یہاں پر صوبائی اسمبلی کے ممبران کو بھی انشاء اللہ ضرور ملے گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! blue passport کی بھی بات کر دیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج انہوں نے بات کی ہے۔ میری اور رانا ثناء اللہ صاحب کی کمیٹی بنادیں ہم وزیر داخلہ سے مل لیں گے ان سے ہم request کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، کمیٹی بنادی گئی۔ رانا ثناء اللہ صاحب اور سینئر وزیر راجہ ریاض صاحب دونوں کی کمیٹی بن گئی ہے۔ یہ اس بارے میں بات کر لیں گے پھر یہاں بتادیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ اپوزیشن والوں کو بھول گئے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ معاملہ فیڈرل گورنمنٹ کا ہے وہ ان سے discuss کر لیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جہاں پر بھی اسمبلی کی نمائندگی ہو گی وہاں پر اپوزیشن کا ہونا ضروری ہے اور یہی روایات ہیں۔ آپ باہر delegation بھیجتے ہیں اس میں بھی اپوزیشن کو نہیں بھیجتے اور آج یہاں کمیٹی بنا رہے ہیں اس میں بھی کوئی اپوزیشن کا ممبر نہیں ہے۔ ہم تھوڑے سے ہیں لیکن ہیں تو سہی، آپ ہمارے وجود کو قبول تو کریں۔

جناب سپیکر: مجھے یہ احساس ہی نہیں بلکہ یقین ہے۔ وہ affective افراد ہیں ان کی کمیٹی میں نے بنا دی ہے۔ میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی اور اسمبلی کو Blue Passport جاری ہوں اور اگر آپ کسی ایم پی ایز کے بارے میں مجھے ثبوت دیں گے تو میں یقیناً آپ کے لئے بھی ان سے ضرور ملوں گا، وزیراعظم صاحب سے ملوں گا اور متعلقہ منسٹر صاحب سے بھی ملوں گا۔ اگر آپ کے پاس ثبوت ہوں تو وہ مجھے دیجئے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ حکومت کی کمیٹی بنا رہے ہیں اسمبلی کی کمیٹی نہیں بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟ جو ٹھیک ہو رہا ہوتا ہے اس کو بھی کہتے ہو کہ غلط ہو رہا ہے۔ میں نے کمیٹی بنا دی ہے اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو وہ کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ اپوزیشن کو ignore کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے وہ کرنا ہے جو affective ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں voluntarily اپنا نام واپس لیتا ہوں آپ کمیٹی میں میری جگہ محسن لغاری صاحب کا نام دے دیں۔ محسن صاحب اور راجہ صاحب دونوں مل کر پتا کروا لیں گے۔

جناب سپیکر: پھر نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! بات ہو رہی ہے اصول کی کہ جہاں پر بھی اسمبلی کی نمائندگی ہوگی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تمام حضرات تشریف رکھیں، no, noوارث کلو صاحب! .No, I say noآپ کیا کرتے ہیں؟ تحریک استحقاق کا وقت بھی آپ نے اسی طرح سے گنوا دیا۔ لغاری صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں، کیا آپ وہاں جانا چاہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: نہیں جناب سپیکر! میں نہیں جانا چاہتا۔ اگر آپ کہیں گے بھی تو میں نہیں جاؤں گاIt is not a personal matter بات اصول کی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب اور رانا صاحب! ہمارے اپوزیشن کے بھائی اصرار کر رہے ہیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! لغاری صاحب کو شامل کر دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نہیں جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، جس کو میں کہوں گا اس کو جانا پڑے گا میں اپوزیشن کی طرف سے جس کو کہوں گا اس کو جانا پڑے گا۔ لغاری صاحب! اس کمیٹی میں آپ بھی ممبر ہیں، آپ کو جانا پڑے گا۔ بس میری طرف سے یہ notifyہو گیا ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آڈر پر پاسپورٹ کے حوالے سے بات کی تھی اور جناب سپیکر نے فرمایا تھا کہ راجہ صاحب کو اس بارے میں معلوم ہے پہلے آپ ان سے پوچھ لیں پھر وہ بعد میں ہاؤس میں جواب دے دیں گے۔ یہاں پر ہمارے ایک ممبر جمیل شاہ صاحب ہیں آپ سیکرٹری صاحب سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ان کے پاس پاسپورٹ ہے۔ یہ کون سا criteriaہے کہ کسی ایک کے پاس ہو باقی کے پاس نہ ہو، تمام ممبرز equalہیں۔ اگر کوئی illegal طریقے سے لیتا ہے تو وہ غلط بات ہے، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے ممبر کی حیثیت سے نہیں لیا ہوگا۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! ان کی تو کوئی حیثیت بنتی ہی نہیں ہے۔ سرکاری ملازم کے پاس ہوتا ہے یا پھر ممبر کے پاس ہوتا ہے آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ سندھ پارلیمنٹ کے سب ممبران کو مل گئے ہیں تو پھر پنجاب میں کیوں نہیں ہے؟ پنجاب آبادی کے لحاظ سے بھی سب سے بڑا صوبہ ہے اور ہر لحاظ سے بڑا ہے۔

جناب سپیکر: اس پر مکمل بات ہو چکی ہے، بس آپ چھوڑ دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پچھلی دفعہ حج کوٹا کے حوالے سے بھی کمیٹی بنی تھی جس کا کچھ نتیجہ نہیں نکلا تھا۔ اس کی ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی، کہیں بھی نہیں گئے اسی لئے میں اس پاسپورٹ والی کمیٹی سے دست بردار ہوتا ہوں۔ پچھلی بار جو حج کوٹا کی کمیٹی بنائی گئی تھی اس کا ایک اجلاس بھی نہیں ہوا۔ وہ کہیں گئے اور نہ ہی کسی سے بات ہوئی۔

جناب سپیکر: اس کو چھوڑیں، اب جو بات ہو رہی ہے اس پر رہیں۔ محترمہ دیبا مرزا! آپ کی تحریک استحقاق ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم نے آمریت کے خلاف لڑائی لڑی ہے۔ یہ F.I.R میرے ہاتھ میں ہے۔ 150 ملازمین پر دفعہ 788 (ت پ) لگائی ہے جن میں دو خواتین عمارہ اور بشریٰ بھی شامل ہیں۔ اگر اپنے حقوق کے لئے جلوس نکالنا اتنا بڑا جرم ہے تو پھر ہم کس جمہوریت کی جنگ لڑتے رہے ہیں، ہم کیوں جیلوں میں گئے ہیں اور ہم نے کیوں آمریت کے خلاف لڑائی لڑی ہے؟ یہاں پر لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، تھانہ گلبرگ غالب مارکیٹ میں یہ FIR درج کی گئی ہے، ان بے چارے ملازمین کے خلاف جو پنجاب حکومت کے سر پر ایک ادارہ چلا رہے ہیں، جو بچے پڑھتے نہیں ہیں ان کو skill training دیتے ہیں اور یوسف کمال کا ایک ڈرائیور جا کر دفعہ 788 (ت پ) لگوا دے تو یہ سراسر ظلم ہے۔ ان کی انکوائری کی جائے اور اس F.I.R کو فوری طور پر ختم کروایا جائے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق کا وقت ختم ہوا۔ اب ہم تحریک التوائے کار لے رہے ہیں۔

جناب طارق محمود ساہی: جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی ہے جو بہت ہی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: اس کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب کل بات کریں گے۔

جناب طارق محمود ساہی: جناب سپیکر! کل مجھے ٹائم ملے گا؟

جناب سپیکر: آپ کی باری آئے گی تو یقیناً ٹائم ملے گا ورنہ پھر اگلے دن پر چلا جائے گا۔ میں یہ وعدہ نہیں کر سکتا کہ کل لازمی باری آئے گی۔ ہو سکتا ہے کہ اگلے دن باری آ جائے۔

جناب طارق محمود ساہی: جناب سپیکر! یہ بہت اہم ہے۔ وہ تحریک نکال کر دیکھ لیں اس پر میری بات ضرور سنیں۔

جناب سپیکر: وہ ریکارڈ اب میرے پاس نہیں ہے۔ وہ نیچے چلا گیا ہے۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک التوائے کار پیش کرنے سے پہلے صرف ایک منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کوئی اور بات کرنا چاہ رہے ہیں وہ میں نہیں سنوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں relevant بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اسی تحریک التوائے کار سے متعلقہ بات ہو گی اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہو گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی آپ نے مہربانی کی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ سے بات کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس ثبوت ہے اور "Dawn" جیسے اخبار کی authentic news ہے کہ وہاں plots allocate ہو چکے ہیں میں چاہتا ہوں اسی کمیٹی کو کہہ دیں کہ وہ پلاٹ کی بات کر دیں اور خدا کی قسم مجھے پلاٹ نہیں چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ 369 ممبرز آپ کے ساتھ ہیں اور 369 manpower آپ کے ساتھ ہے۔ 369 ہارس پاور پر تو بوئنگ (طیارہ) ہوا میں اڑ جاتا ہے---

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ اپنی بات کریں گے یا میری بات بھی سنیں گے ؟ کمیٹی میں شیخ علاؤالدین صاحب کا نام بھی شامل کیجئے، یہ پلاٹ کے بارے میں جو بھی آپ کی باتیں ہیں ان کو assist کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لیکن یہ بھی میں کہہ رہا ہوں کہ میں پلاٹ نہیں لوں گا، یہ ریکارڈ پر لایا جائے کہ میں پلاٹ نہیں لوں گا اور میرے لئے پلاٹ حرام ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

برطانیہ میں پاکستانی طالبعلموں کو دہشت گرد قرار دے کر گرفتار کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں برطانیہ میں پاکستانی طالبعلموں کو برطانوی حکومت کے ایماء پر وہاں کی پولیس نے بلا ثبوت دہشت گرد قرار دے کر پکڑنا شروع کر دیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انگلینڈ، آسٹریلیا، امریکہ اور کینیڈا کے بے شمار کالج اور یونیورسٹیاں صوبائی دارالحکومت کے فائیو سٹار ہوٹلوں میں اپنے اپنے اداروں میں داخلوں کے لئے اکثر اوقات مینا بازار بلکہ اتوار بازار لگاتے ہیں جو اصل میں سادہ لوح طالبعلموں اور ان کے والدین کو زندگی بھر کی پونجی سے فارغ کرنے کا طریقہ ہے۔ ایسے ایسے بروشرز اور پراسپیکٹس ایسی ایسی تصاویر کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں کہ جس نے نہ داخلہ لینا ہو وہ بھی پھنس جاتا ہے۔ The Times of London نے ان طالبعلموں کی گرفتاری پر حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور واوقاف (جناب افتخار احمد بلوچ) Be attentive please یہ بات درست نہیں ہے۔ دیکھیں! آپ اپنا مذاق خود اڑا رہے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے۔ دنیا آپ کو دیکھ رہی ہے اور آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ کے پاس لابی ہے اگر آپ نے گپ شپ لگانی ہے تو ادھر جا کر لگائیں۔ جی،

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ I am personally grateful. جن کے مطابق برطانیہ کے ہوم آفس نے سینکڑوں ایسے نام نہاد کالجوں کا داخلہ دینے کی اجازت خود ہی دی جن کا اصل میں کوئی وجود ہی نہ تھا اور جن کو محکمہ کے ہوم آفیسرز نے کبھی دیکھا تھا۔ مانچسٹر میں قائم ایسے ہی کالج میں 100 پاکستانی طالبعلموں کو داخلہ دیا گیا جس کا کوئی وجود نہ تھا۔ برطانوی قانون کے مطابق ہر کالج و یونیورسٹی پر لازم ہے کہ وہ کسی بھی ایسے طالبعلم کی اطلاع جو غیر حاضر ہو فوراً ہوم آفس کو دے لیکن

خود برطانوی ہوم آفس ان کالجوں سے مل کر وہ سب کچھ کر تا رہا ہے جو ان پاکستانی طالبعلموں اور ان کے گھر والوں کے لئے پریشانی کا باعث بنا ہے اور ملک کی بد نامی بلا جواز ہو رہی ہے حالانکہ سب کیا دھرا خود برطانوی حکومت کا تھا۔

"The Times" مزید لکھتا ہے کہ ایک کالج ایسا ہے کہ جو صرف 50پونڈ لے کر admission letter جاری کر دیتا ہے جس پر ویزا مل جاتا تھا۔ ایسے تمام کالج 2سال بعد اپنی جگہ تبدیل کر لیتے ہیں۔۔۔

MR. SPEAKER: This is final for you, gentleman. I am very sorry. I am pointing out again and again. Nobody should eat anything while sitting in this honourble House. He should go out.

جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اور نئی جگہوں پر نئے نام سے کام شروع کر دیتے ہیں۔ صرف 15روز پہلے حکومتی اجازت سے ایسے پرکشش ناموں کے کالج جیسے Cambridge, ETON اور Oxford ہیں کھولے گئے ہیں۔ ان کالجوں میں نام نہاد داخلے کے بعد طالبعلموں کو حاضری کا دانستہ نہیں پوچھا جاتا اور سال کے خاتمے پر ایک ہزار پونڈ مزید لے کر انہیں completion course کا لیٹر تھما دیا جاتا ہے اور مزید ایک سال کے لئے داخلہ کا لیٹر جاری ہو جاتا ہے۔ یہ سب فراڈ عرصہ دراز سے برطانوی ہوم آفس اور حکومت کے علم میں ہے لیکن چونکہ یہ اربوں پونڈ کا بزنس برطانیہ کے مفاد میں ہے اس لئے وہاں کی حکومت اس سے چشم پوشی کرتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ حکومت پنجاب کا محکمہ تعلیم کیا کر رہا ہے اور اس کی اجازت کے بغیر داخلوں کے یہ بینا بازار عین ان کی نگاہ کرم کے نیچے کیسے لگ سکتے ہیں، آخر محکمہ تعلیم پنجاب ان تمام اداروں کے سٹالز اور ان کے media میں اشتہارات کو monitor کیوں نہیں کرتا اور وہ لوگوں کو کیوں educate اور guide نہیں کرتے؟ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں محترم شیخ علاؤالدین صاحب نے جس معاملے کی نشاندہی کی ہے یہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے اور یہ واقعہ جس طرح ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ برطانیہ میں کچھ پاکستانی طالبعلم اس سلسلے میں پکڑے گئے اور وہاں پر کچھ ایسے

اداروں کا بھی انکشاف ہوا ہے کہ جن کا اس قسم کا کوئی infrastructure نہیں تھا کہ وہاں پر کوئی اس قسم کی تعلیم کی dispensation رہی ہو تو اب اس وقت برطانیہ میں بھی بڑے وسیع پیمانے پر اس قسم کے کالجز کو وہ sort out کر رہے ہیں، تقریباً سینکڑوں اس قسم کے اداروں کو بند کیا گیا ہے اور تقریباً بیس ہزار کے قریب figure بتائی جا رہی ہیں کہ اس کے قریب وہ لوگوں کو وہاں سے نکالنا چاہتے ہیں جو انہی اداروں کی بنیاد پر ویزے لگوا کر وہاں پر پہنچے ہوئے تھے۔ اب یہ مسئلہ جس طرح سے شیخ صاحب نے فرمایا ہے اس کا ایک پہلو وہ سامنے لائے ہیں اور اس کا ایک پہلو اور بھی ہے کہ کچھ لوگ اس انداز سے وہاں جا کر اپنے حالات کو بہتر کرنے کے لئے محنت مزدوری کرتے ہیں اور ساتھ اگر پڑھائی کا موقع ملے تو وہ بھی کر لیتے ہیں ورنہ اپنے آپ کو شش کرتے ہیں کہ وہاں پر adjust کر لیں۔ اب ان بیس ہزار لوگوں میں سے میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم پندرہ سے سولہ ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن کو واپس بھیجا جائے گا تو ان کے ساتھ بہت زیادتی ہو گی کہ اس بنیاد پر کہ وہ لوگ کسی نہ کسی طرح سے ویزہ حاصل کر کے وہاں پہنچتے ہیں، کم از کم بعض کیسز میں دس دس بارہ بارہ لاکھ روپیہ خرچ کر کے وہ لوگ وہاں پر پہنچے ہیں۔ وہاں پر وہ مزدوری بھی کر رہے ہیں، کام بھی کر رہے ہیں اور ساتھ وہ اگر کوئی تعلیم کا سلسلہ ہے تو اس کو بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اب حکومت پنجاب اور Interior Ministry کے درمیان رابطہ ہے۔ پچھلے دنوں وزیر داخلہ رحمان ملک صاحب وہاں پر گئے بھی تھے اور اس سلسلے میں negotiation ہوئی ہے اور حکومت یہ چاہتی ہے کہ ان لوگوں کو کسی نہ کسی طرح معافی مل جائے اور وہ وہاں پر کچھ دیر stay کر لیں اور آئندہ کے لئے اس معاملے کو وہاں پر بھی کنٹرول کریں، اس قسم کے اداروں کو بند کریں اور پاکستان میں بھی اس سلسلے میں کوئی legislation ہونی چاہئے لیکن یہ punjab level پر نہیں ہو گی بلکہ یہ federal level پر ہو گی کیونکہ اگر یہ سلسلہ پنجاب میں بند ہونا ہے تو پھر سندھ، بلوچستان اور سرحد میں بھی بند ہونا چاہئے۔ یہ all over the country ساری جگہوں پر ہونا ہے تو اس سلسلے میں یہ معاملہ highlight ہوا ہے اور یہ حکومت کے بھی نوٹس میں ہے۔ اس سلسلے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بھی اپنی اپنی تیاری کر رہے ہیں جو نہی فیڈرل گورنمنٹ U.K کے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اس معاملے کو طے کر کے اس کے متعلق کوئی لائحہ عمل بناتی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق پنجاب حکومت عمل کرے گی اور میں اسی وضاحت کے ساتھ محترم شیخ صاحب سے چاہوں گا کہ اس کو مزید press نہ کریں کیونکہ اس میں کم از کم پندرہ سے بیس ہزار پاکستانیوں کا مسئلہ ہے جو وہاں پر

اس وقت ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اگر وہ لوگ خواہ کسی بہانے سے چلے بھی گئے ہیں تو وہ وہاں پر adjust ہو جائیں اور آئندہ کے لئے اس میں جو برائی ہے اس کا تدارک ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لیجئے، آپ جو بھی کہیں گے میں وہی کروں گا۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اس میں ہم سب پاکستانیوں کا یہ interest ہے کہ وہ وہاں عزت کی زندگی گزاریں۔ میں اس بات سے بالکل متفق ہوں اور میں اس کو press نہیں کر رہا لیکن میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جتنے فائیو سٹار ہوٹل لاہور میں ہیں، یہاں پر یہ لوگ اگر اب کبھی داخلے کے سٹال لگائیں تو اس سے پہلے انہیں محکمہ تعلیم پنجاب سے NOC لینے کا پابند کیا جائے کہ کیا ان کے کالجز اور یونیورسٹیاں وہاں exist بھی کر رہی ہیں؟ بس ایک تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں، میں یہ retrospectively نہیں کہہ رہا لیکن میں یہ ضرور چاہوں گا کہ جو لوگ اس میں ملوث رہے ہیں جن کی یہ ڈیوٹی تھی کہ وہ دیکھیں کہ کیا یہ لوگ exist بھی کر رہے ہیں؟ وہ تو میرے بھائی محترم لاء منسٹر صاحب ایک چیز چھوڑ گئے انہوں نے باقی سب تو کہا کہ لوگوں نے کس طریقے سے وہاں کی شہریت لی۔ وہاں پر لوگوں نے جا کر مائیوں سے شادیاں بھی کیں اور اس طرح انہوں نے nationality حاصل کی۔ میں اس کو criticize نہیں کر رہا لیکن میں یہ ضرور چاہتا ہوں کہ آئندہ کے لئے یہ سلسلہ بند ہو جائے۔ آپ اس کو dispose of کر دیں۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں اس مسئلے پر اپنے محترم ممبران سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرا خیال ہے کہ وہ جو بات کر رہے ہیں وہ ہمارے اپنے ملک اور ہماری manpower کے خلاف ہے۔ ہمیں ان طلباء کو support کرنا چاہئے جو وہاں جاتے ہیں اور اپنا روزگار بناتے ہیں۔ میں ان کو دیکھتا ہوں اور یہ جن کالجوں کی بات کر رہے ہیں اس میں کافی زیادہ genuine students ہیں لیکن ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے وہ کئی سال پڑھائی کے ساتھ ساتھ محنت مزدوری کرتے ہیں اور اپنا گزارا کرتے ہیں۔ اگر ہم نے اس پنجاب اسمبلی میں ان کے لئے کچھ کرنا ہے تو ہمیں ان طلباء کی مدد کرنی چاہئے اور ان کو وہاں rehabilitate کرنے کے لئے، جن کی وہاں آدھی تعلیم مکمل ہوئی ہے اور برطانیہ کی حکومت ان

کو نکال رہی ہے تو ہمیں برطانیہ کی حکومت پر زور دینا چاہئے کہ ان کی تعلیم مکمل ہو اور جو لوگ برطانیہ میں کام کر کے یا ملک سے باہر کام کر کے 7۔ارب ڈالر اس ملک میں بھیجتے ہیں ان میں آدھے لوگ اسی طریقے سے وہاں گئے ہیں اور دس پندرہ سال وہاں سٹوڈنٹ رہ کر ان کو اجازت مل جاتی ہے، ان کو شہریت ملتی ہے۔ میرے خیال میں شیخ صاحب کی بات ملکی مفاد کے خلاف ہے ان کو پوری بات سمجھ لینی چاہئے کہ یہ طلباء وہاں پر آپ کے ambassadors اور future investors ہیں اور اس ملک میں جو foreign remittance آ رہی ہے وہ بھی ان ہی کی وجہ سے آ رہی ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! شیخ صاحب بہت معزز رکن ہیں اور بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں لیکن دنیا کے کسی معاشرے میں عورت کو اس طرح سے نہیں پکارتے جس طرح انہوں نے آج پنجاب اسمبلی میں کہا ہے کہ ''مائیں'' مائی (My) کا مطلب تو "میرا" بھی ہوتا ہے لیکن یہ ایسی بات کرتے ہیں خدا کے لئے یہ پنجاب اسمبلی ہے ہم legislation کے لئے آئے ہیں اور پوری دنیا کی عورتوں کی نمائندگی کر رہے ہیں، ان کو ذرا سمجھائیں کہ عورتوں کے لئے کم از کم ایسے الفاظ استعمال نہ کیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، نہ کیا کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو میرے بھائی نے بات کی ہے پہلے میں اس کا جواب دوں گا۔ آپ بالکل صحیح کہہ رہے تھے کہ لوگ توجہ سے نہیں سنتے۔ میری پوری تحریک التوائے کار کو یہ صاحب دیکھ لیں۔ میں انگلینڈ میں بھی رہتا ہوں پوری دنیا میں گھومتا ہوں اور ان کو remittances کا اتنا پتا نہیں ہو گا جتنا مجھے پتا ہے۔ میں الحمد للہ! سٹیٹ بنک کی طرف سے گورنمنٹ آف پاکستان کا ایجنٹ ہوں۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ان کالجز اور یونیورسٹیوں کو جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے ان کو hit کیا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ پاکستانی طالب علموں کا وہاں کیا حال ہوا ہے، یہاں ان کے parents کا کیا حال ہوا ہے اور یہ کہنا کہ میں ان کو support نہیں کر رہا۔ میرے سے زیادہ کون جانتا ہے میری کمپنی الحمد للہ! ڈیڑھ کروڑ ڈالر per month remittance دیتی ہے۔ الحمد للہ! with facts and figures کہتا ہوں۔ میں ڈیڑھ کروڑ ڈالر per month دیتا ہوں مجھے یہ remittance کا بتائیں گے اور وہ جو دوسری میری بہن ہیں میں ان سے کہوں گا کہ میں نے مائیوں کا ذکر ان گوریوں کے لئے کیا ہے جنہوں نے وہاں پاکستانیوں کو پھنسانے کے لئے باقاعدہ profession بنایا ہوا ہے۔ میں نے ان کی کوئی بات نہیں کی اور میرے کسی معاملے میں اور خاص طور پر ایسی بات میں کسی کو involve ہونے کی ضرورت نہیں جس کو

سمجھ نہ آتی ہو۔یہ پوری تحریک التوائے کار پڑھ لیں۔میں نے اپنے پاکستانی طالب علموں کو support کیا ہے، میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔یہ مجھے remittances کی بات نہ سمجھائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: گوری ہو یا کالی ہو عورت، عورت ہوتی ہے۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! سمجھنے کی بات نہیں ہے بلکہ آپ کے سمجھانے کی بات ہے اگر ان کی بات مان لی جائے تو پاکستان پہلا ملک ہو گا، جو اپنے ہی لوگوں کو باہر جانے سے روکے گا اور اپنے ہی ملک کی investment روکے گا۔میرا خیال ہے یہ بات تو کر رہے ہیں کہ ان کو پتا تھا،ان کو آئیڈیا ہی نہیں ہے کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی،وہ سمجھ گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔یہ میری بات کی غلط deviation ہے۔ This is after thought and deviation. میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کو ناجائز طریقے سے نہیں جانا چاہئے۔میں یہ کب کہہ رہا ہوں کہ وہ نہ جائیں، میں تو خود ٹریننگ دلواتا ہوں،پتا نہیں کیا کیا کرتا ہوں۔یہ مجھے سمجھا رہے ہیں۔آپ اس تحریک کو سن تو لیں،اس کو پڑھ تو لیں۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: شیخ صاحب! کیا پاکستانی طلباء ملک کے مفاد میں نہیں ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر: پوائنٹ آف آرڈر۔(شور وغل)

MR SPEAKER: I say order, order in the House. I say order in the House. I say order in the House.

ڈاکٹر آمنہ بٹر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ "مائیوں" والا لفظ واپس لیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ واپس ہو گئے ہیں۔انہوں نے کہہ دیا ہے وہ واپس ہو گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ بات بتانا چاہ رہا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ پوری دنیا کی عورتوں سے معافی مانگیں۔

ڈاکٹر آمنہ بٹر:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے تو بولنے دیں۔آپ میری بات نہیں سن رہیں۔آپ کس طرح بول سکتی ہیں۔ I say No. No. Point of order while I am speaking.آپ کیا کرتی ہیں؟میں بول رہا ہوں میں بات کر رہا ہوں۔آپ کی بات نہیں سنی جائے گی بی بی۔ محترمہ!آپ بیٹھ جائیں۔اصل میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ شیخ صاحب کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے یہاں کے طلباء کو وہاں کی بعض ایسی یونیورسٹیاں جن کا وجود نہیں ہوتا، ہمارے بچوں کو اس طرف مائل کر لیتی ہیں وہ یہاں سے چلے جاتے ہیں مگر آگے ان کا داخلہ نہیں ہوتا وہ بے چارے پریشان ہوتے ہیں۔انہیں بھی پتا ہے، ہمیں بھی پتا ہے کہ اس طرح کے cases نہیں ہونے چاہئیں اس لئے وہ کہہ رہے ہیں کہ ان چیزوں سے ہمیں ان کو روکنا چاہئے۔وہ یہ نہیں کہہ رہے کہ وہاں پاکستانیوں کا جانا ٹھیک نہیں ہے یا خدانخواستہ وہاں ان کا پڑھنا ٹھیک نہیں ہے۔ان کا یہ مقصد نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان:جناب سپیکر! وہ کالجوں والے تھرڈ ورلڈ میں آکر یہ نہیں کہتے کہ داخلہ لیں، یہ ہماری ضرورت ہے۔ میرے اپنے تین بھتیجے انہی کالجوں سے پڑھے اور وہاں آج بڑا کاروبار کر رہے ہیں۔ وہاں جانے کا ایک ہی ذریعہ ہے شادی کا یا سٹوڈنٹ کا۔ دوسرا طریقہ ہی نہیں ہے تو اب یہ اپنے بچوں کے لئے جو loopholes وہ بند کروانا چاہتے ہیں مجھے تو اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔

جناب سپیکر: جی، بس سمجھ میں آ گئی ہے۔It is disposed of جی، next محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

رانا محمد افضل خان:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔ میں relevant اور مختصر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: irrelevant بات میں سنوں گا بھی نہیں۔

رانا محمد افضل خان:جناب سپیکر!ہم اس عمر میں بھی نہیں ہیں کہ irrelevant بات کریں۔ ہاؤس جو ایک قانون ساز ادارہ ہے اور اگر اس ہاؤس کے چند ممبران یہاں کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ ہم illegality کو justify کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم پوری دنیا کو ایک غلط message دے رہے ہیں کہ ہم illegal طریقے سے اپنے بچوں کو باہر بھیجنے کو جائز قرار دیں۔ کم از کم یہ بات اگر ہاؤس کے باہر کوئی کرے تو شاید اس کو برداشت کیا جا سکے بلکہ اس کو بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا۔اس ہاؤس کے floor پر یہ کہنا کہ کسی غیر قانونی طریقے سے پاکستانیوں کو باہر بھیجنا انکم کو بڑھانا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے مکمل بات کر لی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے بھی سن لی ہے۔ رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں، آپ تکلیف نہ کریں۔ بیٹھیے۔ جی، ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

عارف والا کے رہائشی نابینا شخص کی بیٹی سے اجتماعی زیادتی اور ہلاکت

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق "نابینا" شخص کی پندرہ سالہ بیٹی کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ تفصیل یوں ہے کہ تحصیل عارف والا ڈی بلاک میں تین اوباش لڑکوں نے کرن امجد نامی لڑکی کو اغوا کیا اور اس لڑکی کے ساتھ ملک عثمان ولد ظفر نے دوستوں کے ہمراہ زیادتی کی۔ بعد ازاں اس زیادتی کو چھپانے کے لئے لڑکی نے جب انہیں پہچان لیا اور اہل محلہ نے علاقے میں اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی تو مقامی پولیس نے انصاف دلانے کی بجائے نابینا شخص کو دھمکیاں دیں۔ ملک عثمان اور اس کے شریک ملزم ساتھیوں کو بچانے کے لئے علاقے کی سیاسی اور بااثر شخصیات اور پولیس ان لوگوں پر ناجائز دباؤ ڈال کر معاملہ رفع دفع کرنے کا کہہ رہی ہے اور وہ ایم ایس گورنمنٹ ہسپتال عارف والا سے اپنی مرضی کا میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوا کر اس واقعہ کی تفتیش کا رُخ کسی اور طرف موڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب مقتولہ کا باپ انصاف کے حصول کے لئے مارا مارا پھر رہا ہے لیکن اس کی کسی جگہ بھی شنوائی نہیں ہو رہی۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس خبر کا محترمہ نے حوالہ دیا ہے اس وقوعہ سے متعلق ایک مقدمہ درج رجسٹرڈ ہوا تھا اس میں ملزمان کو گرفتار کر کے باقاعدہ طور پر تفتیش عمل میں لائی گئی اور ان کا چالان عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے جہاں تک اس پوری کہانی میں انجکشن لگانے کا تعلق ہے اس سے متعلق جو نمونہ جات کیمیکل لیبارٹری میں بھجوائے گئے تھے کہ اسے زہر کا ٹیکہ لگایا گیا ہے اور اس ٹیکے کی وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی ہے۔ کیمیکل لیبارٹری میں زہر ثابت نہیں ہوا بلکہ پوسٹ مارٹم کے بعد یہ opinion ہے کہ اس بچی کی موت infection کی وجہ سے ہوئی ہے۔ بہر حال investigation in progress ہے اور پولیس پر کسی قسم کا کوئی سیاسی یا otherwise

دباؤ نہیں ہے۔ بچی کے لواحقین کے بارے میں بھی مقامی ڈی سی او اور ڈی پی او کو کہا گیا ہے کہ وہ ان کو بلا کر اس بارے میں پوری طرح ان کو اعتماد میں لیں اور اگر انھیں کسی قسم کا pressure ہے تو وہ انھیں تحفظ دیں۔ اس کیس کی investigation in progress ہے اور ان ملزمان کو ان کے جرم کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! رانا صاحب نے انجکشن کی بات کی ہے۔ میرے پاس وہاں کے ڈی سی او اور پولیس کی تفتیش کی رپورٹ آئی ہے کہ اسے زہر کا انجکشن نہیں دیا گیا بلکہ اس بچی کی موت بہت زیادہ bleeding ہونے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ پندرہ سالہ بچی جس کا قصور یہ تھا کہ وہ اپنے سکول سے ساتویں جماعت کا رزلٹ لے کر خوش ہوتی ہوئی باہر نکلی تھی۔ وہاں کی پولیس اور سیاسی لوگ بھی اس بچی کے والد پر دباؤ ڈالنے میں ملوث ہیں جن کے نام مجھے معلوم ہیں لیکن میں ابھی اس کو سیاسی رنگ نہیں دینا چاہتی۔ اس لئے میں گزارش کر رہی ہوں کہ اس بچی کے نابینا باپ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اگر رانا صاحب کے پاس ان کی رپورٹس آئی ہیں تو براہ مہربانی اس معاملے کو جلد از جلد رفع دفع کرایا جائے اور اس ظالم کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ میری یہی درخواست ہے کہ جو قصور وار ہیں ان کو سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! محترمہ کہہ رہی ہیں کہ اس میں جو قصور وار ہے اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے جو میری بات ہوئی ہے اس کے مطابق انھوں نے ایسی چیز سے deny کیا ہے۔ اگر ان کے پاس ایسی شخصیات کے نام ہیں جو اثر انداز ہو رہے ہیں تو یہ مجھے پہنچا دیں۔ میں ذاتی طور پر اس بات کو ensure کروں گا کہ اس غریب خاندان کے ساتھ کوئی pressure tactics استعمال نہ ہوں اور اس کیس میں ان ملزموں کو قرار واقعی سزا ملے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ؟ Not pressed?

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس بچی کے مرنے کے بعد جو اس کے ساتھ زیادتی کی گئی میرے پاس وہ میڈیکولیگل رپورٹس ہیں۔ میرے پاس ساری رپورٹس ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ ابھی تک یہ رپورٹس رانا صاحب کے پاس کیوں نہیں پہنچیں؟ یہ حکومت پنجاب کی رپورٹس ہیں۔ چیف سیکرٹری صاحب نے میڈیکولیگل سرجنز کی کمیٹی بٹھائی تھی۔ کیا ان کے پاس وہ رپورٹ پہنچی ہے؟ کیا اس میں

نہیں لکھا ہوا کہ بچی کو cuts مارے گئے، اور ان cuts میں سے خون بہا پھر اس کی موت واقع ہوئی؟ کیا یہ رپورٹ رانا صاحب کو نہیں ملی؟ اگر نہیں ملی تو میں یہ رپورٹ جناب سپیکر کے توسط سے رانا صاحب کو بھجواتی ہوں کہ انہی کی بنائی ہوئی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔واقعی اس نابینا شخص پر سیاسی شخصیات دباؤ ڈال رہی ہیں لیکن میں اس وقت مناسب نہیں سمجھتی کہ میں ان کے نام on the floor of the House لوں۔چونکہ آپ custodian of this House ہیں اس لئے میں personally آکر آپ سے ملتی ہوں اور میرے پاس جو ثبوت ہیں وہ آپ کے حوالے کر دیتی ہوں۔مگر آپ سے التماس کرتی ہوں کہ اس غریب بچی کے غریب والدین کو انصاف دلایا جائے اور میرے پاس جو رپورٹس ہیں وہ رانا ثناء اللہ صاحب کو دکھانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔آپ کی بات ٹھیک ہے۔رانا صاحب! آپ بھی یہ رپورٹ دیکھ لیں اور Justice should be done.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں معزز محرک کو اس بات کی یقین دہانی کرواتا ہوں کہ بالکل واقعی یہ غریب اور نابینا آدمی ہے، اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور اس کی بچی اسی زیادتی کی بنا پر ہی مری ہے خواہ انجکشن لگانے والا واقع صحیح ثابت ہو یا bleeding والا بہر حال وہ اسی واقع کی وجہ سے موت سے ہمکنار ہوئی ہے۔لہذا اس میں بالکل انصاف کے تقاضوں کو پورا کیا جائے گا اور ہم پوری طرح اس شخص اور فیملی کو support کریں گے تاکہ اسے انصاف مل سکے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے ادھر کے ایم ایس کو بدلنے کا آرڈر کیا ہوا ہے لیکن وہ وہاں پر دندناتا پھر رہا ہے اور جن ڈاکٹروں نے غلط میڈیکل رپورٹس بنائیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات مکمل ہو گئی ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اگر جناب کی اجازت ہو تو floor مل سکتا ہے؟ جناب آپ کی توجہ اور ایک منٹ چاہئے۔ جب آج اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تھا تو ہمارے (ن) لیگ والے بھائی نے کہا تھا کہ وہ کیری لوگر بل کے بارے میں move کرنا چاہتے ہیں تو۔۔۔I move that the requirements of rule 115

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ ہمیں move کرنے کی اجازت نہیں دے رہے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ میری بات سنیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! حکومتی بنچوں والے بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ ابھی میں نے آپ کو floor نہیں دیا تو آپ کس طرح بول رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس وقت ہم official business take up کرنے جا رہے ہیں اگر لغاری صاحب اسے پیش کرنا چاہ رہے ہیں تو آپ اس کے بعد اسے لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: ہماری خواہش ہے کہ آپ بھی ہمیں join کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جب آپ پیش کریں گے تو پھر ہم اپنی خواہش کا بھی اظہار کر دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں اور پہلے ہمیں official business کرنے دیں۔ کل کی طرح واک آؤٹ کر کے ہمیشہ کے لئے گھر نہ چلے جائیں۔ آپ تشریف رکھیں اس کے بعد اس کو take up کر لیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ یہ commitment دیں تو پھر ٹھیک ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں اس قسم کی کوئی commitment نہیں دیتا لیکن میں کہتا ہوں کہ official business کے بعد اس matter کو آپ سپیکر صاحب سے take up کر لیں اور سپیکر صاحب کا جو فیصلہ ہو گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میں بھی یہی گزارش کر رہا ہوں کہ rules suspend کر کے ہمیں یہ پیش کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): آپ یہ معاملہ سرکاری بزنس کے بعد take up کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: rules suspend کی روایت کس نے ڈالی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ہو سکتے ہیں لیکن آپ بعد میں کروا لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ سیکرٹری صاحب کے ساتھ مصروف تھے، آپ ہماری بات تو سن ہی نہیں رہے۔

جناب سپیکر: آپ کو میرا انتظار کرنا چاہئے۔ آپ ان کے ساتھ direct کیسے ہوئے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ rules suspend کرنے کے لئے سرکاری بزنس ختم ہونے کی کوئی روایت نہیں ہے۔ آپ کسی وقت بھی rules suspend کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ لغاری صاحب! آپ کسی بات کا خیال تو کرتے نہیں۔ میں کیا کروں؟ میں اس بارے میں آپ کو بہت سمجھاتا ہوں لیکن آپ کی مرضی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

MR. SPEAKER: Now, we take up motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997.

سرکاری کارروائی

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں ترمیم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan) : Sir, I move:

> "That the leave be granted to move the proposed amendment to the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997''

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کرکے باہر تشریف لے گئے)

کیا ہو گیا، آپ کدھر جا رہے ہیں آپ کی مرضی ہے؟ لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ وزیر زراعت، وزیر مال اور عارفہ خالد صاحبہ جائیں اور اپوزیشن کے دوستوں کو منا کر واپس ایوان میں لائیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کیا ہم یہاں صرف کورم پورا کرنے کے لئے آتے ہیں؟ ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں۔ ہمیں آپ موقع ہی نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: No,. No please میں پڑھ رہا ہوں۔ آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

Now, we take up the motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

Minister for Law and Parliamentary Affairs has given notice of motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

The proposed amendment is as under in the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 after rule 28, the following rule 28-A shall be inserted:

"28-A. Pre-budget discussion:

(1) Notwithstanding anything contained in these rules, the Minister for Law and Parliamentary Affairs in consultation with the Finance Minister shall include the general discussion seeking proposals of the Members for the next budget in a session of the Assembly which is held during the months of January to March during each year.

(2) The general discussion on budget proposals shall take place on at least four days during the session.

(3) The Assembly may recommend to the Government proposals for the next budget through a Resolution."

Minster for Law and Parliamentary may move motion for leave of the Assembly.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMNETARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That leave be granted to move the proposed amendment to the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997."

MR. SPEAKER: The motion is moved and the question is:

> "That leave be granted to move the proposed amendment to the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997."

(The Motion was carried)

MR. SPEAKER: Leave is granted. Minister for Law and Parliamentary Affairs!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اپوزیشن بے شک walkout کر گئی ہے لیکن انہوں نے بھی اس motion میں ایک notice move کیا ہوا ہے تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس proposed amendment کو آپ Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs کو بھجوا دیں تاکہ وہاں پر اس پر بہتر طور پر debate ہو سکے، consideration ہو سکے اور اس کے بعد جب یہ vet ہو کر واپس آئے تو پھر یہ House اس کو consider کرے اور پاس کرے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! کیا اپوزیشن کا ایک آدھ منٹ انتظار کر لیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! انھوں نے جو amendment propose کی ہے میں اس کو accommodate کر رہا ہوں، باقی اگر آپ ان کا انتظار کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر وہ ہاؤس میں موجود ہوں تو اچھا لگتا ہے۔کیا اطلاعات آ رہی ہیں، کیا وہ آ رہے ہیں یا نہیں؟ اپوزیشن کے ساتھیو! آ جائیں۔ لغاری بھائی! آ جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم اس understanding کے ساتھ واپس آئے ہیں کہ ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ کل بھی ہمیں بولنے نہیں دیا گیا تھا اور آج بھی موقع نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ government business ختم ہو لینے دیں اس کے بعد آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ بے شک government business پیش کریں اس کے بعد ہمیں rules relax کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ اگر آپ اجازت نہیں دیں گے تو ہم پھر walkout کر جائیں گے کیونکہ ہمارے پاس اور کوئی tool ہی نہیں ہے۔ آپ لوگ majority میں ہیں، آپ کے ممبران زیادہ ہیں آپ ہر چیز یہاں سے پاس کروا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر آپ rules کی بات کرتے ہیں تو پھر میں اسی حساب سے چلوں گا۔ اس کے لئے تو پھر House کی sense لی جائے گی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ جس طرح مناسب سمجھیں کر لیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ آپ ہی کا کام ہو رہا ہے جو میں ابھی کر رہا ہوں۔ آپ ہی کی طرف سے یہ proposal دی گئی تھی کہ اس میں اس طرح سے amendment کی جائے۔ اسی کے مطابق ہی ہم چل رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

> "That the proposed amendment is referred to the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs with the direction to submit its report within one month."

آپ یہی چاہتے تھے اور ہم نے یہ کروا دیا ہے۔

ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)

ہنگامی قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007 (XVII of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Katchi Abadies (Amendment) Ordinance, 2007 (XVIII of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Punjab Katchi Abadies (Amendment) Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Sir, I lay the Punjab Katchi Abadies (Amendment) Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Katchi Abadies (Amendment) Ordinance, 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the

Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون انضباط خریداری اتھارٹی پنجاب مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Procurement Regulatory Authority Ordinance, 2007 (XIX of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Punjab Procurement Regulatory Authority Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Procurement Regulatory Authority Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Procurement Regulatory Authority Ordinance, 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on S&GAD with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Ordinance, 2007 (XX of 2007). Minster for Law may lay the Punjab Prohibition of the Kite Flying (Amendment) Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Ordinance, 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Local Government with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون کرایہ کی املاک پنجاب مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Rented Premises Ordinance, 2007 (XXI of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Punjab Rented Premises Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Rented Premises Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Rented Premises Ordinance, 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Home Affairs with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز ویلفیئر فنڈ مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Government Employees Welfare Fund (Amendment) Ordinance 2007 (XXII of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the

Punjab Government Employees Welfare Fund (Amendment) Ordinance 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Government Employees Welfare Fund (Amendment) Ordinance 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Government Employees Welfare Fund (Amendment) Ordinance 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Finance with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Fisheries (Amendment) Ordinance, 2007 (XXIII of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Punjab Fisheries (Amendment) Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Fisheries (Amendment) Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Fisheries (Amendment) Ordinance, 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Forestry and Fishery with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007 (XXV of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2007 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون تاریخی مقامات کی منصوبہ بندی، ترقی اور تنظیم پنجاب مجریہ 2007

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Historic Areas Planning, Development and Regulation Ordinance, 2007 (XXVI of 2007). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Punjab Historic Areas Planning, Development and Regulation Ordinance, 2007.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Historic Areas Planning, Development and Regulation Ordinance, 2007.

MR. SPEAKER: The Punjab Historic Areas Planning, Development and Regulation Ordinance, 2007 has been laid on the

table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on S & GAD with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون سستی روٹی اتھارٹی مجریہ 2009

MR. SPEAKER: Now, we take up the Sasti Roti Authority Ordinance, 2009 (III of 2009). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Sasti Roti Authority Ordinance, 2009.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Sasti Roti Authority Ordinance, 2009.

MR. SPEAKER: The Sasti Roti Authority Ordinance, 2009 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Industry with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

ہنگامی قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ برائے انفراسٹرکچر پنجاب مجریہ 2009

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Ordinance, 2009 (IV of 2009). Minister for Law and Parliamentary Affairs may lay the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Ordinance, 2009.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Ordinance, 2009.

MR. SPEAKER: The Punjab Public-Private Partnership for Infrastructure Ordinance, 2009 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997. It is referred to the Standing Committee on Planning & Development with the direction to submit its report up to 30th November 2009.

مسودات قانون (جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب مصدرہ 2009

MR. SPEAKER: Now, we take up the Punjab Mineral Development Corporation (Amendment) Bill, 2009 (Bill No. 17 of 2009). Minister for Law and Parliamentary Affairs to introduce the Punjab Mineral Development Corporation (Amendment) Bill, 2009.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move to introduce the Punjab Mineral Development Corporation (Amendment) Bill, 2009.

MR. SPEAKER: The Punjab Mineral Development Corporation (Amendment) Bill, 2009 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Standing Committee on Mine and Mineral for report up to 30th November 2009.

مسودہ قانون ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا مصدرہ 2009

MR. SPEAKER: Now, we take up the HITEC University of Taxila Bill, 2009 (Bill No. 18 of 2009). Minister for Law and

Parliamentary Affairs to introduce the HITEC University of Taxila Bill, 2009.

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس سے پہلے کہ میں آخری بل introduceکروں۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اور حکومتی بنچوں پر بیٹھے تمام ممبران کا بھی شکریہ ادا کروں گا کہ انھوں نے کورم کو بہت احسن طریقے سے برقرار رکھا۔ میں اپوزیشن کے ممبران کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس ساری کارروائی میں حصہ لیا۔ میں اس کے ساتھ ہی یاد دہانی کے طور پر معزز ہاؤس سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کل ہم نے اپوزیشن کی مشاورت کے ساتھ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ کیا تھا کہ Agriculture and Food with particular reference to Atta, Sugar and other essential items پر بحث کے لئے کل اور اس سے اگلے دن یعنی جمعہ کو بھی شامل کر دیا ہے۔ ان دو دنوں میں اس پر بحث ہو گی۔ ہمیں امید ہے کہ معزز ممبران کی آراء سے حکومت کو ان essential items کو available کرنے اور عوام کی سہولت کے لئے اچھی guidance ملے گی۔

Sir, I move to introduce the HITEC University of Taxila Bill, 2009.

MR. SPEAKER: The HITEC University of Taxila Bill, 2009 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report up to 30th November 2009. Thank you.

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: I move

> "That the requirements of Rule 115 and all other relevant rules be dispensed with under Rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 to move a resolution regarding disapproval of Kerry Lugar Bill."

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):Sir, I oppose this motion اگر یہ پیش کرنا چاہتے ہیں توآپ ہاؤس کی senseلے لیں۔اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے تو یہ بے شک moveکر لیں۔

جناب سپیکر: مجھے ہاؤس سے اجازت لینا پڑے گی۔

"کیاانھیں moveکرنے کی اجازت دے دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب محمد محسن خان لغاری:اس کامطلب یہ ہے کہ آپ کیری لوگر بل کی حمایت کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر:میں یہ بات نہیں کہتا۔آپ مجھ سے یہ نہ کہلوائیں۔میں کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!آپ کے کہنے پر ہم واک آوٹ ختم کرکے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ سے یہcommit تونہیں کیا۔آپ کیابات کر رہے ہیں؟آپ بات سنیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری:جناب سپیکر!آپ ہمیں کیری لوگر بل پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر:میں نے کب کہا ہے کہ آپ کو بولنے کی اجازت نہیں ہے اور کس نے کہا ہے کہ آپ کو بولنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔آپ نے جو بات کی ہے اس پر ہاؤس کی رائے لینا میرے فرائض میں شامل ہے۔اس کے مطابق آگے بڑھنا چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں اس سلسلے میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ہمارے اپوزیشن کے معزز رکن محترم محسن لغاری صاحب نے آج rulesکو suspend کرنے کی motionپیش کرنا چاہی ہے۔جس کو ہم نے opposeکیا ہے۔اگر یہ resolutionلانا چاہتے ہیں تو جو اس کا طریق کار ہے اس کے مطابق لائیں۔ہم کل جب آمریت کے خلاف اور جمہوریت کے حق میں قرارداد پاس کرنا چاہتے تھے۔یہ بے شک اس motion کو opposeکرتے لیکن participateکرتے تو شاید آج ہم بھی ان کے ساتھ cooperation otherwiseکرتے۔ہم ان کی resolutionکو moveکرنے یا نہ کرنے کے حق کو نہیں روکتے۔یہ جو طریق کار ہے اس کے مطابق resolution moveکریں لیکن انھوں نےout of turn suspension کی جو استدعا کی ہے میں نے اس کو opposeکیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ جو بات کر رہے ہیں تو اس پر بھی ہمارا technical point تھا کہ اس کی اجازت آپ نے پرسوں دی تھی اور جب ہاؤس ختم ہو جائے تو وہ اجازت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ہمارا ایک technical اور legal point تھا جس پر ہم نے احتجاجاً واک آوٹ کیا تھا۔ Private Members Day پر rules کو suspend کئے بغیر ایک resolution لائی گئی تو اس پر ہم نے واک آوٹ کیا تھا اس لئے آج ہماری استدعا ہے کہ ہمارے resolution کو بھی rules suspend کر کے پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس کی sense کے بغیر کس طرح rules suspend کر سکتا ہوں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: کیا آپ نے کل ہاؤس کی sense لی تھی؟

جناب سپیکر: میں نے sense لی تھی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پرسوں لی تھی کل نہیں لی تھی۔ جب پرسوں کا دن ختم ہو گیا تو اس دن کا بزنس ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر: میں replication کر رہا تھا جو انھوں نے move کی تھی۔ میں نے اجازت کل دی تھی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ نے rules کو suspend کرنے کی اجازت پرسوں دی تھی بے شک ریکارڈ منگوا لیں، انٹرنیٹ پر بھی available ہے۔ جب پرسوں کا دن conclude ہو گیا تو اس دن کی اجازت ختم ہو گئی۔ آپ نے ان کو black and white تو اجازت نہیں دی کہ مستقل ہی ان کو rules کی suspension کی اجازت ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں نے وہ دوبارہ تو نہیں لینی تھی۔ جو ایک بزنس چل رہا تھا اسی کے بارے میں میری continuity موجود تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں رائے لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو یہ بات فرما رہے ہیں وہ اس طرح سے درست نہیں ہے۔ اس دن آپ نے ہاؤس کی sense لینے کے بعد rules کو suspend کرنے کا حکم فرما دیا۔ اس کے بعد آپ نے مجھے motion move کرنے کی اجازت دی اور میں نے وہ move کر دی۔

آپ اس motion کو صرف repeat کر رہے تھے۔The business was in transit تو اب اس کو آپ نے continue کرنا تھا جس کے لئے آپ کو ہاؤس سے دوبارہ اجازت لینے کی ضرورت نہیں تھی۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! پہلے تو میں آپ سے یہ بات کرتا ہوں کہ آپ اُس وقت ہاؤس میں موجود تھے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: کس وقت؟

جناب سپیکر: جب یہ معاملہ point out ہوا تھا کیا آپ اس وقت موجود تھے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لابی کے اندر ٹی وی لگے ہوئے ہیں جو مانیٹر کر کے سب کچھ دکھا رہے تھے اور میں اس کو دیکھ رہا تھا، counting ہوئی تھی اور کیا آپ نے یہ pending کیا تھا؟

جناب سپیکر: نہیں۔ میں نے pending نہیں کیا تھا لیکن میری continuity تھی اور کچھ الفاظ میں نے اس کے پڑھے تھے باقی وہ پڑھنے تھے جس کی اجازت میں نے ہاؤس سے لے لی تھی۔ جب انہوں نے پڑھ دیا تو اس کی repetition تو میں نے ہی کرنی تھی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آج جس وقت اسمبلی کا وقت شروع ہوا تھا تو صبح صبح حکومتی بنچوں سے نواز لیگ کے ایک بھائی نے یہ بات اٹھائی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ اس پر debate کرنے کے لئے وہ ہمارا ساتھ دیں گے۔ اگر ہم technicalities میں بات کو الجھائے رکھیں گے تو کیسے بات چلے گی، بات یہ ہے کہ کیری لوگر بل پر ہم نے debate کرنی ہے یا نہیں؟ ایسے ہی technicalities میں ہم rules اور قانون کی کھال اتارتے رہیں اور قانونی بحث کے اندر پھنس جائیں۔ ہم تو جٹ اور دیہاتی لوگ ہیں، موٹی موٹی بات ہے کہ ہم نے اس پر بحث کرنی ہے یا نہیں کرنی؟ اس پر مہربانی کریں اور وقت دیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس بتائے گا کہ اس پر بات کرنی ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ یہ خواہ مخواہ پنجاب کے عوام اور ایوان کی ہمدردیاں لینے کے لئے point scoring کر رہے ہیں حالانکہ ان لوگوں نے ایک ڈکٹیٹر کے ساتھ مل کر جو اب باہر جا کر ایک فلیٹ میں چھپ کر بیٹھا ہے، اس کا حشر ایک دیدہ عبرت نگاہ ہے اور یہ اُس کے ساتھ مل کر پنجاب اور پاکستان کے عوام کے ساتھ آٹھ سال تک

زیادتیاں کرتے رہے۔ بات یہ ہے کہ کیا پنجاب کے عوام نے ایم این ایز کو منتخب نہیں کیا، اس معاملے پر کیا اس وقت پارلیمنٹ میں بحث نہیں ہو رہی، کیا پوری قوم کا اس بات پر consensus نہیں ہے کہ پارلیمنٹ اس بارے میں جو فیصلہ کرے گی اس فیصلے کو پوری قوم اور گورنمنٹ قبول کرے گی، کیا وزیراعظم پاکستان نے on the floor of the House یہ commitment نہیں کی کہ پارلیمنٹ جو فیصلہ کرے گی ہم اسے قبول کریں گے تو اب یہ کون سی باتیں کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ لغاری صاحب! آپ relevant بات کریں تو میں آپ کی بات سننے کو تیار ہوں لیکن اگر irrelevant بات ہو گی اور track سے اتریں گے تو برداشت نہیں ہو گی۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں اس میں عرض کرنا چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ لغاری صاحب بات کر رہے ہیں پہلے ان کی بات سنیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کیا اس پر آپ debate کے لئے حکم کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، آپ rules of procedure کی بات کریں۔ میرے ساتھ آپ بات کریں کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے کس لئے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم کیری لوگر بل پر ایک resolution move کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کا طریق کار کیا ہوتا ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: اس کا طریق کار یہ ہوتا ہے کہ ہم آپ سے request کرتے ہیں کہ مہربانی کر کے ہمیں بولنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ بتائیں کہ کس طرح سے آپ مجھے request کریں گے، آپ مجھے تحریری طور پر دیں کہ آپ کی کیا بات ہے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم آپ سے request کریں گے کہ آپ مہربانی کر کے rules کو suspend کر کے ہمیں اس پر بحث کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں rules کی suspension کے بارے میں آپ سے واضح طور پر کہہ چکا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ بات واضح کر دوں کہ ہم ان کو resolution پیش کرنے سے نہیں روک رہے لیکن یہ طریق کار کے مطابق پیش کریں۔ باقی یہ پنجاب یا پاکستان کے عوام کی بات نہ کریں۔ پانچ سال تک ہم انہیں یہ کہتے رہے کہ لوٹو! تم آمر کا ساتھ نہ دو، لوٹو! تم اس ملک پر ظلم نہ کرو، ان لوٹوں کو ہم کہتے رہے کہ لوٹو! تم ایک آمر کا ساتھ دے کر اس ملک کا بیڑا غرق نہ کرو۔ ہم ایجنسیوں کی ماریں کھا کھا کر بھی یہاں آ کر ان لوٹوں سے کہتے رہے کہ لوٹو! تم اپنے ضمیر کو جگاؤ، لوٹو! اس ملک کا بیڑا غرق نہ کرو لیکن یہ لوٹے ایک ہی بات کرتے رہے کہ ہم وردی کے ساتھ ہیں اور ان لوٹوں کا سردار چودھری پرویز الٰہی اس وقت کہتا تھا کہ میں دس مرتبہ وردی کو منتخب کروں گا۔ ان لوٹوں کا پانچ سال تک ضمیر نہیں جاگا۔ ہم ان لوٹوں سے کہتے رہے کہ لوٹو! کچھ شرم کرو اور اس ملک کے اوپر رحم کرو لیکن یہ باز نہیں آئے۔ یہ لوٹے پانچ سال تک اُس آمر کا ساتھ دیتے رہے۔ اب جب وہ آمر بھاگ گیا ہے تو اب یہ عوام کی باتیں کر رہے ہیں۔ اب یہ عوام کے اور ملک کے مفاد کی بات نہ کریں بلکہ اپنے مفاد کی بات کریں۔ اب یہ کوئی طریق کار اختیار کریں تو ہم ان کی بات سننے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی کہ مہربانی کر کے اس اسمبلی کو جلسہ گاہ نہ بنائیں۔ اگر یہ history میں جاتے ہیں تو جناب! آپ والی کرسی کے اوپر جنرل ضیاء الحق بھی بیٹھا ہے جو اُسی طرح کا آمر تھا۔ تاریخ اکتوبر 1999 سے شروع نہیں ہوتی، تمام skeleton classes ہیں۔ اس وقت مہربانی کر کے کوئی دودھ نہایا نہ بنے۔ اگر پچھلے پانچ سال پر بحث کرنی ہے تو اس کے لئے ایک دن مختص کر کے بحث کریں۔ بات تو آج کی ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امور نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امور نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ کو بہت مواقع ملے ہیں اور ٹی وی پر بھی بہت مواقع ملے ہیں۔ میں نے آپ سے وہ بات ابھی کرنی ہے۔ آپ نے اس ہاؤس کے ساتھ جو کیا ہے وہ بھی میں نے سن لیا ہے، وہ بات بھی میں آپ سے کروں گا۔ I am sorry, I do not allow.

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امور نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): آپ مجھے ہاؤس میں بات کرنے سے نہیں روک سکتے۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ کارروائی چل رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امور نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): اگر آپ کو کسی اور بات سے اعتراض ہے تو اس کو میں defend کر سکتی ہوں لیکن اس ہاؤس کی کارروائی سے حصہ لینے سے آپ مجھے نہیں روک سکتے۔

(اس مرحلہ پر کئی ممبران نے ڈیسک بجائے)

جناب سپیکر: جو پیچھے تالیاں بجا رہے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو پتا ہے کہ بات کیا ہوئی ہے؟ آپ کو (الف) کا پتا ہے، نہ (ب) کا، جی، محترمہ! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں بات کریں۔ Be relevant

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امور نوجوانان (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میں نے تھوڑا سا rules of procedure پڑھا ہوا ہے اور مجھے پتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہوتا ہے؟ میں صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ ہمارے اپوزیشن کے معزز اراکین کیری لوگر بل پر بات کرنا چاہتے ہیں جو ان کا حق ہے لیکن اس پر دو پوائنٹ ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ already اس پر قومی اسمبلی کے اندر debate جاری ہے اور قومی اسمبلی کی debate سے پہلے میں نہیں سمجھتی کہ پنجاب اسمبلی میں debate کرنے کی کوئی urgency ہے جو ہونی چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ 2003 میں جب مشرف صاحب اور ان کے حواری اس ملک پر قابض تھے تب 2003 کے اندر پاکستان کے لئے جو امداد لی گئی اس بل کے اندر (ق) لیگ کی حکومت نے accept کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ Pakistan occupied portion of Kashmir اس کشمیر کے پاکستان کے حصے کو occupied by Pakistans لکھا گیا تھا۔ یہ کشمیر کی cost پر تو پیسے لے کر کھا چکے ہیں اور آج یہ کیری لوگر بل پر کس منہ سے بات کرنا چاہتے ہیں؟ جب کیری لوگر بل پر بات ہو گی تو ہم بھی بات کریں گے اور ہمیں کیری لوگر بل کا دفاع کرنا آتا ہے لیکن وہ لوگ بات کریں جن کا ضمیر صاف ہو، وہ لوگ بات کریں جن کا دامن صاف ہو مگر ان جیسے لوگوں کو اس پر بات کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ابھی جبکہ قومی اسمبلی میں اس پر بحث جاری ہے تو اس وقت یہ بات نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہماری بات سنیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! آپ سارے ہاؤس کو موقع دے رہے ہیں ہمیں بھی بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ بولیں گے ؟

جناب محمد یار ہراج: ہم اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ قواعد وضوابط کے مطابق نہیں چلتے اس لئے میں کیا کروں ؟

جناب محمد یار ہراج: کیا میرے ساتھ آپ کا ذاتی مسئلہ ہے کہ مجھے اجازت نہیں دے رہے ؟

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No, No پلیز تشریف رکھیں۔

جناب محمد یار ہراج: ان سب سے زیادہ مجھے بولنے کا حق ہے۔ یہ تو صبح سے بول رہے ہیں اور میری بات نہیں سنی جارہی۔ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔

MR. SPEAKER: No. No. Order please.

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے اور اُدھر سے یہ کیوں کھڑے ہو گئے ہیں؟ میرے پاس floor ہے اس لئے سب بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House رانا صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے ہراج صاحب کو floor دیا ہے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں نے floor مانگا اور آپ نے مجھے floor دیا ہے تو یہ کیوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے ہیں؟ ہماری باتوں کو کیوں نہیں سنا جاتا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ہراج صاحب! میں آپ کو floor دے رہا ہوں آپ نے relevant رہنا ہے۔ جہاں آپ irrelevant ہوں گے تو پھر میں اپنا اختیار استعمال کروں گا۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں اس پوائنٹ پر بات کرنا چاہوں گا کہ میں صبح سے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ positive بات کریں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میرا بات کرنے کا مقصد صرف اتنا سا ہے کہ یہ ذاتیات پر چلے جاتے ہیں اور تاریخ میں چلے جاتے ہیں۔ پنجاب کی عوام کے لئے، اس ملک کے عوام کے لئے ایک بہت بڑا issue کیری لوگر بل کا ہے۔ ہم نے اس issue کو قرارداد کے ذریعے discuss کرنا چاہا، ہم نے پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے اس کو discuss کرنا چاہا۔ یہ issue ہر اسمبلی discuss کر چکی ہے، سندھ اسمبلی discuss کر چکی ہے، سرحد اسمبلی discuss کر چکی ہے، بلوچستان اسمبلی اس کو رد کر چکی ہے، قومی اسمبلی میں اس پر بحث ہو چکی ہے، سینٹ نے اس پر اپنے تحفظات دیئے ہیں اور کیا پنجاب اس ملک کی اسمبلیوں کا حصہ نہیں ؟آپ ہمیں technicalities میں پھنسانا چاہ رہے ہیں جب ہم آج کے دن کی کوئی relevant بات کرتے ہیں تو پتا نہیں تاریخ کے دھارے کہاں چلے جاتے ہیں ؟اس بل میں جو کہ میں صبح سے گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ authorization for country presence section 103-B... (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ اس طرح بات نہیں کر سکتے۔آپ مجھ سے بات کریں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے اور میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں، ان سے بات نہیں کر سکتے۔آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میری چھوٹی سی گزارش ہے۔ میں صرف ایک بات کروں گا آپ خواہ مجھے قرارداد کا وقت نہ دیں۔

جناب سپیکر: آپ کس طرح کا وقت لینا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ہراج صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ وہ ایک منٹ کے لئے میری گزارش سن لیں۔(قطع کلامیاں)

MR. SPEAKER: No cross talks please. None is allowed to move like this…

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہراج صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر اس وقت اٹھایا ہے اس کے بعد وہ بل کی تفصیل میں چلے گئے ہیں۔ انہوں نے بالکل relevant بات کی ہے کہ ہم اس قرار داد کو لانا چاہتے ہیں اور کیری لوگر بل پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہمیں out of turn rules کو معطل کرنے کی اجازت دیں۔ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم اس ہاؤس میں دو قرار دادیں out of turn لائے ہیں اور یہ روایت ہے کہ out of turn قرار داد لانے کے لئے جس میں rules معطل کروانے ہوں اس میں باقاعدہ طور پر بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بات ہوتی ہے اور وہاں پر بات ہونے کے بعد جب طے ہوتا ہے تو پھر یہاں rules معطل کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ اس بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ دونوں قرار دادیں اس وقت لیڈر آف اپوزیشن کمیٹی میں موجود تھے میں نے دونوں قرار دادیں آپ کی موجودگی میں لیڈر آف اپوزیشن کو پیش کیں، انہیں پڑھائیں اور ان سے کہا کہ ہم ان کو پیش کرنا چاہتے ہیں اور rules معطل کر کے out of turn پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد دونوں کو پڑھ کر انہوں نے کہا کہ ہم ایک میں آپ کا ساتھ دیں گے اور ایک میں ٹھیک ہے آپ نے بات کر لی ہے، آپ پیش کریں، rules کو معطل کروائیں لیکن اس میں ہم پارٹی نہیں ہوں گے۔ اس کے بعد ہم نے ان کو open کہا کہ آپ اس اجلاس میں جس جس موضوع پر کوئی قرار داد لانا چاہتے ہیں، عام بحث چاہتے ہیں، کسی موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں آپ یہاں پر طے کر لیں۔ انہوں نے چار موضوع select کئے اور اس کے مطابق چار دن متعین کئے کہ ان پر ہم عام بحث کریں گے۔ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ اگر اس دن اپوزیشن کے لیڈر غالباً عبداللہ یوسف صاحب تھے اگر انہوں نے اس دن یہ بات کی ہو کہ ہم کیری لوگر بل پر قرار داد لانا چاہتے ہیں، یا ہم اسے out of turn لینا چاہتے ہیں تو میں اس بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ وہاں پر کوئی بات نہیں ہوئی۔ اب اگر آپ اس کو لانا چاہتے ہیں یا تو آپ جو procedure ہے اس کے مطابق لے آئیں ورنہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا کل اجلاس ہے اس میں بات کر لیں اور اگر وہاں پر consensus ہو جائے تو اس کو پیش کر لیں۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں اگر میں rules کے مطابق اس ہاؤس میں نہ چلوں تو آپ میری تصحیح کریں۔ یہ عوام کا issue ہے اور اس کو discuss ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: کل صبح دس بجے ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہے۔ آپ یا آپ کے لیڈر آف اپوزیشن تشریف لائیں تو پھر بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! ہماری طرف سے کوئی نہ کوئی ضرور آئے گا۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کارروائی چلنے دیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہمیں تمام لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ایوان ایک issue پر مچھلی منڈی بنا ہوا ہے۔ اس وقت اس ملک میں جمہوری حکومتیں کام کر رہی ہے اور یہ جمہوریت کا حسن ہوتا ہے کہ آپ ہر بات پر بات کریں۔ یہ جو کیری لوگر بل ہے یہ غلط ہے یا صحیح ہے یہ اس وقت پورے پاکستان کے عوام کی پراپرٹی ہے۔ یہ صرف قومی اسمبلی کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ اس وقت دودھ فروخت کرنے والے کا مسئلہ بھی ہے، یہ سبزی بیچنے والے کا بھی مسئلہ ہے یہ تمام پاکستان کے لوگوں کا مسئلہ ہے۔ میرے خیال میں کل بلوچستان اسمبلی نے بھی کیری لوگر بل پر قرار داد منظور کی ہے، سندھ اسمبلی نے بھی کی ہے۔ ہمیں اس بحث کو encourage کرنا چاہئے۔ یہ عوام کے منتخب نمائندوں کا کام ہے۔ یہ کسی کور کمانڈر کانفرنس میں چند جرنیل بیٹھ کر حکومتی پالیسیوں پر بیان دینا اور پالیسی بنانا ان کا کام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نیازی صاحب! آپ کی بات ہو گئی ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! پالیسی بنانا حکومت کا کام ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ بس بات ہو گئی۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب والا! میری گزارش ہے کہ اگر کوئی اس پر بات کرنا چاہتا ہے تو اس بل کو بحث کے لئے اسمبلی میں پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر: جہاں تک اس ہاؤس کا تعلق ہے کوئی بھی ایسا معاملہ جس کی آئین اور ضابطہ اجازت نہیں دیتا سپیکر اس کو اپنے طور پر استعمال کیسے کرے گا؟ rules کو معطل کرنے کی بات جو آپ کر رہے ہیں وہ کس لئے ؟ آپ کے پاس اللہ کا فضل ہے کہ بے شمار چینلز موجود ہیں۔ قاعدہ قانون اور ضابطہ جس کی مجھے اجازت نہیں دے گا تو میں وہ کیسے کروں گا؟ (قطع کلامیاں)

آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات 15-اکتوبر صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔